تسہیلِ فارسی

مرتب

مفتی محمد جاوید بالوی سہارنپوری

معین المدرسین دارالعلوم دیوبند

اتحاد بُک ڈپو دیوبند ۲۴۷۵۵۴ (یوپی)

الصَّرفُ أُمُّ الْعُلُومِ وَالنَّحوُ أَبُوهَا

تسہیلِ فارسی

مع مفید حواشی

مؤلف

مفتی محمد جاوید قاسمی سہارنپوری

سابق معین المدرسین دارالعلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ دارالفکر دیوبند

تفصیلات

نام کتاب : پنج گنج اُردو مع مفید حواشی

مؤلف : مفتی محمد جاوید قاسمی سہارنپوری

09012740658

اشاعت : ۱۴۳۱ھ = مطابق ۲۰۱۱ء

کمپیوزنگ : ابو محمد قاسمی

تعداد : گیارہ سو (۱۱۰۰)

قیمت : 50 روپے

ناشر : مکتبہ دارالفکر دیوبند

ملنے کا پتہ:

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند☆ دارالکتاب دیوبند

زمزم بک ڈپو دیوبند☆ مکتبہ حجاز دیوبند

فہرست مضامین

فہرست مضامین

تقریظ

حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی دامت برکاتہم

نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً و مسلماً وبعد:

میرے سامنے کتاب ''تسہیلِ فارسی'' کا مسودہ ہے، یہ مجموعہ فارسی کے قواعد اور مصادر وغیرہ پر مشتمل ہے، جس کو دارالعلوم دیوبند کے نوجوان فاضل جناب مولوی محمد جاوید سہارنپوری سلمہ (معین المدرسین دارالعلوم دیوبند) نے مرتب کیا ہے، ہمارے مدارس میں عالمیت کا کورس (درس نظامی) رائج ہے، جس میں ابتدائی عربی قواعد نحو وصرف کی بعض کتب فارسی زبان میں ہیں، جو نہایت مرتب انداز میں لکھی گئی ہیں؛ بلکہ افادیت اور جامعیت کے اعتبار سے دریا بکوزہ کا مصداق ہیں، بایں وجہ فارسی کے ابتدائی و بنیادی قواعد سے واقفیت ایک حد تک ضروری ہے، نیز فارسی دانی سے اردو زبان میں بھی نکھار پیدا ہوجاتا ہے، الغرض عربی مدارس میں ابتداءً کچھ فارسی کی کتب پڑھائی جاتی ہیں، عموماً تیسیر المبتدی، مصدرِ فیوض اور آسان فارسی وغیرہ سے طلبہ کی تعلیم کا آغاز کرایا جاتا ہے، ابتدائی فارسی کے سلسلہ میں یہ کتب نہایت مفید ہیں، انہی کتب کو سامنے رکھ کر مؤلف سلمہ نے زیرِ نظر کتاب نئے انداز میں مرتب کی ہے، کہ جو اصطلاحات عربی و فارسی دونوں زبانوں میں مشترک طور پر پائی جاتی ہیں ان کی ایسی تعریف درج کی ہے جو آگے چل کر نحو میر اور میزان وغیرہ میں کام آئے، مزید برآں ہر سبق کے بعد کتاب تمرین سے مزین ہے جس سے طلبہ بآسانی اصطلاحات کو ازبر کرسکتے ہیں اور اجراء وترکیب کے عادی بن سکتے ہیں، ساتھ ساتھ حاشیہ سے بھی کتاب آراستہ ہے، کہ استاذ اگر ضرورت محسوس کرے تو طلبہ کو ان چیزوں کی طرف متوجہ کردے۔

بہر حال قواعد وغیرہ کی ترتیب کے لحاظ سے یہ کتاب عمدہ ہے، اگر تیسیر المتبدی اور آسان

فارسی وغیرہ کے ساتھ اس کو بھی سبقاً سبقاً پڑھا دیا جائے تو اس سے ابتدائی بنیادی فارسی قواعد اور مصادر خوب ازبر ہو جائیں گے اور استعداد میں انشاء اللہ جلا پیدا ہوگا۔

بندے نے عزیز مؤلف حفظہ اللہ کو کچھ مشورے بھی دئے، جن کو انھوں نے بخوشی قبول کیا (فجزاہ اللہ خیرا)۔

امید ہے کہ اہل علم اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے اور مؤلف کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ اخیر میں دست بدعاء ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے افادے کو عام وتام فرمائے اور عزیز مکرم کو مزید علمی خدمات کی توفیق بخشے۔ آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسین (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

خیر خواہ

عبدالخالق سنبھلی

خادم دارالعلوم دیوبند

۲۷؍رمضان ۱۴۲۹ھ

عرضِ مرتب

عربی زبان کے بعد اسلامی علوم کا جو ذخیرہ ہمیں فارسی زبان میں ملتا ہے، وہ اور کسی زبان میں نہیں ملتا، نحو، صرف، ادب، منطق، فلسفہ، فقہ، اصول فقہ، تفسیر، اصول تفسیر، حدیث، اصول حدیث، تصوف، اخلاق، معانی، بیان، تاریخ اور لغت وغیرہ تقریبا ہر فن میں فارسی زبان میں نہایت قیمتی اور عمدہ کتابیں موجود ہیں، بالخصوص حدیث اور منطق وغیرہ میں لمعات التنقیح شرح مشکاۃ المصابیح، اور ہدیۂ شاہجہانیہ شرح مرقات وغیرہ بعض فارسی شروح تو ایسی ہیں کہ ان کی نظیر اگر نایاب نہیں تو کم یاب ضرور ہے، یہی وجہ ہے کہ ہندوستان پر انگریزی تسلط کے بعد سے اگر چہ فارسی زبان پڑھنے اور پڑھانے کا سلسلہ تقریبا ختم ہوتا جا رہا ہے؛ لیکن ابھی تک مدارس اسلامیہ میں فارسی زبان وادب کی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے، جس سے نہ صرف یہ کہ فارسی زبان کی واقفیت اور اردو میں پختگی پیدا ہوتی ہے، بلکہ یہ عربی علوم کے لئے بھی ایک مقدمہ کا کام کرتی ہے۔

فارسی قواعد وانشاء پر چھوٹی بڑی متعدد مفید کتابیں لکھی جا چکی ہیں، جن میں تیسیر المبتدی، مفتاح القواعد، آمد نامہ، فارسی کا معلّم، اصولِ فارسی، مصدرِ فیوض، آسان فارسی قواعد وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں؛ لیکن ان میں سے بعض میں تو فارسی کے تمام ضروری قواعد کا احاطہ نہیں کیا گیا ہے اور بعض میں قواعد تو ضروری حد تک کافی جمع کر دئے گئے ہیں؛ لیکن اس کا خیال نہیں رکھا گیا کہ جو اصطلاحات فارسی اور عربی میں مشترک طور پر پائی جاتی ہیں، مثلا اسم، فعل وغیرہ، ان کی ایسی تعریف کی جائے جو آگے چل کر نحو میر، میزان وغیرہ میں بھی کام آئے؛ ہوتا یہ ہے کہ ہمارا طالب علم ایک ہی اصطلاح کی ایک تعریف فارسی کتابوں میں یاد کرتا ہے اور پھر اسی اصطلاح کی عربی کتابوں میں دوسری تعریف یاد کرتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس سے طالب علم کا ذہن پریشان ہوتا ہے اور اس کو ان دونوں تعریفوں میں سے صحیح طور پر کوئی بھی یاد نہیں رہتی، حالاں کہ ممکن تھا کہ ان اصطلاحات کی عربی اور فارسی دونوں زبانوں کے اعتبار سے ایک جامع تعریف کی جاتی۔

اس لئے خیال پیدا ہوا کہ فارسی قواعد پر ایک ایسی کتاب مرتب کر دی جائے جس میں فارسی

کے تمام ضروری قواعد کو جمع کرنے کے ساتھ مذکورہ امر کا پورا خیال رکھا گیا ہو، نیز اس میں ہر سبق کے بعد تمرین بھی دی گئی ہو، تاکہ یہ کتاب جہاں ایک طرف فارسی قواعد سے طلباء کو روشناس کرائے وہیں دوسری طرف آگے چل کر نحو میر و میزان وغیرہ عربی نحو وصرف کی کتابوں کے سمجھنے میں معاون و مددگار ثابت ہو، اور یہیں سے طلباء کے اندر اصطلاحات کی شناخت اور اجراء کا ملکہ پیدا ہو جائے۔

چناں چہ خدا کے فرض وکرم سے سالِ گذشتہ ۱۱/رمضان ۱۴۲۸ھ (بروز پیر بوقت سحر) یہ کام شروع کیا گیا اور تقریباً ایک ڈیڑھ مہینے میں کتاب مکمل ہوگئی، جن کتابوں سے ترتیب کے دوران استفادہ کیا گیا ان میں تیسیر المبتدی، مفتاح القواعد، مصدرِ فیوض، فارسی کا معلّم، اصولِ فارسی، نحو میر، میزان اور ان کے متعلقات اور آسان فارسی قواعد خاص طور پر قابل ذکر ہیں، بلکہ اس کو تیسیر المبتدی اور آسان فارسی قواعد کی ترتیب جدید کہنا چاہیئے، کیوں کہ اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا بیش تر حصہ انہی دونوں کتابوں سے ماخوذ ہے۔

کتاب کی ترتیب میں مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھا گیا ہے:

(۱) تیسیر المبتدی کی طرح کتاب کو دو بابوں میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلے باب میں صرف فارسی اور دوسرے باب میں نحو فارسی کے تمام ضروری قواعد کو جمع کیا گیا ہے۔

(۲) کتاب کے مضامین کو اسباق پر تقسیم کردیا گیا ہے، کل ساٹھ سبق ہیں، سترہ سبق درمیان میں مصادر سے متعلق ہیں اور باقی تینتالیس اسباق میں قواعد کو مثالوں کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔

(۳) جو اصطلاحات عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں مشترک طور پر پائی جاتی ہیں ان کی ایسی تعریف لکھی گئی ہے جو آگے چل کر نحو میر، میزان وغیرہ میں کام آئے، نیز ممکنہ اور ضروری حد تک نحو میر و میزان کے تمام اہم قواعد کو لینے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۴) ہر سبق کے بعد تمرین دی گئی ہے، تاکہ یہیں سے طلباء اصطلاحات کو پہچاننے اور اجراء و ترکیب کے عادی ہو جائیں۔

(۵) جو باتیں اہم اور ضروری ہیں لیکن ان کا تعلق سمجھنے سے ہے یا ان کا ابھی طلباء

کو یاد کرانا زیادہ مفید نہیں ہے، ان کو نیچے حاشیہ میں دے دیا گیا ہے، تاکہ اگر استاذ محترم ضرورت محسوس کریں تو طلباء کو وہ باتیں بتادیں یا اگر موقع ہو تو زبانی یاد کرادیں۔

چوں کہ مرتب ایک انسان ہے اور انسان سے غلطی کا ہوجانا کوئی بعید نہیں، بلکہ یہ اس کی فطرت میں داخل ہے، اس لئے کتاب میں غلطیاں ہوسکتی ہیں، ناظرین سے درخواست ہے کہ اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو مرتب کو مطلع کردیں، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو طلباء اور اساتذہ سب کے لئے یکساں نافع بنائے، اور تیسیر المبتدی کی طرح قبولِ عام سے نوازے، یہ اس کی شان کریمی سے کوئی بعید نہیں۔ (آمین)

محمد جاوید بالوی سہارنپوری
معین المدرسین دارالعلوم دیوبند
۱۶/صفر/۱۴۲۹ھ، بروز اتوار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمين، والعاقبة للمتقين، والصلاة والسلام على سيد البشر محمد وآله وأصحابه أجمعين۔

باب اول در صرف (فارسی)

سبق (۱)

علم صرف کی تعریف: علم صرف وہ علم ہے جس سے صیغوں کی شناخت، الفاظ کی مختلف شکلیں بنانے اور ان میں تغیر کرنے کا طریقہ، اور ایک کلمے سے دوسرا کلمہ بنانے کا قاعدہ معلوم ہو۔

موضوع: اس علم کا کلمہ ہے۔

غرض و غایت: اس علم کی یہ ہے کہ انسان مفردات کے لکھنے اور پڑھنے میں غلطی سے محفوظ رہے۔

بعض ضروری اصطلاحات

حرکت: زبر، زیر، پیش کو کہتے ہیں، اور تینوں کے مجموعے کا نام ''حرکاتِ ثلاثہ'' ہے۔

متحرک: جس حرف پر حرکت ہو۔

فتح یا نصب: زبر کو کہتے ہیں (ـَ)۔ **مفتوح یا منصوب:** وہ حرف ہے جس پر زبر ہو۔

کسرہ یا جر: زیر کو کہتے ہیں (ـِ)۔ **مکسور یا مجرور:** وہ حرف ہے جس کے نیچے زیر ہو۔

ضمہ یا رفع: پیش کو کہتے ہیں (ـُ)۔ **مضموم یا مرفوع:** وہ حرف ہے جس پر پیش ہو۔

تنوین: دو زبر، دو زیر، دو پیش کو کہتے ہیں۔

مُنوَّن: وہ حرف ہے جس پر تنوین ہو۔

جزم اور سکون: حرکت نہ ہونے کو کہتے ہیں۔

ساکن یا مجزوم: وہ حرف ہے جس پر حرکت نہ ہو۔

تشدید: ایک حرف کو دو بار ایک سکون اور حرکت کے ساتھ پڑھنا۔

مشدَّد: وہ حرف ہے جس پر تشدید ہو۔

واوِ معروف: وہ واوٗ ہے جس سے پہلے ضمہ ہو، اور خوب ظاہر ہو کر پڑھا جائے، جیسے لفظِ ''نُور'' کا واوٗ۔

واوِ مجہول: وہ واوٗ ہے جس سے پہلے ضمہ ہو، مگر خوب ظاہر ہو کر نہ پڑھا جائے، جیسے: لفظِ ''گُور'' کا واوٗ۔

یائے معروف: وہ یاء ہے جس سے پہلے کسرہ ہو اور خوب ظاہر ہو کر پڑھی جائے، جیسے لفظِ ''نبی'' کی یاء۔

یائے مجہول: وہ یاء ہے جس سے پہلے کسرہ ہو، مگر خوب ظاہر ہو کر نہ پڑھی جائے، جیسے لفظِ ''بڑے'' کی یاء۔

سبق (۲)

مُعْجَمَہ اور مَنْقُوطَہ: وہ حرف ہے جس پر نقطہ ہو۔

مُھْمَلَہ اور غیر مَنْقُوطَہ: وہ حرف ہے جس پر نقطہ نہ ہو۔

مُرادِف اور مترادف: وہ دو یا زیادہ لفظ ہیں جن کے معنی ایک ہوں، جیسے انسان، بشر۔

مُقَدَّر: وہ لفظ ہے جو عبارت میں تو موجود نہ ہو، لیکن اس کے معنی مراد ہوں۔

محذوف: گرایا ہوا لفظ یا حرف، جیسے: بود سے بُد، اس میں واوٗ محذوف ہے۔

تخفیف: حرفِ مشدَّد کی تشدید ختم کر دینا۔ **مخفّف:** وہ لفظ ہے جس میں تخفیف ہوئی ہو، جیسے: جادّہ سے جادہ (پگڈنڈی)۔

صیغہ: لفظ کی وہ مخصوص شکل جو حرکات وسکنات اور حروف کی ترتیب سے حاصل ہو اور مخصوص معنی پر دلالت کرے۔

واحد: وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے۔

جمع: وہ اسم ہے جو ایک سے زیادہ پر دلالت کرے۔

غائب: وہ شئ ہے جو سامنے موجود نہ ہو۔

حاضر: وہ شئ ہے جو سامنے موجود ہو۔

متکلم: خود بولنے والا۔

صیغے چھ ہیں:

دو مذکر ومؤنث غائب کے لئے:

(۱) واحد مذکر ومؤنث غائب (۲) تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث غائب۔

دو مذکر ومؤنث حاضر کے لئے:

(۱) واحد مذکر ومؤنث حاضر (۲) تثنیہ وجمع، مذکر ومؤنث حاضر۔

دو مذکر ومؤنث متکلم کے لئے:

(۱) واحد مذکر ومؤنث متکلم (۲) تثنیہ وجمع، مذکر ومؤنث متکلم۔

زمانہ: وقت کو کہتے ہیں، زمانے تین ہیں: ماضی، حال، مستقبل۔

ماضی: وہ زمانہ جو گذر گیا۔ **حال**: وہ زمانہ جو موجود ہے۔ **مستقبل**: وہ زمانہ جو آنے والا ہے۔

سبق (۳)

جو بات انسان کے منہ سے نکلتی ہے اس کو لفظ کہتے ہیں، لفظ کی دو قسمیں ہیں: موضوع، مہمل۔

موضوع: وہ لفظ ہے جو معنی دار ہو، جیسے: کتاب، قلم۔

مہمل: وہ لفظ ہے جو معنی دار نہ ہو، جیسے: وُتاب، وَلم۔

''لفظِ موضوع'' کی دو قسمیں ہیں: مفرد، مرکب۔

مفرد: وہ اکیلا لفظ ہے جو ایک معنی پر دلالت کرے، جیسے: زید، دیوبند۔ مفرد کا دوسرا نام ''کلمہ'' ہے۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل، حرف۔

اسم: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہوں اور تینوں زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جارہا ہو، جیسے: مرد۔

فعل: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہوں اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں پایا جارہا ہو، جیسے: زَد (مارا، زمانہ گذشتہ میں)، آفرید (پیدا کیا، زمانہ گذشتہ میں)۔

حرف: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم نہ ہوں، جیسے: اَز (سے)، چہ (کیا)۔

تمرین

مندرجہ ذیل کلمات اور جملوں میں لفظِ موضوع، مہمل، اسم، فعل اور حرف کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں:

''قرآن مجید''، ''نماز''، ''رسول''، رفت (گیا)، ''خواند'' (پڑھا)، ''وانی'' (ایک بے معنی لفظ)، ''دَر'' (میں)، ''تا'' (تک)، ''است'' (ہے)، ''احمد از دیوبند تا دہلی رفت'' (احمد دیوبند سے دہلی گیا)، ''نماز ستونِ دین ست'' (نماز دین کا ستون ہے)۔

سبق (۴)

اسم کی تین قسمیں ہیں: مصدر، مشتق، جامد۔

مصدر: وہ اسم ہے جو کسی کام پر دلالت کرے، اور وہ خود تو کسی کلمے سے نہ بنا ہو، مگر اس سے افعال و اسماء بنتے ہوں، جیسے: کردن۔

فارسی [۱] میں مصدر کی پہچان یہ ہے کہ اس کے آخر میں ''دن'' یا ''تن'' ہوتا ہے، جیسے: زَدَن (مارنا)، گفتن (کہنا) اور اردو میں مصدر کی پہچان یہ ہے کہ اس کے آخر میں ''نا'' ہوتا ہے، جیسے: مارنا، کہنا۔ [۲]

---

[۱] یہاں طلباء کو یہ بتادیا جائے کہ ہر وہ فارسی لفظ جس کے آخر میں ''دن'' یا ''تن'' ہو، مصدر نہیں ہوتا، بلکہ مصدر ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس سے افعال و اسماء بھی بنتے ہوں، پس ''گردن''، ''برتن'' وغیرہ مصدر نہیں ہوں گے، اس لئے کہ ان سے افعال و اسماء نہیں بنتے ہیں؛ اور اسی طرح اردو میں بھی سمجھنا چاہئے۔

[۲] وضع کے اعتبار سے مصدر کی پانچ قسمیں ہیں: مفرد، مرکب، وضعی، جَعلی اور فرعی۔

مصدرِ مفرد: وہ مصدر ہے جو تنہا (ایک لفظ) ہو، جیسے: رفتن، آوردن وغیرہ۔

مصدرِ مرکب: وہ مصدر ہے جو کسی مصدرِ مفرد پر کوئی اسم یا حرف بڑھا کر بنالیا گیا ہو، جیسے: طلب کردن، برآمدن۔

مصدرِ وضعی: (اصلی) وہ مصدر ہے جس کو اہل زبان نے وضع کیا ہو، جیسے: کردن۔

مصدرِ جَعلی: وہ مصدر ہے جو کسی دوسری زبان کے لفظ پر ''دن'' یا ''تن'' لگا کر بنالیا گیا ہو، جیسے: طلبیدن، چلیدن۔

مصدرِ فرعی: وہ مصدر ہے جو کسی مصدرِ وضعی سے نکلا ہو، جیسے: کوفتن سے کوبیدن اور جُستن سے جوئیدن۔

(اشتقاق کے اعتبار سے) مصدر کی دو قسمیں ہیں: مُتصرِّف، مُقتضِب۔

متصرِّف: وہ مصدر ہے جس سے تمام افعال کی گردانیں آتی ہوں، جیسے: گفتن۔

مُقتَضِب: وہ مصدر ہے جس سے تمام افعال کی گردانیں نہ آتی ہوں، جیسے: سختن (سمجھنا)، بودن (ہونا، رہنا)۔

مشتق: وہ اسم ہے جو خود تو مصدر سے بنا ہو، مگر اس سے دوسرے کلمے نہ بنتے ہوں، جیسے: گفتن سے گوئندہ (کہنے والا)، نوشتن سے نوشتہ (لکھا ہوا)۔

جامد: وہ اسم ہے جو نہ خود کسی کلمے سے بنا ہو، اور نہ اس سے کوئی کلمہ بنتا ہو، جیسے: کتاب، گردن، برتن وغیرہ۔

معنی کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: اسمِ ذات، اسمِ صفت۔

اسم ذات: وہ اسم ہے جو کسی چیز کی ذات پر دلالت کرے اس طور پر کہ وہ چیز دوسری چیزوں سے ممتاز ہو جائے اور اس سے کوئی حالت نہ سمجھی جائے، جیسے: زید، دیوبند، درخت، وغیرہ۔

اسمِ صفت: وہ اسم ہے جو کسی شخص یا کسی چیز کی صفت (اچھائی یا برائی) پر دلالت کرے، خواہ وہ صفت عارضی ہو یا دائمی، جیسے: سچا (آدمی)، کالا (گھوڑا)، بڑا (درخت) وغیرہ۔

قاعدہ (۱): اسمِ ذات پر "ناک"، "گیں" وغیرہ بڑھانے سے اسم صفت بن جاتا ہے، جیسے: غم سے غمناک اور غمگیں۔

قاعدہ (۲): اسمِ صفت پر "یائے مصدری" بڑھانے سے اسمِ ذات بن جاتا ہے، جیسے: نیک سے نیکی، بد سے بدی۔

تمرین

مندرجہ ذیل کلمات میں مصدر، مشتق، جامد کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

"گل" (پھول)، پیر (بوڑھا)، شناخت (پہچان)، آمدن (آنا)، جُستن (ڈھونڈنا)، گفتار (بات)، بخشندہ (بخشنے والا)، آسودہ (آرام پایا ہوا)، آسودن (آرام پانا)، بخشیدن (بخشنا)، "گذشتہ" (گذرا ہوا)۔

سبق (۵)

مصادر اور ان کے مضارع

(الف)

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
آبِستن	حاملہ ہونا	آبندد	اَرمانیدن	آرزو وحسرت کرنا	اَرماندَ
آخُتن	تلوار کھینچنا	آخد، آختد	آزُردن	رنجیدہ ہونا	آزُرد
آرمیدن	آرام پانا	آرامد	آزاریدن	ستانا	آزارد
آروغیدن	ڈکار لینا	آروغد	آزدن	سوئی چبھونا	آزد
آراستن	زیبائش کرنا	آراید	آزمودن	آزمانا	آزماید
آرائیدن	زیبائش کرنا	آراید	آسودن	آرام پانا	آساید
اَرزِیدَن	بِکنا، برابر ہونا	اَرزَد	آسائیدن	آرام پانا	آساید
آشامیدن	پینا	آشامد	اُستَردن	مونڈنا	اُستَرَد
آشوردن	مِلانا، خمیر کرنا	آشورد	اِستادن	کھڑا ہونا	اِستاید
آغاریدن	ملانا، گوندھنا	آغارَد	آشفتن	فریفتہ ہونا	آشوبد
آغِشتن	ملانا، گوندھنا	آغارَد	آشوفتن	فریفتہ ہونا	آشوبد

سبق (۶)

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
آشوبیدن	برہم ہونا	آشوبد	اَفگندن	پھینکنا، ڈالنا	اَفگنَد
آغازیدن	شروع کرنا	آغازَد	افزائیدن	بڑھانا	اَفزاید
آغاشتن	فراہم کرنا	آغارَد	آلُودن	آلودہ ہونا، آلودہ کرنا	آلاید

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
آغالیدن	بھڑکانا	آغالد	آلائیدن	آلودہ ہونا، آلودہ کرنا	آلایَد
اَفراختن	بلند کرنا	اَفرازَد	ایستادن	کھڑے ہونا، ٹھہرنا	اِیستَد
اَفرازیدن	بلند کرنا	اَفرازَد	آمدن	آنا	آیَد
آفریدن	پیدا کرنا	آفریند	آمودن	بھرنا	آماید
اَفسُردن	ٹھٹھرنا، بجھانا	اَفسرَد	آمائیدن	بھرنا	آماید
اُفتادن	گرنا، پڑنا	اُفتَد	آموختن	سیکھنا، سکھانا	آموزد
افروختن	روشن کرنا	اَفروزَد	آموزیدن	سیکھنا، سکھانا	آموزد
افروزیدن	روشن کرنا	اَفروزَد	آماسیدن	سُوجنا	آماسَد
افزودن	زیادہ کرنا	اَفزاید	آمُرزیدن	بخشنا	آمرزَد
افزائیدن	زیادہ کرنا	اَفزاید	آمیختن	مِلنا	آمیزد
افشُردن	نچوڑنا	اَفشُرد	اَفشاندن	جھاڑنا، چھڑکنا	اَفشانَد

سبق (۷)

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
آمیزیدن	مِلانا	آمیزد	انگیختن	اٹھانا، بلند کرنا	انگیزد
اَنباردن	پاٹنا، بھرنا	انبارَد	انگیزیدن	اُٹھانا، بلند کرنا	انگیزد
اَنباشتن	پاٹنا، بھرنا	انبارَد	آوُردن	لانا	آرَد
اَنداختن	ڈالنا	اندازد	آویختن	لٹکانا، لپیٹنا	آویزد
اَندازیدن	ڈالنا	اندازد	آوُریدن	حملہ کرنا	آوَرد
اندُودن	لیپنا، ملمع کرنا	اَندایَد	اَندوختن	جمع کرنا	اندوزد
اَندائیدن	لیپنا، ملمع کرنا	اَندایَد	اَندوزیدن	جمع کرنا	اندوزد

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
اندیدن	تعجب کرنا	اَندد	اندیشیدن	سوچنا	اَندیشد
اَنگاشتن	جاننا	اَنگارد	اُوفتادن	اتفاق پڑنا	اُوفتد
انگاردن	جاننا	اَنگارد	اَوباریدن	کسی چیز کا نگلنا	اَوبارد
اَنجامیدن	آخر ہونا	اَنجامَد	آہیختن	کھینچنا	آہیزد
اَنجیدن	زخمی کرنا	اَنجد	آہیزیدن	کھینچنا	آہیزد

سبق (۷)

(ب)

باختن	کھیلنا، ہارنا	بَازد	برآمدن	نکلنا	بَرآید
بازیدن	کھیلنا، ہارنا	بَازد	بَرداشتن	اُٹھانا	بَردارد
بَاشیدن	رہنا، بسنا	بَاشد	بِرِشتن	بھوننا	بِرید
بازیافتن	واپس پانا	بَازیابَد	بَرآوردن	نکالنا	برآورد
بازکردن	کھولنا، جُدا کرنا	بَازکُند	براُفتادن	دور ہونا، نابود ہونا	بَراُفتد
بازکشیدن	لِکھنا، کتابت کرنا	بَازکشد	بَرآویختن	لٹکانا	بَرآویزد
بازخوردن	ملاقات کرنا	بازخورد	بَرجَستن	کودنا	بَرجَہد
بَافتن	بُننا	بافد	بَرچیدن	چگنا	بَرچیند
بافیدن	بننا	بافد	بَرگزِیدن	پسند کرنا	برگزد
بَاریدن	برسنا	بَارد	بَرگشتن	حکم نہ ماننا	برگردد
بَالِیدن	بڑھنا	بَالد	بَرتافتن	بل دینا، موڑنا	بَرتابد
بَخشائیدن	رحم کرنا	بخشاید	بَرنشاندن	بٹھلانا	بَرنشاند

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
بَخشودن	بخشش کرنا	بخشاید	بُردن	لے جانا	بَرَد
بخشیدن	بخشنا، دینا	بَخشد	بُریدن	کاٹنا	بُرد
برگردن	روشن کرنا	برگند	بَرخاستن	اٹھنا	بَرخیزد
بَرگندن	اکھاڑنا	برگند	بَستن	باندھنا	بَندد
بسچیدن	ارادہ کرنا	بَسچد	بِشولیدن	پریشان کرنا	بِشولد

سبق (۹)

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
بِشکولیدن	چالاکی کرنا	بِشکولد	بُوئیدن	سونگھنا	بُوید
بوسیدن	چومنا، بوسیدہ ہونا	بوسَد	بیختن	چھاننا	بیزد
بودن	ہونا	بُوَد	بَایستَن	ضروری ہونا، لائق ہونا	باید

(پ)

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
پاریدن	اُڑنا، پھاڑنا، ٹکڑے کرنا	پارد	پَرہیزیدن	پَرہیز کرنا	پَرہیزد
پالودن	صاف کرنا	پالاید	پَروَردن	پالنا	پَرورد
پالائیدن	صاف کرنا	پالاید	پریدن	اُڑنا	پَرَد
پائیدن	دیر تک رہنا	پاید	پَرستیدن	پوجنا	پرستَد
پاشِیدن	چھڑکنا	پاشد	پُرسیدن	پوچھنا	پُرسَد
پالیدن	ڈھونڈنا	پالَد	پُریدن	بھرنا	پُرد
پابَستن	انتظار کرنا	پابَندَد	پژانیدن	پکوانا	پژانَد
پُختن	پکانا	پزد	پژمُردن	کُمہلانا	پَژمُرد

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
پَرداختن	مشغول ہونا،خالی کرنا،بھرنا	پردازد	پَراگندن	تِتر بِتر ہونا	پَراگند
پردازیدن	مشغول ہونا،خالی کرنا،بھرنا	پردازد	پَراندن	تعریف میں مبالغہ کرنا	پَراند
پَراَفگندن	ضعیف ہونا	پَراَفگند	پدرُودن	نکال دینا، ہانکنا	پدرُوَد

سبق (۱۰)

پذِیرُفتن	قبول کرنا	پذِیرَد	پیرَاستن	سنوارنا	پیرَاید
پَژوہیدن	ڈھونڈنا	پژوہَد	پیختن	لپیٹنا، پھیرنا	پیزَد
پزیدن	پکانا	پُزَد	پَندیدن	نصیحت کرنا	پَندَد
پَسیچیدن	ارادہ کرنا	پَسیچَد	پُوسیدن	بہت پرانا ہونا	پُوسَد
پَسندیدن	پسند کرنا	پَسندَد	پِنداشتن	جاننا، بوجھنا	پِندارَد
پُوشیدن	ڈھانپنا، پہننا پہنانا	پُوشَد	پیوَندیدن	ملنا، ملانا، جوڑنا	پیوندد
پُوئیدن	دَوڑنا	پُوید	پیمودن	ناپنا	پیمایَد
پیچیدن	پھیرنا، لپیٹنا	پیچَد	پیوستن	ملنا، ملانا، جوڑنا	پیوندد

(ت)

تافتن	پھیرنا، چمکنا بل دینا،مروڑنا	تابَد	تخشیدن	سب سے اوپر بیٹھنا	تخشد
تابیدن	پھیرنا، چمکنا بل دینا،مروڑنا	تابَد	ترَابیدن	رسنا،ٹپکنا	تراود
تَاختن	دوڑنا،دوڑانا	تازَد	ترَاوِیدن	رسنا،ٹپکنا	تراود
تازِیدن	دوڑنا،دوڑانا	تازَد	ترَاشیدن	چھیلنا	تراشد

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
تپیدن	تڑپنا	تپد	ترِیدن	کھینچنا	تَرَد

سبق (۱۱)

ترسیدن	ڈرنا	ترسَد	تفیدن	تپنا، گرم ہونا	تفد، تفتد
ترنجیدن	گنجلک پڑنا، آزردہ ہونا	ترنجد	تفتیدن	تپنا، گرم ہونا	تفد، تفتد
ترکیدن	پھٹنا	ترکد	تگانیدن	جھاڑنا، جھٹکنا	تگاند
تفتیدن	تپنا	تفتد	تنیدن	تننا	تند
تفتن	تپنا، گرم ہونا	تفد، تفتد	تُوختن	حاصل کرنا چاہنا	تُوخد
توانستن	سکنا، طاقت رکھنا، ممکن ہونا	تواند	تُوزیدن	جمع کرنا	تُوزَد

(ج)

جُستن	ڈھونڈنا	جُوید	جنگیدن	لڑنا	جنگَد
جَستن	کودنا	جَہد	جُنبیدن	ہِلنا	جُنبَد
جُفتن	ڈھونڈنا	جُوید	جُوئیدن	ڈھونڈنا	جُوید
جُفتیدن	جُفتی کرنا	جُفتَد	جُوشیدن	اُبلنا	جُوشَد

(چ)

چَامیدن	موتنا	چَامد	چَرِیدن	چرنا	چَرد
چَاوِیدن	چبانا	چَاوَد	چَرِبیدن	غالِب ہونا	چَربَد
خَچیدن	لڑنا	چخَد	چَسپیدن	چِپکنا	چسپَد

سبق (۱۲)

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
چشِیدن	چکھنا	چشَد	چلِیدن	چلنا	چلَد
چغزِیدن	نالہ وزاری کرنا	چغزد	چمِیدن	ناز سے چلنا	چمَد
چغرِیدن	ڈرنا	چغرد	چُوچِیدن	پھسلنا	چُوچد
چکِیدن	ٹپکنا	چکَد	چِیدن	چُننا	چِینَد

(خ)

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
خارِیدن	کھجانا	خارَد	خرِیدن	مول لینا	خرَد
خائیدن	چبانا	خایَد	خزِیدن	گھِسنا	خزَد
خاطِر آمدن	یاد آنا	خاطر آید	خَساندن	بھگونا، تر کرنا	خساند
خاستن	اُٹھنا	خیزَد	خسانیدن	بھگونا، تر کرنا	خساند
خواستن	چاہنا	خَواہَد	خَستن	زخمی ہونا، زخمی کرنا	خَستَد
خواندن	پڑھنا	خوانَد	خُسپیدن	سونا	خُسپَد
خَوابیدن	سونا	خَوابَد	خُفتن	سونا	خُفتَد
خَراشیدن	چھیلنا	خَراشَد	خَفِیدن	خفا ہونا	خفَد
خِرامِیدن	ٹہلنا	خِرامَد	خُفتیدن	دودھ پھٹنا	خُفتَد
خروشیدن	شور کرنا	خروشد	خَلیدن	چبھنا	خلَد

سبق (۱۳)

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
خَموشیدن	چپ رہنا	خَموشَد	خُورَدن	کھانا	خُورَد

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
خَمیدن	جھکنا	خَمَد	خُوئیدن	عادی بننا	خُوید
خَمانیدن	قتل کرنا	خماند	خِیزیدن	اُٹھنا	خِیزد
خَندیدن	ہنسنا	خندد	خِیدن	خم دینا	خِیَد
خُوشیدن	سوکھنا	خوشد	خِیسیَدن	بھیگنا، بھگونا	خیسَد

(د)

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
دَادن	دینا	دَہد	دَرآئیدن	آواز کرنا	دَرآیَد
دانِستن	جاننا	دَاند	دُرُودن	کھیت کاٹنا	دُروَد
دَاشتن	رکھنا	دَارد	دُروِیدن	کھیت کاٹنا	دُروَد
دَراُفتادن	جھگڑا کرنا	دَراُفتَد	دَرِیدن	پھاڑنا	دَرَد
دَرآمدن	اندر آنا	دَرآیَد	دَرَشتن	علیحدہ کرنا	دَرشتَد
دَرآویختن	لٹکنا	دَرآویزد	دَرماندن	عاجز ہونا	دَرمانَد
درآوُردن	انتخاب کرنا	دَرآرد	دَریافتن	پانا، تحقیق کرنا	دَریابَد
دُرَخشیدن	چمکنا	دَرَخشَد	دُزدیدن	چرانا	دُزدَد
دُرفشیدن	کانپنا	دُرَفشد	دَلیدن	دَلنا	دَلَد

سبق (۱۴)

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
دَمِیدَن	پھونکنا، جمنا، نکلنا، گپ مارنا	دَمد	دُوزیدن	سینا	دوزَد
دُوشیدن	ڈوبنا	دُوشد	دَویدن	دوڑنا	دَود
دوختن	سینا	دوزَد	دِیدن	دیکھنا	بیند

(ر)

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
رَاندن	ہانکنا، چلانا	رَاند	رَفتن	جانا، چلنا	رَوَد
رَبُودن	لے بھاگنا	رُبَایَد	رَقصِیدن	ناچنا	رَقصَد
رَخشِیدن	چمکنا	رَخشَد	رَکیدن	غصہ میں بڑبڑانا	رَکَد
رَخِیدن	ہانپنا	رَخَد	رَمیدن	بھاگنا	رَمَد
رزیدن	رنگنا	رَزَد	رندیدن	رَندہ کرنا	رَندَد
رَسِیدن	پہنچنا	رَسَد	رَنجیدن	آزُردہ ہونا	رَنجَد
رِستن	چھوڑنا	رِہَد	رُوفتن	جھاڑو دینا	روبَد
رُستن	جمنا، اُگنا	رُوِیَد	رُوبیدن	جھاڑو دینا	روبَد
رِشتن	کاتنا	رِیسَد	رُوئیدن	جمنا، اُگنا	روِیَد
رُفتن	جھاڑو دینا	روبَد	رَہِیدن	چھوٹنا	رَہَد
رِیختن	گرانا، ہٹانا	ریزد	رِیدن	ہگنا	رِیْنَد
رِیزیدن	گرانا، ہٹانا	رِیزَد	رِیسیدن	کاتنا	رِیسَد

سبق (۱۵)

(ز)

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
زائیدن	جننا	زایَد	زُوبیدن	رسنا، بچہ پیدا ہونا	زُوبَد
زَارِیدن	رونا	زَارَد	زِہیدن	جوش کرنا، اُبلنا	زِہَد
زَدن	مارنا	زَنَد	زِیستن	جینا	زِیَد

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
زَدُودن	کھرچنا صاف کرنا	زَدایَد	زِیبیدن	زیب دینا	زِیبَد

زَدائیدن کھرچنا صاف کرنا زَدایَد

(ژ)

ژَرفیدن	تر ہونا، ڈرنا	ژَرفَد	ژُوہیدن	چھت ٹپکنا	ژُوہَد
ژاژیدن	بیہودہ بکنا	ژَاژَد	ژُولیدن	بکھرنا	ژُولَد

(س)

سَازیدن	سازش کرنا	سَازَد	سِتاندن	لینا	سِتانَد
سَاختن	موافقت کرنا، بنانا	سَازَد	سَتُودن	تعریف کرنا	سِتایَد
سَائیدن	گھِسنا	سَایَد	سِتائیدن	تعریف کرنا	سِتایَد
سَتُردن	مونڈنا، چھیلنا	سَتُرد	سَتَیزیدن	لڑنا	سَتَیزَد
سِتدن	لینا	سِتانَد	سَتَیہیدن	لڑنا	سَتَیزَد

سبق (۱۶)

سِپُوختن	چبھونا، نکالنا	سِپوزَد	سَزیدن	لائق ہونا	سَزَد
سِپوزیدن	چبھونا، نکالنا	سِپوزَد	سُفتن	پِرونا	سُفتَد
سَپُردن	پامال کرنا، راہ چلنا	سَپُرد	سِکَنجیدن	کھانسنا، تراشنا	سِکَنجَد
سُپُردن	سونپنا	سُپُرد	سگالیدن	اندیشہ کرنا	سَگالَد
سَجِیدن	چراغ کی بتی بڑھانا	سَجَد	سُنبیدن	سوراخ کرنا	سُنبَد

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
سُختن	وزن کرنا	سَختَد	سَنجیدن	تولنا	سَنجد
سَرائیدن	گانا	سَراید	سوختن	جلنا،جلانا	سوزد
سُرودن	گانا	سَراید	سوزیدن	جلنا،جلانا	سوزد
سِرِشتن	گوندھنا	سِرِشتَد	سُودن	گِھسنا	سَایَد
سَرفیدن	کھانسنا	سَرفَد	سہمیدن	ڈرنا	سَہمد

(ش)

شایِستن	لائق ہونا	شاید	شاشیدن	موتنا	شَاشَد
شائیدن	لائق ہونا	شاید	شِتافتن	دوڑنا،جلدی کرنا	شِتابَد
شاہیدن	بادشاہی کرنا	شَاہَد	شِتابیدن	دوڑنا،جلدی کرنا	شِتابَد
شاریدن	پانی گرانا	شَارَد	شِپلیدن	نچوڑنا	شِپلَد

سبق (۱۷)

شِپیلیدن	نچوڑنا	شپیلَد	شِکیبَیدن	صبر کرنا	شِکیبَد
شخولیدن	مُرجھانا	شخولد	شِکستَن	ٹوٹنا،توڑنا	شِکُنَد
شَخیدن	پھسلنا	شخَد	شُمُردن	گِننا، جاننا	شُمَرَد
شُدن	جانا،ہونا	شَوَد	شَمیدن	سونگھنا	شَمَد
شُودن	جانا،ہونا	شَوَد	شِناختن	پہچاننا	شِناسَد
شُستن	دھونا	شُویَد	شَنُودن	سُننا	شَنود
شِکُولیدن	پراگندہ ہونا	شِکولَد	شُنیدن	سُننا	شَنود
شِکیفتن	صبر کرنا	شِکیبد	شِنُفتن	سونگھنا	شِنوفد

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
شِکوہیدن	بزرگی جِتانا	شِکوہد	شُوئیدن	دھونا	شُوید
شِکوخیدن	ٹھوکرکھانا	شِکوخد	شُورِیدن	شورکرنا	شُورَد
شگافتن	پھٹنا، پھاڑنا	شکافد	شِیفتن	فریفتہ ہونا	شیود
شِگُفتن	کِھلنا	شِگُفد	شِیبیدن	فریفتہ ہونا	شیبود

(ط)

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
طَبیدن	بےقرارہونا	طبد	طَرازِیدن	نقش کرنا	طَرازَد

طلبیدن مانگنا، بلانا طلبَد

سبق (۱۸)

(غ)

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
غَرِیدن	غرّانا	غریود	غَژِیدن	شورکرنا	غزیود
غَرِیویدن	غرّانا	غریود	غنُودن	اُونگھنا	غنُوَد
غَزِیدن	شورکرنا	غزیود	غَلطِیدن	لڑھکنا	غَلطَد

(ف)

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
فاَزِیدن	جمائی لینا	فاَزَد	فرومانْدن	عاجزرہنا	فرُومانَد
فَرازیدن	بلندکرنا، کھڑاکرنا	فرازَد	فَریفتن	فریب دینا، فریب کھانا	فریفد
فَرامُوشیدن	بھولنا، بھول جانا	فراموشد	فرکَندن	زمین کا خراب کرنا	فرکَند
فراختن	بلندکرنا	فرازد	فزُودن	زیادہ ہونا، زیادہ کرنا	فزاید
فراشتن	بلندکرنا	فرازَد	فِسُردن	بجھنا، بجھانا	فِسُرَد
فِرِستادن	بھیجنا	فِرِستَد	فَسائیدن	منترکرنا	فسایَد

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
فرمودن	کہنا، کرنا	فَرماید	فَسائِیدن	تابعدار کرنا	فسائد
فروختن	بیچنا	فروشَد	فِشُردن	نچوڑنا	فِشُرد
فروشیدن	بیچنا	فروشد	فِشاردن	نچوڑنا	فِشُرد
فَرسُودن	گھِسنا، پرانا ہونا	فرسَاید	فِگندَن	ڈالنا	فِگنَد
فرسائیدن	گھِسنا، پرانا ہونا	فَرسَاید	فلخُودن	کپاس اوٹنا	فلخَاید
فَروختن	روشن کرنا، بیچنا	فروزَد	فلخیدن	کپاس اوٹنا	فلخَاید
فرودآمدن	اُترنا	فَرودآید	فہمیدن	سمجھنا	فہمد

سبق (۱۹)

(ک)

کَاستن	گھٹنا	کاہد	کَشیدن	کھینچنا	کَشَد
کَاہِیدن	گھٹنا	کاہَد	کُشتن	مار ڈالنا	کُشد
کافتن	کھودنا	کاوَد	کِشتن	بونا	کِشَد
کاوِیدن	کھودنا	کاوَد	کَفیدن	پھٹنا	کَفَد
کاشتن	بونا	کارَد	کَفتن	پھٹنا	کَفَد
کارِیدن	بونا	کارَد	کَندن	کھودنا	کنَد
کَالِیدن	پریشان ہونا	کالَد	کندیدن	کھودنا	کنَد
کَردن	کرنا	کُنَد	کُوشیدن	کوشش کرنا	کُوشَد
کُشادن	کھولنا	کُشاید	کوفتن	کوٹنا	کوبَد
کُشودن	کھولنا	کُشاید	کوبیدن	کوٹنا	کوبَد

(گ)

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
گائیدن	جماع کرنا	گاید	گرائیدن	رغبت کرنا	گراید
گُداختن	گلنا، گلانا، پگھلنا، پگھلانا	گُدازد	گِرویدن	متفق ہونا، مطیع ہونا	گِرود
گُدازیدن	گلنا، گلانا، پگھلنا، پگھلانا	گُدازد	گریستن	رونا	گِرید
گُذرانیدن	گذارنا، گذارہ کرنا	گُذراند	گِرفتن	پکڑنا	گیرد
گُذِشتن	گذرنا	گُذرد	گُریختن	بھاگنا	گُریزد

سبق (۲۰)

(گ)

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
گُریزیدن	بھاگنا	گُریزد	گُساردن	غم کھانا	گُسارد
گَرِدیدن	پھرنا ہونا	گَردد	گُسِستن	توڑنا	گَسلد
گُرازِیدن	ناز سے چلنا	گُرازَد	گُسلیدن	توڑنا	گسلد
گُزاردن	ادا کرنا	گُزارَد	گَشتن	پھرنا، ہونا	گَردَد
گُزیدن	قبول کرنا	گُزیند	گُفتن	کہنا	گُوید
گُذاشتن	چھوڑنا	گُذارد	گُماردن	مقرر کرنا	گُمارَد
گَزیدن	ڈنک مارنا، کاٹنا	گَزَد	گُماشتن	مقرر کرنا	گُمارَد
گُسیختن	توڑنا	گُسارَد	گُنجیدن	سمانا	گُنجد
گُستردن	بچھانا	گُسترد	گَندیدن	سڑ جانا	گَندَد
گُسترانیدن	بچھانا	گَسترد	گُواریدن	ہضم کرنا، ہضم ہونا	گُوارَد

(ل)

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
لائیدن	شور کرنا، بیہودہ بکنا	لاید	لغزیدن	پھسلنا	لغزد
لافیدن	فضول بکنا	لافد	لَنگیدن	لنگڑانا	لنگد
لازدن	ڈینگ مارنا	لازَد	لُوسیدن	خوشامد کرنا چاپلوسی کرنا	لُوسَد
لَخشیدن	پھسلنا	لَخشَد	لوکیدن	گھٹنوں چلنا	لُوکَد
لَرزیدن	کانپنا	لَرزَد	لِیسیدن	چاٹنا	لِیسَد

سبق (۲۱)

(م)

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
مَالِیدن	ملنا	مَالَد	مَزیدن	چوسنا	مَکَد
مَاندن	رہنا، مشابہ ہونا	مانَد	مَکیدن	چوسنا	مَکَد
مَانِستَن	رہنا، مشابہ ہونا	مَانَد	مُوئیدن	مردے پر رونا	مُوید
مُردن	مرنا	مِیرَد	مِیختن	موتنا	مِیزد

مِیزیدن موتنا مِیزد

(ن)

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
نازِیدن	ناز کرنا، فخر کرنا	نازَد	نِشاختن	یقین کرنا	نِشاخَد
نَاوِیدن	خم ہونا	نَاوَد	نَشِستن	بیٹھنا	نَشِیند
نَامِیدن	نام رکھنا	نَامَد	نِکوہیدن	برا کہنا	نِکُوہَد
نَالِیدن	رونا	نَالَد	نِگاشتن	لِکھنا	نِگارَد

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
نَبشتن	لکھنا	نویسَد	نِگاریدن	نقش کرنا	نِگارَد
نَزِیدَن	باہر کھینچنا	نَزَد	نِگریدن	دیکھنا	نِگرد
نَژِیدن	باہر کھینچنا	نَژَد	نِگریستن	دیکھنا	نِگرد
نِشاندن	بٹھلانا	نِشانَد	نُمودن	دکھلانا، کرنا	نُمایَد
نِشانیدن	بٹھلانا	نِشانَد	نَمشیدن	مُراد پانا	نَمشَد

سبق (۲۲)

نواختن	نوازنا	نوازد	نَوَردِیدن	لپیٹنا	نَوَردَد
نوازیدن	نوازنا	نوازد	نُوشیدن	پینا	نُوشَد
نَوَردَن	لپیٹنا	نوردَد	نَہشتن	رکھنا، چھوڑنا	نَہَد
نویدَن	رونا، ہلنا	نود	نَہُفتن	چھپانا	نَہُفتد
نِوِشتن	لکھنا	نویسَد	نِہادن	رکھنا	نَہَد
نَوَشتن	لپیٹنا	نوردَد	نیازِیدن	عاجزی کرنا	نیازَد

(و)

وَازِیدن	دُھنکنا	وَاخد	وَرغلانِیدن	بہکانا	وَرغلانَد
وَابَستن	باندھنا	وَابندَد	وَرزِیدن	مشق کرنا، ورزش کرنا، قبول کرنا	وَرزَد
واچیدن	چُننا	وَاچیند	وَزِیدن	ہوا کا چلنا	وَزَد

(ہ)

ہَازِیدن	دیکھنا	ہَازَد	ہَلیدن	چھوڑنا	ہَلَد
ہَراسِیدن	ڈرنا، وہم کرنا	ہِراسَد	ہُوختن	کھینچنا	ہُوخَد

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
ہَشتن	چھوڑنا	ہَلَد	ہُوشیدن	سمجھنا	ہُوشَد

(ی)

مصدر	معانی	مضارع	مصدر	معانی	مضارع
یاختن	ظاہر کرنا، باہر کھینچنا	یاخد	یازِیدن	دست درازی کرنا	یازَد
یارَستن	طاقت رکھنا	یارَد	یافتن	پانا	یابَد
یازدن	دست درازی کرنا	یازَد	یازیدن	تلاش کرنا	یُوزَد

سبق (۲۳)

فعلِ لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے، اسے مفعول بہ کی ضرورت نہ ہو جیسے زید آمد (زید آیا)۔

فعل متعدی: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو، بلکہ اسے مفعول بہ کی ضرورت ہو، جیسے: زید خط نوشت (زید نے خط لکھا)۔

فائدہ: بعض افعال لازم اور متعدی دونوں (مشترک) ہوتے ہیں، جیسے: زید آموخت (زید نے سیکھا، زید نے سکھلایا (یعنی دوسرے کو)۔

مثبت: وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو، جیسے: زید آمد (زید آیا)۔

منفی: وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا نہ کرنا یا نہ ہونا معلوم ہو، جیسے: زید نیآمد (زید نہیں آیا)۔

فعل منفی بنانے کا قاعدہ:

جب آپ فعل منفی بنانا چاہیں تو فعل مثبت کے شروع میں ''نونِ مفتوح'' زیادہ کردیں، اگر شروع میں الف متحرک نہ ہو، اور اگر شروع میں الف متحرک ہو تو اس کو ''ی'' سے بدل کر ''نون مفتوح'' زیادہ کردیں، تو فعل منفی بن جائے گا، جیسے: گفت سے نگفت (اس نے نہیں کہا)، آمد سے نیآمد (وہ نہیں آیا)۔

فائدہ: ''نونِ نافیہ'' ماضی استمراری اور حال میں ''می'' پر لگانا چاہیے، جیسے: نمی آید؛ اور فعل مجہول میں اگرچہ نونِ نافیہ کو شروع کلمے میں لگانا بھی درست ہے، مگر بہتر یہ ہے کہ ''شدن'' کے مشتقات پر لگایا جائے، جیسے: کردہ نمی شد، اسی طرح ان افعال میں جن کے شروع میں لفظِ ''بر'' ہو نونِ نافیہ ''بر'' کے بعد لگے گا، ''بر'' پر نہیں لگے گا، جیسے: برنخیزد۔

معروف: وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل [۱] کی طرف ہو، یعنی اس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: زید گفت (زید نے کہا)۔

مجہول: وہ فعل ہے جس کی نسبت مفعول [۲] کی طرف ہو، یعنی اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: عمرو زدہ شد (عمرو مارا گیا)۔

فعلِ مجہول بنانے کا قاعدہ:

جب آپ فعل مجہول بنانا چاہیں، تو جس مصدر سے آپ فعل مجہول بنانا چاہتے ہیں، اس کے ماضی [۳] مطلق کے واحد غائب کے آخر میں ''ہ'' زیادہ کرنے کے بعد، جو فعل اور صیغہ بنانا ہو وہی فعل اور صیغہ مصدر شدن سے بنا کر، اس کے آخر میں لگا دیں، تو اس مصدر کا فعلِ مجہول بن جائے گا، جیسے: گفت سے گفتہ شد (وہ کہا گیا)، آورُد سے آوردہ شود (وہ لایا جاتا ہے یا لایا جائے گا)۔

فائدہ: فعل مجہول صرف متعدی کا آتا ہے، لازم کا نہیں آتا۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں میں فعلِ مثبت، منفی، معروف اور مجہول کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

''ہر کہ نماز نہ کند، ایمان ندارد'' (جو شخص نماز ادا نہیں کرتا وہ ایمان نہیں رکھتا) ''ہر کہ نماز قائم نمود، دین خود را قائم داشت'' (جس نے نماز کو قائم کیا، اس نے اپنے دین کو قائم رکھا) ''این کتاب خواندہ شد'' (یہ کتاب پڑھی گئی)۔

---

[۱] [۲] فاعل اور مفعول کی تعریف ''باب دوم'' میں آئے گی، یہاں صرف اتنا بتا دیا جائے کہ جس کے ساتھ فعل قائم ہو اس کو فاعل؛ اور جس پر فعل واقع ہو، اس کو مفعول بہ کہتے ہیں۔

[۳] ماضی مطلق کی تعریف اور اس کے بنانے کا قاعدہ اگلے سبق میں آ رہا ہے۔

سبق (۲۴)

فعل کی چھ قسمیں ہیں: ماضی، مضارع، حال، مستقبل، امر، نہی۔

ماضی: وہ فعل ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام پر دلالت کرے، جیسے: کرد (اس نے کیا)۔

فعل ماضی کی چھ قسمیں ہیں: ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی احتمالی، ماضی تمنائی۔

ماضی مطلق: وہ فعل ہے جو بلا قید قریب و بعید، زمانۂ گذشتہ میں کسی کام پر دلالت کرے، جیسے: آمد (وہ آیا)۔

ماضی مطلق بنانے کا قاعدہ:

مصدر کے آخر سے ''نون'' گرادینے سے ماضی مطلق کا واحد غائب بن جاتا ہے، جیسے: کردن سے کرد؛ اور واحد غائب کے آخر میں ''نون دال'' بڑھادینے سے جمع غائب، ''یائے معروف'' بڑھا دینے سے واحد حاضر، ''یائے مجہول اور دال'' بڑھادینے سے جمع حاضر، ''میم'' بڑھادینے سے واحد متکلم اور ''یائے مجہول اور میم'' بڑھادینے سے جمع متکلم بن جاتا ہے۔

فائدہ: فعل ماضی کے شروع میں کبھی ''بائے زائدہ'' [1] بھی آجاتی ہے، جیسے: بگفت۔

ماضی مطلق کی چار قسمیں ہیں: مثبت معروف، مثبت مجہول، منفی معروف، منفی مجہول۔

(۱) ماضی مطلق مثبت معروف: وہ فعل ماضی ہے جو بلا قید قریب و بعید، زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: کرد (کیا اس ایک مرد یا عورت نے، زمانۂ گذشتہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل ماضی مطلق مثبت معروف)۔

---

[1] ''بائے زائدہ'' وہ باء ہے جس کو حذف کردینے سے اصل معنی میں کوئی خلل نہ ہو، جیسے بگفت سے اگر ''باء'' کو حذف کردیں تو اصل معنی میں کوئی خلل نہیں ہوگا۔ بائے زائدہ ہمیشہ مکسور ہوتی ہے، البتہ وہ بائے زائدہ جو امر کے شروع میں آئے وہ صرف اس وقت مکسور ہوتی ہے جب کہ اس کا مابعد مکسور یا مفتوح ہو، اور اگر اس کا مابعد مضموم ہو تو وہ مضموم ہوتی ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے (حاشیہ مصدرِ فیوض)۔

گردان [1] : کرد، کردند، کردی، کردید، کردم، کردیم۔

(۲) ماضی مطلق مثبت مجہول: وہ فعل ماضی ہے جو بلا قید قریب و بعید، زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے کئے جانے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: کردہ شد (کیا گیا وہ ایک مرد یا عورت، زمانۂ گذشتہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل ماضی مطلق مثبت مجہول)۔

گردان: کردہ شُد، کردہ شدند، کردہ شدی، کردہ شدید، کردہ شدم، کردہ شدیم۔

(۳) ماضی مطلق منفی معروف: وہ فعل ماضی ہے جو بلا قید قریب و بعید، زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: نکرد (نہیں کیا اس ایک مرد یا عورت نے، زمانۂ گذشتہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل ماضی مطلق منفی معروف)۔

گردان: نکرد، نکردند، نکردی، نکردید، نکردم، نکردیم۔

(۴) ماضی مطلق منفی مجہول: وہ فعل ماضی ہے جو بلا قید قریب و بعید، زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے نہ کئے جانے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: کردہ نشد (نہیں کیا گیا وہ ایک مرد یا عورت، زمانۂ گذشتہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل ماضی مطلق منفی مجہول)۔

گردان: کردہ نشد، کردہ نشدند، کردہ نشدی، کردہ نشدید، کردہ نشدم، کردہ نشدیم۔

تمرین

مندرجہ ذیل مصادر سے ماضی مطلق مثبت معروف، مثبت مجہول، منفی معروف اور منفی مجہول کی گردانیں کرنے کے ساتھ ہر صیغے کا ترجمہ کریں:

آمدن، افزائیدن، آموختن، برجستن، پاریدن، تپیدن، جُستن، چریدن، خراشیدن، دادن، راندن، گرفتن۔

---

[1] ہدایت: (۱) تمام گردانیں، ترجمے، صیغوں اور بحث کی تعیین کے ساتھ یاد کرائی جائیں، نمونے کے طور پر ہر بحث کا ایک صیغہ بطور مثال، ترجمے، صیغے اور بحث کی تعیین کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے، اسی طرز پر دوسرے صیغوں کو بھی یاد کرایا جائے۔ (۲) مختلف مصادر سے ہر بحث کی خوب گردانیں کرائی جائیں اور کاپی پر لکھ کر لانے کی ہدایت کی جائے، نیز فارسی سے اردو اور اردو سے فارسی صیغے دریافت کئے جائیں، تاکہ اچھی طرح صیغوں کی شناخت ہو سکے۔

سبق (۲۵)

ماضی قریب

ماضی قریب: وہ فعل ہے جو قریب کے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام پر دلالت کرے، جیسے: کردہ است (اس نے کیا ہے)۔

ماضی قریب بنانے کا قاعدہ:

ماضی مطلق کے واحد غائب کے آخر میں ''ہ'' اور ''است'' بڑھانے سے ماضی قریب کا واحد غائب، ''ہ'' اور ''اند'' بڑھانے سے جمع غائب، ''ہ'' اور ''ای'' بڑھانے سے واحد حاضر، ''ہ'' اور ''اید'' بڑھانے سے جمع حاضر، ''ہ'' اور ''ام'' بڑھانے سے واحد متکلم اور ''ہ'' اور ''ایم'' بڑھانے سے جمع متکلم بن جاتا ہے، جیسے: ''کرد'' سے کردہ است۔

ماضی مطلق کی طرح ماضی قریب کی بھی چار قسمیں ہیں: مثبت معروف، مثبت مجہول، منفی معروف، منفی مجہول۔

ماضی قریب مثبت معروف: وہ فعل ماضی ہے جو قریب کے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے، اور اس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: کردہ است (کیا ہے اس ایک مرد یا عورت نے، قریب کے گذرے ہوئے زمانے میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل ماضی قریب مثبت معروف)۔

گردان: کردہ است، کردہ اند، کردہ ای، کردہ اید، کردہ ام، کردہ ایم۔

ماضی قریب مثبت مجہول: وہ فعل ماضی ہے جو قریب کے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے کیئے جانے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: کردہ شدہ است (کیا گیا ہے وہ ایک مرد یا عورت، قریب کے گذرے ہوئے زمانے میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل ماضی قریب مثبت مجہول)۔

گردان: کردہ شدہ است، کردہ شدہ اند، کردہ شدہ ای، کردہ شدہ اید، کردہ شدہ ام، کردہ شدہ ایم۔

ماضی قریب منفی معروف: وہ فعل ماضی ہے جو قریب کے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: نکردہ است (نہیں کیا ہے اس ایک مرد یا عورت نے، قریب کے گذرے ہوئے زمانے میں، صیغہ واحد مذکر و مؤنث غائب، بحث فعل ماضی قریب منفی مجہول)۔

گردان: نکردہ است، نکردہ اند، نکردہ ای، نکردہ اید، نکردہ ام، نکردہ ایم۔

ماضی قریب منفی مجہول: وہ فعل ماضی ہے جو قریب کے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے نہ کیے جانے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: کردہ نشدہ است (نہیں کیا گیا ہے وہ ایک مرد یا عورت، قریب کے گذرے ہوئے زمانے میں، صیغہ واحد مذکر و مؤنث غائب، بحث فعل ماضی قریب منفی مجہول)۔

گردان: کردہ نشدہ است، کردہ نشدہ اند، کردہ نشدہ ای، کردہ نشدہ اید، کردہ نشدہ ام، کردہ نشدہ ایم۔

تمرین

مندرجہ ذیل مصادر سے ماضی قریب کی چاروں قسموں کی گردان کرنے کے ساتھ ہر صیغے کا ترجمہ کریں:

آزردن، بافتن، پرستیدن، تراشیدن، جنگیدن، خواستن، دانستن، رسیدن، طلبیدن، غزیدن، فراختن، لائیدن۔

سبق (۲۶)

ماضی بعید

ماضی بعید: وہ فعل ہے جو بعید (دور) کے گذرے ہوئے زمانہ میں کسی کام پر دلالت کرے، جیسے: کردہ بود (اس نے کیا تھا)۔

ماضی بعید بنانے کا قاعدہ:

ماضی مطلق کے واحد غائب کے آخر میں ''ہ'' اور ''بود'' بڑھانے سے ماضی بعید کا واحد غائب بن

جاتا ہے، جیسے کرد سے کردہ بود، باقی صیغوں کو بنانے کے لئے ماضی بعید کے واحد غائب کے آخر میں وہی عمل کریں جو ماضی مطلق میں کیا تھا۔

ماضی مطلق کی طرح ماضی بعید کی بھی چار قسمیں ہیں: مثبت معروف، مثبت مجہول، منفی معروف، منفی مجہول۔

ماضی بعید مثبت معروف: وہ فعل ماضی ہے جو بعید کے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: کردہ بود (کیا تھا اس ایک مرد یا عورت نے، بعید کے گذرے ہوئے زمانے میں، صیغہ واحد مذکر و مؤنث غائب، بحث فعل ماضی بعید مثبت معروف)۔

گردان: کردہ بود، کردہ بودند، کردہ بودی، کردہ بودید، کردہ بودم، کردہ بودیم۔

ماضی بعید مثبت مجہول: وہ فعل ماضی ہے جو بعید کے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے کئے جانے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: کردہ شدہ بود (کیا گیا تھا وہ ایک مرد یا عورت، بعید کے گذرے ہوئے زمانے میں، صیغہ واحد مذکر و مؤنث غائب، بحث فعل ماضی بعید مثبت مجہول)۔

گردان: کردہ شدہ بود، کردہ شدہ بودند، کردہ شدہ بودی، کردہ شدہ بودید، کردہ شدہ بودم، کردہ شدہ بودیم۔

ماضی بعید منفی معروف: وہ فعل ماضی ہے جو بعید کے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: نکردہ بود (نہیں کیا تھا اس ایک مرد یا عورت نے، بعید کے گذرے ہوئے زمانے میں، صیغہ واحد مذکر و مؤنث غائب، بحث فعل ماضی بعید منفی معروف)۔

گردان: نکردہ بود، نکردہ بودند، نکردہ بودی، نکردہ بودید، نکردہ بودم، نکردہ بودیم۔

ماضی بعید منفی مجہول: وہ فعل ماضی ہے جو بعید کے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے نہ کئے جانے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: کردہ نشدہ بود (نہیں کیا گیا تھا وہ ایک مرد یا عورت، بعید کے گذرے ہوئے زمانے میں، صیغہ واحد مذکر و مؤنث غائب، بحث فعل ماضی بعید منفی مجہول)۔

گردان: کردہ نشدہ بود، کردہ نشدہ بودند، کردہ نشدہ بودی، کردہ نشدہ بودید، کردہ نشدہ بودم، کردہ نشدہ بودیم۔

تمرین

مندرجہ ذیل مصادر سے ماضی بعید کی چاروں قسموں کی گردان کرنے کے ساتھ ہر صیغے کا ترجمہ کریں:

آزمودن، انداختن، برکندن، پندیدن، تریدن، چیدن، خستن، دلیدن، زبیدن، ساختن، شستن، ورزیدن۔

سبق (۲۷)

ماضی استمراری

ماضی استمراری: وہ فعل ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے بار بار اور ہمیشہ کرنے یا ہونے پر دلالت کرے، جیسے: می کرد (وہ کرتا تھا)، ماضی استمراری کا دوسرا نام ماضی دوامی یا ماضی ناتمام ہے۔

ماضی استمراری بنانے کا قاعدہ:

ماضی مطلق کے شروع میں "می" یا "ہمی" زیادہ کردینے سے ماضی استمراری بن جاتی ہے، جیسے: کرد سے می کرد یا ہمی کرد۔

ماضی مطلق کی طرح ماضی استمراری کی بھی چار قسمیں ہیں: مثبت معروف، مثبت مجہول، منفی معروف، منفی مجہول۔

ماضی استمراری مثبت معروف: وہ فعل ماضی ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے بار بار اور ہمیشہ کرنے یا ہونے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: می کرد (کرتا تھا وہ ایک مرد یا عورت، زمانۂ گذشتہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل ماضی استمراری مثبت معروف)۔

گردان: می کرد، می کردند، می کردی، می کردید، می کردم، می کردیم۔

ماضی استمراری مثبت مجہول: وہ فعل ماضی ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے بار بار اور

ہمیشہ کیئے جانے پر دلالت کرے اوراس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: کردہ می شد[1] (کیا جاتا تھا وہ ایک مرد یا عورت، زمانۂ گذشتہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل ماضی استمراری مثبت مجہول)۔

گردان: کردہ می شد، کردہ می شدند، کردہ می شدی، کردہ می شدید، کردہ می شدم، کردہ می شدیم۔

ماضی استمراری منفی معروف: وہ فعل ماضی ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے بار بار اور ہمیشہ نہ کرنے یا نہ ہونے پر دلالت کرے اوراس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: نمی کرد (نہیں کرتا تھا وہ ایک مرد یا عورت، زمانۂ گذشتہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل ماضی استمراری منفی معروف)۔

گردان: نمی کرد، نمی کردند، نمی کردی، نمی کردید، نمی کردم، نمی کردیم۔

ماضی استمراری منفی مجہول: وہ فعل ماضی ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے بار بار اور ہمیشہ نہ کیئے جانے پر دلالت کرے اوراس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: کردہ نمی شد (نہیں کیا جاتا تھا وہ ایک مرد یا عورت، زمانۂ گذشتہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل ماضی استمراری منفی مجہول)۔

گردان: کردہ نمی شد، کردہ نمی شدند، کردہ نمی شدی، کردہ نمی شدید، کردہ نمی شدم، کردہ نمی شدیم۔

تمرین

مندرجہ ذیل مصادر سے ماضی استمراری کی چاروں قسموں کی، ہر صیغے کے ترجمے کے ساتھ گردانیں کریں:

افزودن، آموزیدن، برکندن، برکردن، بخشودن، پزیرفتن، رفتن، دیدن، ریختن، ساختن، سرشتن، شکستن۔

سبق (۲۸)

ماضی احتمالی

ماضی احتمالی: وہ فعل ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام میں شک پر دلالت کرے، جیسے: کردہ باشد

[1] فعل مجہول (ماضی استمراری اور فعل حال) میں "می" یا "ہمی" شروع کلمے میں لانا بھی درست ہے، جیسے: می کردہ شد، می کردہ شود، نمی کردہ شد، نمی کردہ شود۔

(اس نے کیا ہوگا)، ماضی احتمالی کا دوسرا نام ''ماضی شکی'' ہے۔

ماضی احتمالی بنانے کا قاعدہ:

ماضی مطلق کے واحد غائب کے آخر میں ''ہ'' اور ''باشد'' بڑھا دینے سے ماضی احتمالی کا واحد غائب بن جاتا ہے، جیسے: کرد سے کردہ باشد، باقی صیغوں کو بنانے کے لئے لفظِ ''باشد'' کے آخر سے ''دال'' کو ہٹا کر وہی عمل کریں جو ماضی مطلق میں کیا تھا۔

ماضی مطلق کی طرح ماضی احتمالی کی بھی چار قسمیں ہیں: مثبت معروف، مثبت مجہول، منفی معروف، منفی مجہول۔

ماضی احتمالی مثبت معروف: وہ فعل ماضی ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے میں شک پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: کردہ باشد (کیا ہوگا اس ایک مرد یا عورت نے، زمانۂ گذشتہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل ماضی احتمالی مثبت معروف)۔

گردان: کردہ باشد، کردہ باشند، کردہ باشی، کردہ باشید، کردہ باشم، کردہ باشیم۔

ماضی احتمالی مثبت مجہول: وہ فعل ماضی ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے کئے جانے میں شک پر کرے اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: کردہ شدہ باشد (کیا گیا ہوگا وہ ایک مرد یا عورت، زمانۂ گذشتہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل ماضی احتمالی مثبت مجہول)۔

گردان: کردہ شدہ باشد، کردہ شدہ باشند، کردہ شدہ باشی، کردہ شدہ باشید، کردہ شدہ باشم، کردہ شدہ باشیم۔

ماضی احتمالی منفی معروف: وہ فعل ماضی ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے میں شک پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: نکردہ باشد (نہیں کیا ہوگا اس ایک مرد یا عورت نے، زمانۂ گذشتہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل ماضی احتمالی منفی معروف)۔

گردان: نکردہ باشد، نکردہ باشند، نکردہ باشی، نکردہ باشید، نکردہ باشم، نکردہ باشیم۔

ماضی احتمالی منفی مجہول: وہ فعل ماضی ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے نہ کئے جانے میں شک پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: کردہ نشدہ باشد (نہیں کیا گیا ہوگا وہ ایک مرد یا عورت، زمانۂ گذشتہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل ماضی احتمالی منفی مجہول)۔

گردان: کردہ نشدہ باشد، کردہ نشدہ باشند، کردہ نشدہ باشی، کردہ نشدہ باشید، کردہ نشدہ باشم، کردہ نشدہ باشیم۔

تمرین

مندرجہ ذیل مصادر سے ماضی احتمالی کی چاروں قسموں کی، ہر صیغے کے ترجمے کے ساتھ گردانیں کریں:

فرستادن، فشاردن، کشیدن، کندیدن، گداختن، گدازیدن، گماشتن، لیسیدن، مکیدن، نازیدن، نوشتن، یافتن۔

سبق (۲۹)

ماضی تمنائی

ماضی تمنائی: وہ فعل ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کی آرزو پر دلالت کرے، جیسے: کردے (کاش کہ وہ کرتا، کیا اچھا ہوتا کہ وہ کرتا)۔

ماضی تمنائی بنانے کا قاعدہ:

ماضی مطلق کے آخر میں ''یائے مجہول'' بڑھانے سے ماضی تمنائی بن جاتی ہے، جیسے: کرد سے کردے، ماضی تمنائی کے صرف تین صیغے آتے ہیں: واحد (مذکر ومؤنث) غائب، (تثنیہ و) جمع (مذکر ومؤنث) غائب، واحد (مذکر ومؤنث) متکلم۔

تنبیہ: ماضی تمنائی کبھی ماضی استمراری کے معنی میں بھی آتی ہے۔

ماضی مطلق کی طرح ماضی تمنائی کی بھی چار قسمیں ہیں: مثبت معروف، مثبت مجہول، منفی معروف، منفی مجہول۔

ماضی تمنائی مثبت معروف: وہ فعل ماضی ہے جو زمانہ گذشتہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کی آرزو پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: کردے (کاش کہ کرتا وہ ایک مرد یا عورت، زمانۂ گذشتہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل ماضی تمنائی مثبت معروف)۔

گردان: کردے، کردندے، کردمے۔

ماضی تمنائی مثبت مجہول: وہ فعل ماضی ہے جو زمانہ گذشتہ میں کسی کام کے کئے جانے کی آرزو پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: کردہ شدے (کاش کہ کیا جاتا وہ ایک مرد یا عورت، زمانۂ گذشتہ میں، صیغہ واحد مذکر و مؤنث غائب، بحث فعل ماضی تمنائی مثبت مجہول)۔

گردان: کردہ شدے، کردہ شدندے، کردہ شدمے۔

ماضی تمنائی منفی معروف: وہ فعل ماضی ہے جو زمانہ گذشتہ میں کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے کی آرزو پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: نکردے (کاش کہ نہ کرتا وہ ایک مرد یا عورت، زمانۂ گذشتہ میں، صیغہ واحد مذکر و مؤنث غائب، بحث فعل ماضی تمنائی منفی معروف)۔

گردان: نکردے، نکردندے، نکردمے۔

ماضی تمنائی مثبت مجہول: وہ فعل ماضی ہے جو زمانہ گذشتہ میں کسی کام کے نہ کئے جانے کی آرزو پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: کردہ نہ شدے (کاش کہ نہ کیا جاتا وہ ایک مرد یا عورت، زمانۂ گذشتہ میں، صیغہ واحد مذکر و مؤنث غائب، بحث فعل ماضی تمنائی منفی مجہول)۔

گردان: کردہ نہ شدے، کردہ نہ شدندے، کردہ نہ شدمے۔

تمرین (۱)

مندرجہ ذیل مصادر سے ماضی تمنائی کی چاروں قسموں کی، ہر صیغے کے ترجمے کے ساتھ گردانیں کریں:

آغشتن، آموزیدن، پیمودن، خندیدن، درائیدن، شکیبدن، کوفتن، گستن، لرزیدن، نہادن، نمودن، ہازیدن۔

تمرین (۲)

مندرجہ ذیل جملوں میں، ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی احتمالی، ماضی تمنائی، مثبت معروف، مثبت مجہول، منفی معروف، منفی مجہول کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کرنے کے ساتھ صیغوں کی تعیین کریں:

(۱) برادرِ شما قرآن مجید خواندہ است (تمہارے بھائی نے قرآن مجید پڑھا ہے) (۲) زید بہ مکہ رفت (زید مکہ گیا) (۳) شما قرآن مجید خواندہ بودید (تم نے قرآن مجید پڑھا تھا) (۴) زید وعظ

می گفت (زید وعظ کہتا تھا) (۵) من آنجا رفتہ باشم (میں وہاں گیا ہوں گا) (٦) اگر محمود آنجا رفتے، باز نہ گشتے (اگر محمود وہاں جاتا تو واپس نہ آتا) (۷) شما بہ برادرِ من چہ می گفتید؟ (تم میرے بھائی سے کیا کہتے تھے) (۸) من قلم داشتم (میں نے قلم رکھا) (۹) شما بہ مسجد چرا نرفتید؟ (تم مسجد میں کیوں نہیں گئے) (۱۰) در مدرسہ کتاب آوردہ شد (مدرسہ میں کتاب لائی گئی)۔

سبق (۳۰)

فعلِ مضارِع

مضارع: وہ فعل ہے جو زمانہ موجودہ یا آئندہ میں کسی کام پر دلالت کرے، جیسے: کند (وہ کرتا ہے یا کرے گا)۔

مضارع کی دو قسمیں ہیں: مضارع مطلق، مضارع دوامی۔

مضارع مطلق: وہ فعل مضارع ہے جو زمانہ موجودہ یا آئندہ میں، بلا قید دوام واستمرار کسی کام پر دلالت کرے، جیسے: کند۔

مضارع مطلق بنانے کا قاعدہ:

فارسی میں مضارع مطلق بنانے کا کوئی مستقل قاعدہ نہیں ہے، اسی لئے مصادر کے بیان میں ہر مصدر کے سامنے اس کا مضارع لکھ دیا گیا ہے۔

البتہ جن مصادر میں علامتِ مصدر: ''دن'' یا ''تن'' سے پہلے گیارہ حرفوں: (ش، ر، ف، الف، م، و، ز، ی، س، خ، ن، جن کا مجموعہ ''شرف آموزی سخن'' ہے) میں سے کوئی [1] حرف ہو، ان سے علامتِ مصدر گرا کر، اگر آخر میں ''دال ساکن'' ملا دیں، اور ماقبل (یعنی دال سے پہلے حرف) کو فتحہ دے دیں، تو اکثر مضارع مطلق بن جاتا ہے، جیسے: بافتن سے بافد، واحد غائب کے علاوہ مضارع کے بقیہ صیغوں کو بنانے کے لئے واحد غائب کے آخر سے دال کو حذف کرکے وہی عمل کریں جو ماضی مطلق میں کیا تھا۔

---

[1] مضارع بناتے وقت اس حرف میں چار طرح کا تغیر واقع ہوتا ہے (۱) کبھی اس حرف کو کسی دوسرے ایک یا دو حرفوں سے بدل دیتے ہیں، جیسے: کاشتن سے کارَد، نوشتن سے نویسد (۲) کبھی اس کے بعد کوئی حرف زیادہ کر دیتے ہیں، جیسے: چیدن سے چیند (۳) کبھی اس کو حذف کر دیتے ہیں، جیسے: نہادن سے نِہَد (۴) اگر وہ حرف ساکن ہو تو کبھی اس کو متحرک کر دیتے ہیں، جیسے: بُردن سے بَرَد، مگر اس تغیر کا کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔

فائدہ: فعل مضارع کے شروع میں کبھی ''بائے زائدہ'' بھی آجاتی ہے جیسے: بگوید۔
مضارع مطلق کی چار قسمیں ہیں: مثبت معروف، مثبت مجہول، منفی معروف، منفی مجہول۔
مضارع مطلق مثبت معروف: وہ فعل مضارع ہے جو زمانۂ موجودہ یا آئندہ میں بلا قید دوام واستمرار کسی کام کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: کند (کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد یا عورت، زمانۂ موجودہ یا آئندہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل مضارع مطلق مثبت معروف)۔
گردان: کند، کنند، کنی، کنید، کنم، کنیم۔
مضارع مطلق مثبت مجہول: وہ فعل مضارع ہے جو زمانۂ موجودہ یا آئندہ میں بلا قید دوام و استمرار کسی کام کے کئے جانے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: کردہ شود (کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا وہ ایک مرد یا عورت، زمانۂ موجودہ یا آئندہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل مضارع مطلق مثبت مجہول)۔
گردان: کردہ شود، کردہ شوند، کردہ شوی، کردہ شوید، کردہ شوم، کردہ شویم۔
مضارع مطلق منفی معروف: وہ فعل مضارع ہے جو زمانہ موجودہ یا آئندہ میں بلا قید دوام و استمرار کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: نکند (نہیں کرتا ہے یا نہیں کرے گا وہ ایک مرد یا عورت، زمانۂ موجودہ یا آئندہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل مضارع مطلق منفی معروف)۔
گردان: نکند، نکنند، نکنی، نکنید، نکنم، نکنیم۔
مضارع مطلق منفی مجہول: وہ فعل مضارع ہے جو زمانہ موجودہ یا آئندہ میں بلا قید دوام و استمرار کسی کام کے نہ کئے جانے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: کردہ نہ شود (نہیں کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جائے گا وہ ایک مرد یا عورت، زمانۂ موجودہ یا آئندہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل مضارع مطلق منفی مجہول)۔
گردان: کردہ نہ شود، کردہ نہ شوند، کردہ نہ شوی، کردہ نہ شوید، کردہ نہ شوم، کردہ نہ شویم۔
مضارع دوامی: وہ فعل مضارع ہے جو زمانۂ موجودہ یا آئندہ میں دوام واستمرار کے ساتھ کسی

کام پر دلالت کرے، جیسے: می کردہ باشد (وہ برابر کر رہا ہے یا برابر کرے گا)۔

مضارع دوامی بنانے کا قاعدہ:

ماضی احتمالی کے شروع میں ''می'' یا ''ہمی'' زیادہ کر دینے سے مضارع دوامی بن جاتا ہے، جیسے: کردہ باشد سے می کردہ باشد یا ہمی کردہ باشد۔

مضارع مطلق کی طرح مضارع دوامی کی بھی چار قسمیں [۱] ہیں:

(۱) مضارع دوامی مثبت معروف:

گردان: می کردہ باشد، می کردہ باشند، می کردہ باشی، می کردہ باشید، می کردہ باشم، می کردہ باشیم۔

(۲) مضارع دوامی مثبت مجہول:

گردان: کردہ می شدہ باشد، کردہ می شدہ باشند، کردہ می شدہ باشی، کردہ می شدہ باشید، کردہ می شدہ باشم، کردہ می شدہ باشیم۔

(۳) مضارع دوامی منفی معروف:

گردان: نمی کردہ باشد، نمی کردہ باشند، نمی کردہ باشی، نمی کردہ باشید، نمی کردہ باشم، نمی کردہ باشیم۔

(۴) مضارع دوامی منفی مجہول:

گردان: کردہ نمی شدہ باشد، کردہ نمی شدہ باشند، کردہ نمی شدہ باشی، کردہ نمی شدہ باشید، کردہ نمی شدہ باشم، کردہ نمی شدہ باشیم۔

تمرین

مندرجہ ذیل مصادر سے مضارع مطلق و مضارع دوامی کی چاروں قسموں کی مع ترجمہ وصیغہ گردانیں کریں:

دوختن، رندیدن، ستائیدن، سنجیدن، سنبیدن، شمیدن، غریویدن، غژیدن، کاریدن، گذرانیدن، گسترانیدن، گساردن۔

---

[۱] مضارع مطلق کی اقسامِ چہارگانہ کی تعریف میں ''بلا قید دوام واستمرار'' کے بجائے ''دوام واستمرار کے ساتھ'' لگا دینے سے مضارع دوامی کی چاروں قسموں کی تعریف نکل آئے گی، مضارع مطلق کی طرح مضارع دوامی کی بھی ہر قسم کی تعریف مع مثال یاد کرائی جائے، اور چاروں گردانیں مع ترجمہ وصیغہ سن کر، کاپی پر لکھ کر لانے کی ہدایت کی جائے۔

سبق (۳۱)

فعلِ حال

فعلِ حال: وہ فعل ہے جو زمانۂ موجودہ میں کسی کام پر دلالت کرے، جیسے: می کند (وہ کرتا ہے)۔

فعل حال بنانے کا قاعدہ:

فعل مضارع (مطلق) کے شروع میں ''می'' [1] یا ''ہمی'' زیادہ کردینے سے حال بن جاتا ہے، جیسے: کند سے می کند یا ہمی کند۔

فعل مضارع کی طرح فعل حال کی بھی چار قسمیں ہیں: مثبت معروف، مثبت مجہول، منفی معروف، منفی مجہول۔

حال مثبت معروف: وہ فعل حال ہے جو زمانۂ موجودہ میں کسی کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: می کند (کرتا ہے وہ ایک مرد یا عورت، زمانہ موجودہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل حال مثبت معروف)۔

گردان: می کند، می کنند، می کنی، می کنید، می کنم، می کنیم۔

حال مثبت مجہول: وہ فعل حال ہے جو زمانۂ موجودہ میں کسی کام کے کئے جانے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: کردہ می شود (کیا جاتا ہے وہ ایک مرد یا عورت، زمانہ موجودہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل حال مثبت مجہول)۔

---

[1] ''می'' اور ''ہمی'' عام طور پر دونوں ایک ہی معنی دیتے ہیں، مگر کبھی دونوں میں فرق کیا جاتا ہے، ''ہمی'' میں دوام و استمرار اور ''می'' میں اطلاق مراد لیا جاتا ہے، ''ہمی'' کا ترجمہ حال میں (رہا ہے) اور ماضی استمراری میں (رہا تھا) کیا جاتا ہے، جیسے: ہمی کند: کر رہا ہے، ہمی کرد: کر رہا تھا؛ اور ''می'' کا ترجمہ حال میں (تا ہے) اور ماضی استمراری میں (تا تھا) کیا جاتا ہے، جیسے: می کند: کرتا ہے، می کرد: کرتا تھا۔

گردان: کردہ می شود، کردہ می شوند، کردہ می شوی، کردہ می شوید، کردہ می شوم، کردہ می شویم۔

حال منفی معروف: وہ فعل حال ہے جو زمانۂ موجودہ میں کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: نمی کند (نہیں کرتا ہے وہ ایک مرد یا عورت، زمانۂ موجودہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل حال منفی معروف)۔

گردان: نمی کند، نمی کنند، نمی کنی، نمی کنید، نمی کنم، نمی کنیم۔

حال منفی مجہول: وہ فعل حال ہے جو زمانۂ موجودہ میں کسی کام کے نہ کئے جانے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: کردہ نمی شود (نہیں کیا جاتا ہے وہ ایک مرد یا عورت زمانۂ موجودہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل حال منفی مجہول)۔

گردان: کردہ نمی شود، کردہ نمی شوند، کردہ نمی شوی، کردہ نمی شوید، کردہ نمی شوم، کردہ نمی شویم۔

تمرین

مندرجہ ذیل مصادر سے حال کی چاروں قسموں کی مع ترجمہ وصیغہ گردانیں کریں:

تابیدن، تازیدن، خریدن، درائیدن، دوشیدن، رزیدن، رُفتن، روفتن، ربودن، سگالیدن، شکوہیدن، سرفیدن۔

سبق نمبر (۳۲)

فعلِ مستقبل

فعلِ مستقبل: وہ فعل ہے جو زمانۂ آئندہ میں کسی کام پر دلالت کرے، جیسے: خواہد کرد (وہ کرے گا)۔

فعل مستقبل بنانے کا قاعدہ:

ماضی مطلق کے (واحد غائب کے) شروع میں لفظ ''خواہد'' زیادہ کرنے سے فعل مستقبل کا واحد غائب بن جاتا ہے، جیسے کرد سے خواہد کرد، باقی صیغوں کو بنانے کے لئے ''خواہد'' کے آخر سے ''دال'' کو حذف کر کے وہی عمل کریں جو ماضی مطلق میں کیا تھا۔

فعل مضارع کی طرح فعلِ مستقبل کی بھی چار قسمیں ہیں: مثبت معروف، مثبت مجہول، منفی

معروف، منفی مجہول۔

مستقبل مثبت معروف: وہ فعل مستقبل ہے جو زمانۂ آئندہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: خواہد کرد (کرے گا وہ ایک مرد یا عورت، زمانۂ آئندہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل مستقبل مثبت معروف)۔

گردان: خواہد کرد، خواہند کرد، خواہی کرد، خواہید کرد، خواہم کرد، خواہیم کرد۔

مستقبل مثبت مجہول: وہ فعل مستقبل ہے جو زمانۂ آئندہ میں کسی کام کے کئے جانے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: کردہ خواہد شد (کیا جائے گا وہ ایک مرد یا عورت، زمانۂ آئندہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل مستقبل مثبت مجہول)۔

گردان: کردہ خواہد شد، کردہ خواہند شد، کردہ خواہی شد، کردہ خواہید شد، کردہ خواہم شد، کردہ خواہیم شد۔

مستقبل منفی معروف: وہ فعل مستقبل ہے جو زمانۂ آئندہ میں کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: نخواہد کرد (نہیں کرے گا وہ ایک مرد یا عورت، زمانۂ آئندہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل مستقبل منفی معروف)۔

گردان: نخواہد کرد، نخواہند کرد، نخواہی کرد، نخواہید کرد، نخواہم کرد، نخواہیم کرد۔

مستقبل منفی مجہول: وہ فعل مستقبل ہے جو زمانۂ آئندہ میں کسی کام کے نہ کئے جانے پر دلالت کرے اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: کردہ نخواہد شد (نہیں کیا جائے گا وہ ایک مرد یا عورت، زمانۂ آئندہ میں، صیغہ واحد مذکر ومؤنث غائب، بحث فعل مستقبل منفی مجہول)۔

گردان: کردہ نخواہد شد، کردہ نخواہند شد، کردہ نخواہی شد، کردہ نخواہید شد، کردہ نخواہم شد، کردہ نخواہیم شد۔ [۱]

---

[۱] اب تک افعال کے جو معانی بیان کئے گئے ہیں وہ حسبِ ضابطہ ہیں، مگر بعض افعال کبھی اس کے خلاف بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ مثلاً: ماضی مطلق کبھی ماضی استمراری کے معنی میں اور کبھی مصدر کے معنی میں آتی ہے۔ اور ماضی استمراری اور ماضی تمنائی ایک دوسرے کے معنی میں مستعمل ہیں، اسی طرح حال کبھی مستقبل کے معنی میں آتا ہے اور مضارع کبھی صرف حال کے معنی میں اور کبھی صرف مستقبل کے معنی میں آتا ہے۔

سبق (۳۴)

فعلِ امر

فعلِ امر: وہ فعل ہے جس کے ذریعہ زمانۂ آئندہ میں کسی کام کو طلب کیا جائے، جیسے: بزن (مار تو)۔

امر کی دو قسمیں ہیں: امرِ مطلق، امرِ دوامی۔

امرِ مطلق: وہ فعلِ امر ہے جس کے ذریعے زمانۂ آئندہ میں (بلا قید دوام واستمرار) کسی کام کو طلب کیا جائے، جیسے: بزن (مار تو)، کُن (کر تو)۔

امرِ مطلق بنانے کا قاعدہ:

مضارع مطلق کے واحد حاضر کے آخر سے ''یاء'' کو گرا کر، آخری حرف کو ساکن کر دینے سے امر مطلق کا واحد حاضر بن جاتا ہے، جیسے: کنی سے کُن، اور واحد حاضر پر ''ید'' بڑھانے سے جمع حاضر بن جاتا ہے، جیسے: کُن سے کنید، امر مطلق کے باقی صیغے (یعنی غائب ومتکلم کے صیغے) بعینہ وہی ہیں جو مضارع مطلق کے ہیں، ان پر ''باید کہ'' یا ''لازم کہ'' بڑھانے سے امر مطلق بن جاتا ہے، جیسے: کند سے باید کہ کند، یا لازم کہ کند (چاہیئے کہ کرے وہ، لازم ہے کہ کرے وہ)۔[1]

فائدہ: امر کے شروع میں (خواہ امر مطلق ہو یا دوامی) اکثر ''باء''[2] زیادہ ہوتی ہے، جیسے بکُن، اور اگر شروع میں الف متحرک ہو تو اس کو ''یاء'' سے بدل کر ''باء'' زیادہ کرتے ہیں، جیسے: افشر سے بیفشر (نچوڑ) اور اگر الف[3] ممدودہ ہو تو دوسرے الف کو برقرار رکھ کر اس سے پہلے ''باء'' زیادہ کرتے ہیں، جیسے: آر سے بیار (لا)۔

---

[1] ماضی پر ''باید'' بڑھانے سے بھی امر بن جاتا ہے، جیسے: باید کرد (چاہیئے کہ کرے وہ)۔

[2] جو باء فعل امر پر زائد ہوتی ہے، اس کا مابعد اگر مضموم ہو تو وہ باء مضموم ہوتی ہے، جیسے بگُو اور اگر مفتوح یا مکسور ہو تو وہ باء مکسور ہوتی ہے، جیسے: بیاید، بِبیں۔

[3] یہاں ''الف ممدودہ'' سے مراد وہ الف ہے جس پر ''مد'' ہو، الف ممدودہ میں دو الف ہوتے ہیں۔

فائدہ: کبھی امر حاضر کے شروع میں لفظِ "در" اور "بر" بھی زیادہ کردیتے ہیں، جیسے: درساز، برافگن۔

پھر امر مطلق کی دو قسمیں ہیں: امر مطلق معروف، امر مطلق مجہول۔

امرِ امطلق معروف: وہ فعل امر ہے جس کے ذریعہ زمانہ آئندہ میں بلا قید دوام واستمرار کسی کام کے کرنے کو طلب کیا جائے اور اس کا فاعل (یعنی جس سے کام کرنا طلب کیا جائے) معلوم ہو، جیسے: بکُن (کر تو ایک مرد یا عورت زمانہ آئندہ میں، صیغہ واحد مذکر و مؤنث حاضر، بحث فعل امر مطلق معروف)۔

گردان: باید کہ بکند، باید کہ بکنند، بکُن، بکُنید، باید کہ بکنم، باید کہ بکنیم۔

امر مطلق مجہول: وہ فعل امر ہے جس کے ذریعہ زمانۂ آئندہ میں بلا قید دوام واستمرار کسی کام کے کئے جانے کو طلب کیا جائے، اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: بکردہ شو، (چاہئے کہ کیا جائے تو ایک مرد یا عورت، زمانۂ آئندہ میں، صیغہ واحد مذکر و مؤنث حاضر، بحث فعل امر مطلق مجہول)۔

گردان: باید کہ بکردہ شود، باید کہ بکردہ شوند، بکردہ شو، بکردہ شوید، باید کہ بکردہ شوم، باید کہ بکردہ شویم۔

امرِ دوامی: وہ فعلِ امر ہے جس کے ذریعہ زمانۂ آئندہ میں، دوام واستمرار کے ساتھ کسی کام کو طلب کیا جائے، جیسے: می کردہ باش، می کُن (کرتا رہ)۔

امرِ دوامی بنانے کا قاعدہ:

امرِ دوامی مضارع دوامی سے بنتا ہے، جو عمل امر مطلق بنانے کے لئے مضارع مطلق میں کیا تھا، وہی عمل مضارع دوامی میں کریں، امر دوامی بن جائے گا، جیسے: می کردہ باشد سے باید کہ می کردہ باشد (چاہئے کہ وہ کرتا رہے) اور می کردہ باشی سے می کردہ باش (تو کرتا رہ)، امر مطلق پر "می" بڑھانے سے بھی امر دوامی بن جاتا ہے، جیسے: کُن سے می کُن۔

امر دوامی کی بھی دو قسمیں ہیں:

(۱) امر دوامی معروف: [۱]

گردان: (۱) باید کہ می کردہ باشد، باید کہ می کردہ باشند، می کردہ باش، می کردہ باشید، باید کہ می کردہ باشم، باید کہ می کردہ باشیم۔

---

[۱] امر مطلق (معروف و مجہول) کی تعریف میں "بلا قید دوام واستمرار" کے بجائے "دوام واستمرار کے ساتھ" لگا دینے سے امر دوامی کی دونوں قسموں کی تعریف نکل آئے گی۔ امر دوامی کی دونوں قسموں کی تعریف مع مثال یاد کرائیں۔

(۲)باید کہ می کند، باید کہ می کنند، می کن، می کنید، باید کہ می کنم، باید کہ می کنیم۔

(۲)امر دوامی مجہول:

گردان: (۱)باید کہ کردہ می شدہ باشد، باید کہ کردہ می شد باشند، کردہ می شدہ باش، کردہ می شدہ باشید، باید کہ کردہ می شدہ باشم، باید کہ کردہ می شدہ باشیم۔

(۲)باید کہ کردہ می شود، باید کہ کردہ می شوند، کردہ می شو، کردہ می شوید، باید کہ کردہ می شوم، باید کہ کردہ می شویم۔

تمرین

مندرجہ ذیل مصادر سے امر مطلق، امر دوامی، معروف ومجہول کی مع ترجمہ وصیغہ گردانیں کریں:

افراختن، آزردن، آسودن، انداختن، پیچیدن، پروردن، پالودن، پالائیدن، پیوستن، تنیدن، خندیدن، دوشیدن۔

سبق (۳۴)

فعل نہی

فعل نہی: وہ فعل ہے جس کے ذریعہ زمانۂ آئندہ میں کسی کام کے نہ کرنے کو طلب کیا جائے، جیسے: مُکُن (مت کر)، مِزن (مت مار)۔

نہی کی بھی دو قسمیں ہیں: نہی مطلق، نہی دوامی۔

نہی مطلق: وہ فعل نہی ہے جس کے ذریعے زمانۂ آئندہ میں، بلا قید دوام واستمرار کسی کام کے نہ کرنے کو طلب کیا جائے، جیسے: مکن، مزن۔

نہی مطلق بنانے کا قاعدہ: امر مطلق کے شروع میں ''میم'' [۱] زیادہ کردینے سے نہی مطلق بن جاتی ہے، جیسے: کن سے مکُن؛ اور اگر شروع میں الف متحرک ہو تو اس کو یاء سے بدل کر ''میم'' زیادہ

---

[۱] میم کا اعراب بھی باء کی طرح ہے، یعنی اگر میم کا مابعد مضموم ہو تو میم مضموم ہوگا، ورنہ مکسور، جیسے: مُگُو، مِیَا، مبیں۔

کرتے ہیں، جیسے افشر سے میفشر؛ اور اگر الف ممدودہ ہو تو دوسرے الف کو برقرار رکھ کر ''میم'' زیادہ کرتے ہیں، جیسے: آر سے میار (مت لا)، نہی مطلق کے باقی صیغے (یعنی غائب و متکلم کے صیغے) بعینہ وہی ہیں جو مضارع منفی کے ہیں، ان پر ''باید کہ''[1] یا ''لازم کہ'' بڑھانے سے نہی مطلق بن جاتی ہے۔ جیسے: نکند سے باید کہ نہ کند (چاہئے کہ نہ کرے وہ) یا لازم کہ نہ کند (لازم ہے کہ نہ کرے وہ)۔

پھر نہی مطلق کی بھی دو قسمیں ہیں: نہی مطلق معروف، نہی مطلق مجہول۔

نہی مطلق معروف: وہ فعلِ نہی ہے جس کے ذریعہ زمانۂ آئندہ میں، بلا قید دوام واستمرار کسی کام کے نہ کرنے کو طلب کیا جائے، اور اس کا فاعل (یعنی جس سے کام کا نہ کرنا طلب کیا جائے) معلوم ہو، جیسے: مکن (مت کر تو ایک مرد یا عورت، زمانۂ آئندہ میں، صیغہ واحد مذکر و مؤنث حاضر، بحث فعل نہی مطلق معروف)۔

گردان: باید کہ نہ کند، باید کہ نہ کنند، مکُن، مکُنید، باید کہ نہ کنم، باید کہ نہ کنیم۔

نہی مطلق مجہول: وہ فعلِ نہی ہے جس کے ذریعہ زمانۂ آئندہ میں، بلا قید دوام واستمرار کسی کام کے نہ کئے جانے کو طلب کیا جائے اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: کردہ مشو (چاہئے کہ نہ کیا جائے تو ایک مرد یا عورت، زمانۂ آئندہ میں، صیغہ واحد مذکر و مؤنث حاضر، بحث فعل نہی مطلق مجہول)۔

گردان: باید کہ کردہ نہ شود، باید کہ کردہ نہ شوند، کردہ مشو، کردہ مشوید، باید کہ کردہ نہ شوم، باید کہ کردہ نہ شویم۔

نہی دوامی: وہ فعل نہی ہے جس کے ذریعہ زمانۂ آئندہ میں دوام واستمرار کے ساتھ کسی کام کے نہ کرنے کو طلب کیا جائے، جیسے: می کردہ مباش، می مکن۔

نہی دوامی بنانے کا قاعدہ:

امر دوامی پر ''میم'' بڑھانے سے نہی دوامی بن جاتی ہے، جیسے: می کردہ باش سے می کردہ مباش،

---

[1] امر و نہی کے غائب و متکلم کے صیغے ''باید کہ'' اور ''لازم کہ'' کے بغیر بھی آتے ہیں، اس صورت میں امر و نہی اور مضارع میں لفظوں کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہوگا، صرف معنوی فرق ہوگا کہ امر و نہی کے ترجمے میں ''چاہئے کہ'' یا ''لازم ہے کہ'' آئے گا، اور مضارع کے ترجمے میں نہیں آئے گا۔

اورمی کن سے می مکن، واحد حاضر اور جمع حاضر کے علاوہ نہی دوامی کے باقی صیغے وہی ہیں جو مضارع دوامی منفی کے ہیں، ان پر ''باید کہ'' یا ''لازم کہ'' بڑھانے سے نہی دوامی بن جاتی ہے۔

نہی دوامی کی بھی دو قسمیں ہیں:

نہی دوامی معروف:[1]

گردان (۱): باید کہ نمی کردہ باشد، باید کہ نمی کردہ باشند، می کردہ مباش، می کردہ مباشید، باید کہ نمی کردہ باشم، باید کہ نمی کردہ باشیم۔

(۲) باید کہ نمی کند، باید کہ نمی کنند، می مکن، می مکنید، باید کہ نمی کنم، باید کہ نمی کنیم۔

نہی دوامی مجہول:

گردان (۱): باید کہ کردہ نمی شدہ باشد، باید کہ کردہ نمی شدہ باشند، کردہ می شدہ مباش، کردہ می شدہ مباشید، باید کہ کردہ نمی شدہ باشم، باید کہ کردہ نمی شدہ باشیم۔

(۲) باید کہ کردہ نمی شود، باید کہ کردہ نمی شوند، کردہ می مشو، کردہ می مشوید، باید کہ کردہ نمی شوم، باید کہ کردہ نمی شویم۔

تمرین

مندرجہ ذیل مصادر سے نہی مطلق، نہی دوامی معروف ومجہول کی مع ترجمہ وصیغہ گردانیں کریں:

کندن، گذرانیدن، گرائیدن، گرفتن، گزیدن، گریختن، نگریستن، نکوہیدن، نواختن، نہادن، یافتن، یارستن۔

سبق (۳۵)

اسم مشتق کی اقسام

(فارسی میں) اسم مشتق کی آٹھ قسمیں ہیں: اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف، اسم آلہ، اسم تفضیل، صفت مشبہ، اسم حالیہ، حاصل مصدر۔

---

[1] نہی مطلق معروف ومجہول کی تعریف میں ''بلا قید دوام واستمرار'' کے بجائے ''دوام واستمرار کے ساتھ'' لگا دینے سے نہی دوامی معروف ومجہول کی تعریف نکل آئے گی۔

اسم فاعل

اسم فاعل [۱] : وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس سے فعل صادر ہو یا فعل کا اس سے تعلق ہو۔ جیسے: کنندہ (کرنے والا)، پرستار (پوجنے والا)۔

اسم فاعل کی دو قسمیں ہیں: اسم فاعل قیاسی، اسم فاعل سماعی۔

اسم فاعل قیاسی: وہ اسم فاعل ہے جس کے بنانے کا مستقل قاعدہ ہو، جیسے: کنندہ۔

اسم فاعل قیاسی بنانے کا قاعدہ:

امر کے واحد حاضر پر ''ندہ'' بڑھانے سے اسم فاعل قیاسی بن جاتا ہے، جیسے: کُن سے کنندہ، زَن سے زنندہ۔

اسم فاعل سماعی: وہ اسم فاعل ہے جس کے بنانے کا کوئی مستقل قاعدہ نہ ہو، بلکہ محض اہل زبان سے سننے کی وجہ سے اس کو اسم فاعل مان لیا گیا ہو، جیسے: جہاں آفریں (دنیا کو پیدا کرنے والا) وغیرہ۔ [۲]

---

[۱] اسم فاعل کی ایک تعریف اور کی گئی ہے وہ یہ کہ اسم فاعل وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری بطور حدوث (یعنی تینوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ میں) قائم ہوں، جیسے: کنندہ (کرنے والا)، زنندہ (مارنے والا)۔

[۲] اہل زبان مختلف طریقے سے اسم فاعل بناتے ہیں مثلاً: (۱) امر حاضر کے شروع میں کوئی اسم زیادہ کر کے جیسے: دور بین (دور دیکھنے والا) (۲) امر حاضر کے آخر میں ''گار'' یا ''ہ''، یا ''الف نون''، یا ''ار''، یا ''الف'' بڑھا کر، جیسے: پرہیزگار، استرہ (مونڈنے والا)، افتاں خیزاں (گرنے والا، اٹھنے والا)، پرستار، بینا (دیکھنے والا) (۳) بعینہ امر حاضر کو اسم فاعل کے معنی میں استعمال کرتے ہیں، جیسے: زار (رونے والا) (۴) ماضی مطلق کے آخر میں ''گار'' یا ''ار'' بڑھا کر، جیسے: پروردگار (پالنے والا)، خریدار (مول لینے والا) (۵) اسم کے آخر میں ''ناک'' بڑھا کر، جیسے: غمناک (غم کرنے والا) (۶) اسم اور فعل کو ملا کر، جیسے: جہاں پناہ (دنیا کو پناہ دینے والا) (۷) فعل اور حرف کو ملا کر، جیسے: دانا (جاننے والا) (۸) جس لفظ میں فاعلیت کے معنی پائے جائیں، جیسے: گدا (نادار) (۹) اسم کے آخر میں ''گر'' یا ''گار'' بڑھا کر، جیسے: ستم گر، مددگار وغیرہ۔

اسم مفعول

اسم مفعول: وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہے، جیسے: کردہ (کیا ہوا)، زدہ (مارا ہوا)۔

اسم مفعول کی بھی دو قسمیں ہیں: اسم مفعول قیاسی، اسم مفعول سماعی۔

اسم مفعول قیاسی: وہ اسم مفعول ہے جس کے بنانے کا مستقل قاعدہ ہو، جیسے: کردہ۔

اسم مفعول قیاسی بنانے کا قاعدہ:

ماضی مطلق کے واحد غائب کے آخر میں ''ہ'' زیادہ کردینے سے اسم مفعول قیاسی بن جاتا ہے، جیسے: کرد سے کردہ، زد سے زدہ۔

اسم مفعول سماعی: وہ اسم مفعول ہے جس کے بنانے کا کوئی مستقل قاعدہ نہ ہو، بلکہ محض اہلِ زبان سے سننے کی وجہ سے اس کو اسم مفعول مان لیا گیا ہو، جیسے: دست پُخت (ہاتھ کا پکایا ہوا) وغیرہ۔[1]

اسم فاعل اور اسم مفعول کی جمع بنانے کا قاعدہ:

اسم فاعل اور اسم مفعول کی ''ہاء'' کو گاف سے بدل کر، آخر میں ''الف نون'' بڑھانے سے اسم فاعل اور اسم مفعول کی جمع بن جاتی ہے، جیسے: کنندہ سے کنندگاں (کرنے والے)، کردہ سے کردگاں (کیئے ہوئے)۔

اسم فاعل کی گردان: کنندہ [2]، کنندگاں۔

---

[1] اسم مفعول سماعی مختلف طریقوں سے بنایا جاتا ہے: (۱) کبھی اسم اور ماضی کو ملا کر، جیسے: دست پُخت (۲) کبھی اسم اور امر کو ملا کر، جیسے: پامال (پاؤں سے روندا ہوا) (۳) کبھی اسم اور نہی کو ملا کر، جیسے: کس مپرس (بے چارہ) (۴) کبھی اسم مفعول قیاسی کے ساتھ کسی دوسرے اسم کو ملا کر، جیسے: دل گرفتہ (غمگین) (۵) کبھی ماضی کے آخر میں ''ار'' لگا کر، جیسے: گرفتار (پکڑا ہوا) (٦) کبھی بعینہ امر کو اسم مفعول کے معنی میں استعمال کرتے ہیں، جیسے: گُزیں (قبول کیا ہوا) (۷) وہ لفظ جس میں مفعولیت کے معنی پائے جائیں جیسے: شہر بدر (جلا وطن کیا ہوا)۔

[2] کرنے والا ایک مرد یا عورت، صیغہ واحد مذکر و مؤنث، بحث اسم فاعل۔ کنندگاں: کرنے والے دو مرد یا دو عورتیں یا بہت سے مرد یا بہت سی عورتیں، صیغہ تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث، بحث اسم فاعل۔

اسم مفعول کی گردان: کردہ[1]، کردگاں۔

تمرین

مندرجہ ذیل مصادر سے اسم فاعل اور اسم مفعول کی مع ترجمہ وصیغہ گردانیں کریں:

کفیدن، کشتن، گرائیدن، گریستن، گستردن، گنجیدن، گفتن، نورنیدن، نالیدن، نگاریدن، نکوہیدن۔

سبق (۳۶)

اسم ظرف اور اسم آلہ

اسم ظرف[2]: وہ اسم ہے جو کسی کام کے وقت یا جگہ پر دلالت کرے، اس کی دو قسمیں ہیں: ظرفِ زمان، ظرفِ مکان۔

ظرفِ زمان: وہ اسم ہے جو کسی کام کے وقت پر دلالت کرے، جیسے: زید بامداد بازار رفت (زید صبح کے وقت بازار گیا) میں بامداد۔

ظرف زمان بنانے کا کوئی مستقل قاعدہ نہیں ہے، مختلف طریقے سے بنایا جاتا ہے: کبھی اسمائے وقتیہ: صبح وشام اور سحر وچاشت وغیرہ کے آخر میں: ''گاہ''، ''گہ''، ''گاہاں''، یا ''الف نون'' بڑھا کر، جیسے: صبح گاہ، سحرگہ، شام گاہاں، بامداداں اور کبھی شروع میں لفظ ''ہنگام'' لگا کر، جیسے: ہنگام چاشت۔

ظرفِ مکان: وہ اسم ہے جو کسی کام کی جگہ پر دلالت کرے، جیسے: زد زید بکر را در خانہ میں ''خانہ'' (مارا زید نے بکر کو گھر میں)۔

---

[1] کیا ہوا ایک مرد یا عورت، صیغہ واحد مذکر ومؤنث، بحث اسم مفعول۔ گردگاں: کئے ہوئے دو مرد یا دو عورتیں یا بہت سے مرد یا بہت سی عورتیں، صیغہ تثنیہ وجمع مذکر ومونث، بحث اسم مفعول۔

[2] فارسی میں اسم ظرف کے تمام صیغے مشتق نہیں ہوتے بلکہ بعض مشتق ہوتے ہیں اور بعض غیر مشتق۔

ظرفِ مکان بنانے کا بھی کوئی مستقل قاعدہ نہیں ہے، مختلف طریقے سے بنایا جاتا ہے: کبھی مصدر یا اسم کے آخر میں ''گاہ'' لگا کر، جیسے: عیدگاہ، خفتن گاہ، کبھی اسم کے آخر میں ''کدہ''، داں، ''خانہ''، ''سرائے''، ''سار''، ''بار''، ''زار''، ''ستان''، ''لاخ''، یا ''آباد'' بڑھا کر، جیسے: میکدہ، عطرداں، کارخانہ، حرم سرائے، کوہ سار، دریابار[1]، لالہ زار، گلستاں، سنگ لاخ، احمد آباد، کبھی اسم سے پہلے لفظ ''جائے'' لگا کر، جیسے: جائے نماز، اور کبھی امر سے پہلے کوئی اسم لا کر، جیسے: زرخیز۔

اسم آلہ

اسم آلہ: وہ اسم مشتق ہے جو اس چیز پر دلالت کرے جس کے ذریعہ فعل حاصل ہوا ہے، جیسے: قلم تراش (قلم چھیلنے کا آلہ)، اسم آلہ بنانے کا بھی کوئی مستقل قاعدہ نہیں ہے، کبھی امر سے پہلے کوئی اسم لا کر، اور کبھی امر کے آخر میں ''ہ'' زیادہ کر کے اسم آلہ بناتے ہیں، جیسے: کف گیر (چمچہ)، قلم تراش، کوبہ (مونگری)، استرہ۔

سبق (۳۷)

اسم تفضیل

اسم تفضیل : وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں معنی وصفی دوسرے کے مقابلے میں زیادتی کے ساتھ پائے جائیں، جیسے: دانندہ تر (زیادہ جاننے والا، دوسرے کے مقابلے میں)

اسم تفضیل بنانے کا بھی کوئی مستقل قاعدہ نہیں ہے، اکثر اسم فاعل یا اسم صفت پر لفظ ''تر'' یا ''ترین'' بڑھا کر اسم تفضیل بناتے ہیں، جیسے: گوئندہ تر (زیادہ بولنے والا، دوسرے کے مقابلے میں)، اور بہترین، کبھی اسم سے پہلے یا اسم کے بعد ''بسیار''، ''خیلے'' یا لفظ ''زائد'' بڑھا کر اسم تفضیل کے معنی لے لیتے ہیں، جیسے: بسیار تیز (بہت تیز)، خیلے بلند (بہت بلند)، زائد الوصف (بہت خوبی والا)۔

---

[1] بڑا دریا، وہ ملک جو دریا کے کنارے پر واقع ہو، اور جزیرے۔

فائدہ: اسم تفضیل کی جمع بنانے کے لئے لفظِ ''تر'' کے آخر میں ''الف نون'' زیادہ کردیں، اسم تفضیل کی جمع بن جائے گی، جیسے: گوئندہ تر سے گوئندہ تراں۔

صفتِ مشبہ: وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدر بطور ثبوت (یعنی تینوں زمانوں سے قطع نظر) قائم ہوں، جیسے: دانا (جاننے والا)۔[1]

اسم حالیہ

اسم حالیہ: وہ اسم مشتق ہے جو فاعل یا مفعول بہ کی حالت پر دلالت کرے، جیسے: طفل گریاں آمد میں ''گریاں'' (بچہ روتا ہوا آیا)۔

فائدہ: جس فاعل یا مفعول بہ کی حالت بیان کی جائے اس کو ذوالحال کہتے ہیں، جیسے مذکورہ مثال میں ''طفل''۔

اسم حالیہ بنانے کا قاعدہ:

امر کے آخر میں ''الف نون'' بڑھانے سے اسم حالیہ بن جاتا ہے، جیسے: گو سے گویاں (کہتا ہوا)۔

فائدہ: اکثر، اسم حالیہ انفرادی حالت میں اسم فاعل ہوتا ہے، جب وہ جملے میں فاعل یا مفعول بہ کی حالت بیان کرتا ہے تو اسم حالیہ کہلاتا ہے۔

حاصلِ مصدر

حاصلِ مصدر: وہ اسم مشتق ہے جو مصدر کی کیفیت (اثر یا نتیجہ) پر دلالت کرے، جیسے: سوزش (جلن)، بینش (بینائی)۔

---

[1] اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق یہ ہے کہ اسم فاعل میں فاعل کا فعل ایک وقت ختم ہو جاتا ہے، جب کہ صفت مشبہ میں فاعل جس صفت سے متصف ہوتا ہے وہ ہمیشہ باقی رہتی ہے، جیسے: خوانا (اسم فاعل سماعی) کی خواندگی ایک وقت ختم ہو جاتی ہے اور دانا کی دانائی باقی رہتی ہے۔

حاصل مصدر بنانے کا کوئی مستقل قاعدہ نہیں ہے۔ [1]

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں میں، اسم ظرف، اسم آلہ، اسم تفضیل صفت مشبہ، اسم حالیہ اور حاصلِ مصدر کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

(۱) پریروز آفتاب خیلے گرم بود (پرسوں سورج بہت گرم تھا)، (۲) شمع داں در طاقچہ بگذار، (۳) عمرو را خنداں دیدم (میں نے عمر کو ہنستا ہوا دیکھا، (۴) ایں مالہ بگیر (یہ کرنی پکڑ)، (۵) با بزرگ تر از خود مزاح مکن (اپنے سے بڑے کے ساتھ مذاق مت کر)۔

---

[1] حاصلِ مصدر مختلف طریقے سے بنایا جاتا ہے، مثلاً (۱) کبھی امر حاضر کے آخر میں ''ہ'' یا ''الف'' یا ''ائی'' یا ''ش'' یا ''ی'' یا ''اک'' لگا کر، جیسے: اندیش سے اندیشہ (خوف)، پو سے پویا (دوڑ)، داں سے دانائی (عقل مندی)، پیچ سے پیچش، آگاہ سے آگاہی (خبرداری)، پوش سے پوشاک (لباس)۔

(۲) کبھی امر حاضر کے شروع میں کوئی اسم بڑھا کر، جیسے: تاز سے ترک تاز (دوڑ دھوپ)۔

(۳) کبھی امر حاضر کا صیغہ ہی حاصلِ مصدر کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے، جیسے: آرام۔

(۴) کبھی امر حاضر اور ماضی کو بذریعہ واؤ ملا کر، جیسے: بند اور بست سے بندوبست (تیاری)۔

(۵) کبھی دو ماضیوں یا امروں کو بذریعہ واؤ ملا کر، جیسے: خرید وفروخت، سوز وساز (سوزش وجلن)۔

(۶) کبھی امر ونہی یا امر وماضی کو بلا کسی حرف کے ملا کر، جیسے: خوامخواہ، گفتگو۔

(۷) کبھی دو امروں کے درمیان الف بڑھا کر، جیسے: کش کش سے کشاکش (کھینچ تان)۔

(۸) کبھی ماضی کے آخر میں ''ار'' لگا کر، جیسے: رفت سے رفتار (چال)۔

(۹) کبھی ماضی کا صیغہ ہی حاصلِ مصدر کے معنی میں استعمال کرتے ہیں، جیسے: شناخت (پہچان)۔

(۱۰) کبھی اسم مفعول کی ''ہاء'' کو ''گاف'' سے بدلنے کے بعد، آخر میں ''ی'' لگا کر، جیسے: آزردہ سے آزردگی (رنجیدگی)۔

(۱۱) کبھی امر حاضر کے آخر میں ''ہاء'' لگا کر، جیسے: گریہ...... وغیرہ۔

باب دوم درنحو (فارسی)

سبق (۳۸)

علم نحو: وہ علم ہے جس سے اسم، فعل اور حرف کو جوڑ کر جملہ بنانے کا طریقہ معلوم ہو۔
موضوع: اس علم کا کلمہ اور کلام ہے۔
غرض وغایت: اس علم کی یہ ہے کہ انسان فارسی زبان بولنے اور لکھنے میں لفظی غلطی سے محفوظ رہے۔

مفرد ومرکب

لفظِ موضوع (یعنی معنی دار لفظ) کی دو قسمیں ہیں: مفرد، مرکب۔
مفرد: (مفرد اور اس کی اقسام کی تعریف بابِ اول میں گذر چکی ہے)۔
مرکب: وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے مل کر بنا ہو۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں: مرکبِ مفید، مرکبِ غیر مفید۔
مرکبِ مفید: وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا اسے کہہ کر خاموش ہو تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو، خبر کی مثال: جیسے: زید عالم ست (زید عالم ہے)، طلب کی مثال: جیسے: زَنْ (مار تو) مرکبِ مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔
مرکبِ مفید (یعنی جملہ) کی دو قسمیں ہیں: جملہ خبریہ، جملہ انشائیہ۔
جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے۔
جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں: جملہ اسمیہ، جملہ فعلیہ
جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو، جیسے: زید[1] عالم ست، جملہ اسمیہ کا پہلا جز مسند الیہ ہوتا ہے، اس کو مبتدا کہتے ہیں، اور دوسرا جز مسند ہوتا ہے، اس کو خبر کہتے ہیں۔

---

[1] ترکیب: زید مبتدا، عالم خبر، است حرف ربط، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہوا۔

قاعدہ: مبتدا پہلے ہوتا ہے اور خبر بعد میں، مگر کبھی اشعار میں اس کے خلاف بھی آتا ہے۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز فعل ہو، جیسے: زد زید [۱] (زید نے مارا)، جملہ فعلیہ کا پہلا جز مسند ہوتا ہے، اس کو فعل کہتے ہیں، اور دوسرا جز مسند الیہ ہوتا ہے، اس کو فاعل کہتے ہیں۔

فائدہ: (۱) جملہ میں تین چیزیں ہوتی ہیں: مسند، مسند الیہ اور اسناد۔

اسناد: دو کلموں میں سے ایک کی دوسرے کی طرف نسبت کرنا، اس طور پر کہ مخاطب کو پوری بات معلوم ہو، فارسی اور اردو میں جملہ اسمیہ میں اسناد (نسبت) پر دلالت کرنے والا ایک لفظ ہوتا ہے، اس کو حرفِ ربط [۲] کہتے ہیں۔ جیسے: ''زید عالم ست'' میں است اور ''زید عالم ہے میں ''ہے''۔

مسند الیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف کسی اسم یا فعل کی اسناد کی جائے، جیسے: زید عالم ست اور زد زید میں ''زید''۔

مسند: وہ اسم یا فعل ہے جس کی کسی اسم کی طرف اسناد کی جائے، جیسے: زید عالم ست اور زد زید میں ''عالم'' اور ''زد''۔

فائدہ: (۲) اسم مسند اور مسند الیہ دونوں بن سکتا ہے؛ اور فعل مسند بن سکتا ہے مسند الیہ نہیں بن سکتا؛ اور حروف نہ مسند بن سکتا ہے نہ مسند الیہ۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں جملہ اسمیہ، جملہ فعلیہ کی شناخت اور مسند اور مسند الیہ کی تعیین کریں:

نماز فرض ست (نماز فرض ہے)، قرآن کتاب ست (قرآن کتاب ہے)، محمدؐ رسول ست (محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہیں)، گفت احمد (احمد نے کہا)، اللہ فرمود (اللہ نے فرمایا)، بکر نوشت (بکر نے

---

[۱] ترکیب: زد فعل، زید فاعل، فعل فاعل سے مل کر جملیہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

[۲] حروفِ ربط یہ ہیں: است، اند، ای، اید، ام، ایم، حروفِ ربط واحد وجمع ہونے میں مبتدا کے تابع ہوتے ہیں؛ مگر غیر ذی روح کے لئے ہمیشہ واحد آتے ہیں، جیسے: اموالِ دنیا کم بقا دارد، وخرابیہا ظاہر ست۔

قاعدہ: جس کلمے کے آخر میں ہائے مختفی (ہ) ہو اس کے بعد ''است'' (الف کے ساتھ) لکھا جائے گا جیسے: زید بندہ است اور جس کلمے کے آخر میں ''ہ'' نہ ہو اس کے بعد ''ست'' (بغیر الف کے) لکھا جائے گا جیسے: زید بندۂ خدا ست۔

لکھا)، موسی نبی ست (موسیٰ نبی ہیں)، ایں مسلمان ست (یہ مسلمان ہے)، چشم (آنکھ)، گوید عبدالرحیم (عبدالرحیم کہتا ہے)۔

سبق (۳۹)

جملہ انشائیہ اوراس کی قسمیں

جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جاسکے، جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں: امر، نہی، استفہام، تمنی، ترجی، عُقود، نداء، عرض، قسم، تعجب۔

امر: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی کام کے کرنے کو طلب کیا جائے، جیسے: زن (مارتو) باید کہ زند زید (چاہئے کہ مارے زید)۔

نہی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی کام کے نہ کرنے کو طلب کیا جائے، جیسے: مزن (مت مارتو)۔

استفہام: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی شئے کے متعلق سوال کیا جائے، جیسے: آیا زند زید؟ (کیا زید نے مارا)۔

تمنّی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی محبوب شئے کے حصول کی آرزو کی جائے، جیسے: کاش زید حاضر شدے (کاش زید حاضر ہوتا)۔

ترجّی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی ممکن شئے کے حصول کی امید کی جائے، جیسے امید ست کہ عمرو غائب خواہد باشد (امید ہے کہ عمرو غائب ہوگا)۔

عُقود: وہ جملے انشائیہ ہیں جو کسی معاملے کو ثابت کرنے کے لئے بولے جائیں، جیسے: فروختم (میں نے بیچا)، خریدم (میں نے خریدا)، چناں چہ اگر خرید وفروخت کے بعد بولے جائیں گے تو جملہ خبریہ ہوں گے۔

نداء: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں حرفِ ندا کے ذریعہ کسی کو آواز دے کر اپنی طرف متوجہ کیا جائے، جیسے: اے خدا (اے اللہ)۔

عرض: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ مخاطب سے نرمی کے ساتھ کسی کام کو طلب کیا جائے، جیسے: چرا مطالعہ نہ کنی کہ سبق آسان شود (کیا آپ مطالعہ نہیں کرتے کہ سبق آسان ہو جائے)۔

قسم: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں حرف قسم اور مقسم بہ کے ذریعہ اپنی بات کو پختہ کیا جائے، جیسے: بخدا ضرور خواہم زد زیدرا (خدا کی قسم ضرور بالضرور ماروں گا میں زید کو)۔

حرفِ قسم: وہ حرف ہے جس کے ذریعہ قسم کھائی جائے۔

مقسم بہ: وہ اسم ہے جس کی قسم کھائی جائے، جیسے: ''بخدا'' میں باء کے ذریعہ خدا کی قسم کھائی گئی ہے، لہٰذا باء کو حرفِ قسم اور خدا کو مقسم بہ کہیں گے۔

تعجب: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں ایسے لفظ کے ذریعہ حیرت ظاہر کی جائے جو حیرت ظاہر کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو، جیسے: زید چہ حسین ست، زید عجب حسین ست (زید کس قدر حسین ہے)۔ [۱]

---

[۱] صفات کے اعتبار سے جملہ کئی طرح کا ہوتا ہے:

(۱) جملہ مستانفہ: وہ جملہ ہے جو شروع کلام میں واقع ہو، جیسے: عدل شحنہ ایست ملک آرا۔

(۲) جملہ معترضہ: وہ جملہ ہے جو درمیانِ کلام میں واقع ہو اور ماقبل اور مابعد سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو، جیسے: بر مالین تربت یحییٰ پیغمبر -علیہ السلام- معتکف بودم۔

(۳) جملہ شرطیہ: وہ جملہ ہے جو شرط اور جزا سے مرکب ہو، جیسے: اگر دست یابد ببر د سرت۔

(۴) جملہ قسمیہ: وہ جملہ ہے جو قسم اور جوابِ قسم سے مرکب ہو، جیسے: بخدا ضرور خواہم زد زیدرا۔

(۵) جملہ ندائیہ: وہ جملہ ہے جو ندا اور جوابِ ندا سے مرکب ہو، جیسے: کریما! ببخشا بر حالِ ما۔

(۶) جملہ دعائیہ: وہ جملہ ہے جس کے ذریعہ اللہ سے کسی چیز کی دعا کی جائے، جیسے: خدا ترا جزائے خیر دہد۔

(۷) جملہ معطوفہ: وہ جملہ ہے جو ایسے دو جملوں سے مرکب ہو، جن میں سے دوسرے جملے کا پہلے جملے پر عطف کیا گیا ہو، جیسے: آں قدح بشکست وآں ساقی نماند۔

(۸) جملہ معلِّلہ یا تعلیلیہ: وہ جملہ ہے جو ایسے دو جملوں سے مرکب ہو جن میں سے دوسرا جملہ پہلے جملے کے لئے علت ہو۔ ترکیب میں پہلے جملے کو معلول یا معلَّلہ اور دوسرے جملے کو علت یا معلِّلہ کہتے ہیں، جیسے: زنام آوراں گوے دولت ربود÷ کہ در گنج بخشی نظیرش نبود۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں میں جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کرنے کے ساتھ جملہ انشائیہ کی قسم متعین کریں:

کتاب بیار (کتاب لا)، ہمہ وقت خدائے را یاد دار (ہر وقت خدا کو یاد رکھ)، غلط مخواں (غلط مت پڑھ)، خدا آفرینندۂ ماست (خدا ہمارا پیدا کرنے والا)، احمد کجا رفت (احمد کہاں گیا)، کاش عالم شدمے (کاش میں عالم ہوتا)، بخدا ہرگز ایں نخواہم کرد (خدا کی قسم میں ہرگز یہ کام نہیں کروں گا)، چہ در یدِ تو اے موسیٰ (کیا ہے تیرے ہاتھ میں اے موسیٰ)، زید چہ گویاست (زید کس قدر بولنے والا ہے)، من ترا طلاق دادم (میں نے تجھے طلاق دی) (بوقتِ عقد)، چرا کارِ خیر نکنی کہ فلاح یابی (تو بھلائی کے کام کیوں نہیں کرتا کہ فلاح پائے)، امید ست کہ من امسال بطوافِ کعبہ خواہم رفت (امید ہے کہ میں اس سال طوافِ کعبہ کے لئے جاؤں گا)، احمد بمدرسہ می رود (احمد مدرسہ جاتا ہے)۔

سبق (۴۰)

مرکب غیر مفید اور اس کی قسمیں

مرکبِ غیر مفید: وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا اسے کہہ کر خاموش ہو تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو، جیسے: غلامِ زید (زید کا غلام)، اس کو مرکبِ غیر تام اور کلامِ ناقص بھی کہتے ہیں۔

مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں:

مرکبِ اضافی، مرکبِ توصیفی، مرکبِ امتزاجی، مرکبِ غیر امتزاجی۔

مرکبِ اضافی: وہ مرکبِ غیر مفید ہے جس میں ایک اسم کی اضافت (نسبت) دوسرے اسم کی طرف کی جائے، جیسے: غلامِ زید۔

اضافت: ایک اسم کی دوسرے اسم کی طرف اس طرح نسبت کرنا کہ مخاطب کو پوری بات معلوم نہ ہو۔

مضاف: وہ اسم ہے جس کی کسی دوسرے اسم کی طرف اضافت کی جائے۔

مضاف الیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف کسی اسم کی اضافت کی جائے، جیسے: غلامِ زید، ترکیب ہوگی، غلام مضاف، زید مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مرکب اِضافی ہوا۔

قاعدہ: فارسی اور عربی میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں آتا ہے، اور اردو میں مضاف الیہ پہلے آتا ہے اور مضاف بعد میں۔

قاعدہ: علامتِ اضافت چھ ہیں: تین زیادہ استعمال ہوتی ہیں: (۱) کسرہ (۲) ہمزہ (۳) یائے مجہول؛ اور تین کم استعمال ہوتی ہیں: (۱) را (۲) از (۳) ب۔

قاعدہ: مضاف کے آخر میں کسرہ آتا ہے؛ البتہ اگر مضاف کے آخر میں ''ہ'' ہو تو کسرہ ہمزہ سے بدل جاتا ہے، بشرطیکہ ''ہ'' سے پہلے الف نہ ہو، جیسے: جامۂ زید؛ اور اگر ''ہ'' سے پہلے الف ہو تو کسرہ ہمزہ سے نہیں بدلتا، جیسے: راہِ نجات (نجات کا راستہ)، کُلاہِ خالد (خالد کی ٹوپی)؛ اور اگر مضاف کے آخر میں الف یا واؤ ہو تو کسرہ: یائے مجہول سے بدل جاتا ہے، جیسے: دیبائے روم (روم کا دیبا، ایک خاص قسم کا ریشم)، موئے سر (سر کے بال)؛ اور جب ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ہو تو یائے مجہول کو نہ لانا بھی جائز ہے، جیسے: بوش (بویش کی جگہ)، پاش (پایش کی جگہ) اور خوش (خویش کی جگہ)، اکثر اشعار میں ایسا ہوتا ہے۔ [1]

علامت کے اعتبار سے اضافت کی دو قسمیں ہیں: اضافتِ مستوی، اضافتِ مقلوبی۔

اضافتِ مستوی: وہ اضافت ہے جس میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں آئے، اور مضاف پر عموماً کوئی علامتِ اضافت ہو، جیسے: غلامِ زید وغیرہ۔

اضافتِ مقلوبی: وہ اضافت ہے جس میں مضاف الیہ پہلے اور مضاف بعد میں آئے اور اس

---

[1] کبھی علامتِ اضافت کو ختم کر دیا جاتا ہے، اس کو ''فکِ اضافت'' کہتے ہیں، ایسا اکثر ''سر''، ''صاحب'' کے ساتھ کرتے ہیں، یا جب مضاف الیہ ضمیر مجرور متصل ہو، یا جہاں اہل زبان سے سنا گیا ہو، جیسے: سرچشمہ، صاحب دل، کتابش، پدرُزن۔

میں علامتِ اضافت نہ ہو، جیسے: جہاں شاہ، پشت پناہ، وغیرہ۔ [۱]

تمرین

مندرجہ ذیل مثالوں کی ترکیب، اضافت مستوی، اضافت مقلوبی، اور مضاف، مضاف الیہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

عذابِ دوزخ (دوزخ کا عذاب)، ثوابِ حج (حج کا ثواب)، چاقوئے احمد (احمد کا چاقو)، خامۂ شما (تمہارا قلم)، غریب نواز، کاغذِ کتاب (کتاب کا کاغذ)، نامِ رسولِ خدا (خدا کے رسول کا نام)، قرآن شریف پسرِ من (میرے لڑکے کا قرآن شریف)، بینیٔ شما (تمہاری ناک)، پسرِ من روزہ داشت (میرے لڑکے نے روزہ رکھا)، برادرش زکوۃ داد (اس کے بھائی نے زکوۃ دی)۔

سبق (۴۱)

مرکبِ توصیفی

مرکبِ توصیفی: وہ مرکبِ غیر مفید ہے جو دو اسموں سے مل کر بنے اور ایک اسم دوسرے اسم کی یا اس کے متعلق کی (اچھی یا بری) حالت بیان کرے، جیسے: مردِ عالم (عالم مرد)، مرکب توصیفی کے ایک جز کو موصوف اور دوسرے جز کو صفت کہتے ہیں۔

---

[۱] معنی کے اعتبار سے اضافت کی دس قسمیں ہیں: (۱) تملیکی: جس میں مضاف، مضاف الیہ کی ملک ہو، جیسے: خرِ عیسیٰ (۲) تخصیصی: جس میں مضاف، مضاف الیہ کے ساتھ خاص ہو، جیسے: گلِ بوستاں (۳) توضیحی: جس میں مضاف الیہ سے مضاف کی وضاحت ہو جائے، جیسے: شہرِ دیوبند (۴) بیانی: جس میں مضاف الیہ سے مضاف کی اصلیت معلوم ہو جائے، جیسے: خاتمِ طلا (سونے کی انگوٹھی) (۵) تشبیہی: جس میں مشبہ کی اضافت مشبہ بہ کی طرف ہو، جیسے: شیشۂ دل (۶) ظرفی: جس مضاف یا مضاف الیہ ظرف ہو، جیسے: باغِ انار، آبِ دریا (۷) ابنی: جس میں بیٹے کی اضافت باپ کی طرف ہو، جیسے حسنِ علی (۸) مجازی: جس میں مضاف محض خیالی ہو، مقصود مضاف الیہ ہو، جیسے: سرِ ہوش۔ (۹) اقترانی: جس میں شمولیت کے معنی ہوں، جیسے: نامۂ عنایت (۱۰) ملابستی: جس میں مضاف مضاف الیہ میں معمولی مناسبت ہو، جیسے: شرابِ شیشہ۔

موصوف: وہ اسم ہے جس کی حالت بیان کی جائے۔

صفت: وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم کی یا اس کے متعلق کی حالت بیان کرے، جیسے: مردِ عالم اور عالم مرد میں ''مرد'' موصوف ہے اور ''عالم صفت''۔

قاعدہ: فارسی میں اکثر موصوف پہلے اور صفت بعد میں آتی ہے اور اردو میں ترجمہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔

قاعدہ: جس طرح مرکب اضافی میں مضاف کے آخر میں: کسرہ، ہمزہ اور یائے مجہول آتی ہے، اسی طرح مرکبِ توصیفی میں موصوف کے آخر میں بھی یہ تینوں آتے ہیں، جیسے: مردِ دلیر (بہادر آدمی)، جامۂ سفید (سفید کپڑا)، سبوئے کہنہ (پرانا گھڑا)۔

مرکبِ اضافی کی طرح مرکبِ توصیفی کی بھی دو قسمیں ہیں: مرکبِ توصیفی مستوی، مرکب توصیفی مقلوبی۔

مرکبِ توصیفی مستوی: وہ مرکبِ توصیفی ہے جس میں موصوف پہلے اور صفت بعد میں آئے اور موصوف پر علامتِ توصیف (کسرہ، ہمزہ یا یائے مجہول) ہو، جیسے: مردِ عالم وغیرہ۔

مرکبِ توصیفی مقلوبی: وہ مرکبِ توصیفی ہے جس میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں آئے اور اس میں علامتِ توصیف نہ ہو، جیسے: نیک مرد وغیرہ۔

قاعدہ: جمع کی صفت مفرد آتی ہے جیسے: زنانِ خوش خو (اچھی عادت والی عورتیں)، اور ایک موصوف کی کئی صفتیں آسکتیں ہیں، جیسے: خداوندِ بخشندہ ودستگیر۔

تمرین

مندرجہ ذیل مثالوں کی ترکیب، مرکبِ توصیفی: مستوی ومقلوبی اور موصوف اور صفت کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

تنِ پاک (پاک بدن)، آبِ پلید (ناپاک پانی)، قرآن مجید، دانائے دیوبند (دیوبند کا عقل مند)، چشمۂ صافی (صاف شفاف چشمہ)، وعظِ دل پسند (پسندیدہ وعظ)، کریم خطا بخش وپوزش پذیر (خطاؤں کو بخشنے والا معذرت قبول کرنے والا کریم)، قرآن کلامِ خدا است (قرآن خدا کا کلام ہے)، مست قلندر، تنگ دل۔

سبق (۴۲)

مرکب امتزاجی وغیر امتزاجی

مرکبِ امتزاجی: وہ مرکبِ غیر مفید ہے جس میں دو کلموں کو ملا کر اس طرح ایک کر لیا گیا ہو کہ ان کے الگ الگ معنی نہ سمجھے جائیں (بلکہ دونوں سے ایک معنی سمجھے جائیں) جیسے: محمد راشد، سکندر نامہ (ایک کتاب کا نام) وغیرہ۔[1]

مرکبِ غیر امتزاجی: وہ مرکبِ غیر مفید ہے جس میں دو کلموں کو ملا کر ایک کر لیا گیا ہو اور ان کے الگ الگ معنی بھی سمجھے جائیں، جیسے: سی وصد (ایک سوتیس)، چہار من گندم (چار من گیہوں) وغیرہ۔[2]

---

[1] مرکبِ امتزاجی پانچ طرح سے بنتا ہے: (۱) دو اسموں کو ملا کر، جیسے: محمد راشد (۲) دو فعلوں کو ملا کر، جیسے: گفتگو (۳) اسم اور فعل کو ملا کر، جیسے: دل پسند (مرغوب، پسندیدہ) (۴) اسم اور حرف کو ملا کر، جیسے: زرگر (سُنار) (۵) فعل اور حرف کو ملا کر، جیسے: دانا (عقل مند)۔

[2] مرکبِ غیر امتزاجی کی بہت سی صورتیں ہیں: (۱) مرکب عددی: جو دو عددوں سے مرکب ہو، جیسے: سی وصد (۲) مرکب تعدادی: جو عدد معدود سے مرکب ہو جیسے سہ کتاب (۳) مرکب تمیزی: جو مميّز تمیز سے مرکب ہو، جیسے: چہار من گندم (۴) مرکب اشاری: جو اسم اشارہ اور مشار الیہ سے مرکب ہو، جیسے: ایں مرد (یہ مرد) (۵) مرکب موصولی: جو موصول صلہ سے مرکب ہو، جیسے: ہر کہ می آید (ہر وہ شخص جو آتا ہے) (٦) مرکب عطفی: جو معطوف معطوف الیہ سے مرکب ہو، جیسے: عدل وانصاف (٦) مرکب بیانی: جو مبین و بیان سے مرکب ہو، جیسے: صد شکر کہ بیامدی (۷) مرکب تفسیری: جو مفسّر اور مفسِّر سے مرکب ہو، جیسے: زید یعنی برادر احمد۔ (۸) مرکب بدلی: جو مبدل منہ اور بدل سے مرکب ہو، جیسے: احمد پسر حامد آمد (۹) مرکب عطف بیانی: جو معطوف علیہ مبیّن اور عطف بیان سے مرکب ہو، جیسے: چنیں گفت سالار عادل (۱۰) مرکب تاکیدی: جو تاکید ومؤکد سے مرکب ہو، جیسے: جملہ مردماں آمدند (۱۱) مرکب حالی: جو حال ذو الحال سے مرکب ہو، جیسے: زید دواں آمد (۱۲) مرکب تشبیہی: جو مشبَّہ مشبَّہ بہ سے مرکب ہو، جیسے: زید در دلاوری چوں شیر ست (۱۳) مرکب استثنائی: جو مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ سے مرکب ہو، جیسے: مردماں آمدند مگر زید (۱۴) مرکب تصغیری: جو اسم مصغر اور حرف تصغیر سے مرکب ہو، جیسے: طفلک (۱۵) مرکب تنکیری: جو اسم منکّر (نکرہ) اور حرف تنکیر (ے) سے مرکب ہو، جیسے: پادشاہے (١٦) مرکب جارّی: جو جار مجرور سے مرکب ہو، جیسے: درخانہ۔

فائدہ: (۱) مرکبِ غیر مفید (خواہ مرکب اضافی ہو، یا مرکبِ توصیفی، یا مرکبِ امتزاجی یا مرکبِ غیر امتزاجی) جملہ کا جز ہوتا ہے، کبھی پہلا جز ہوتا ہے، کبھی دوسرا، جیسے: غلامِ زید ایستادہ است (زید کا غلام کھڑا ہے)، زید مردِ عالم ست (زید عالم آدمی ہے)، سکندر نامہ نامِ کتاب ست (سکندر نامہ کتاب کا نام ہے)، نزدِ من یازدہ درہم ست (میرے پاس گیارہ درہم ہیں)۔

فائدہ: (۱) کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا، خواہ دونوں کلمے لفظاً ہوں (یعنی لفظوں میں موجود ہوں) جیسے: زد زید (زید نے مارا) یا ایک کلمہ تقدیراً ہو (یعنی لفظوں میں موجود نہ ہو، بلکہ پوشیدہ ہو)، جیسے: زن (مارتو) کہ اس میں ''تو'' ضمیر پوشیدہ ہے، اور جملہ میں دو سے زیادہ کلمات بھی ہوتے ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے۔

جب جملے کے کلمات زیادہ ہوں تو اسم، فعل اور حرف کو ایک دوسرے سے الگ کرنا چاہئے، اور غور کرنا چاہئے کہ عامل ہے یا معمول، اور جاننا چاہئے کہ کلمات کا تعلق آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح کا ہے، تاکہ مسند اور مسند الیہ ظاہر ہو جائیں اور جملے کے معنی اچھی طرح معلوم ہو جائیں۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، نیز مرکبِ اضافی، مرکبِ توصیفی، مرکبِ امتزاجی، اور مرکبِ غیر امتزاجی کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کرنے کے بعد متعین کریں کہ مرکبِ غیر مفید جملے کا کونسا جز واقع ہو رہا ہے اور مسند، مسند الیہ کی تعیین کریں۔

خندۂ بسیار دل را بمیر اند (زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے)، ما بندگانِ خدائیم (ہم خدا کے بندے ہیں)، یک تولہ زعفران بچند آنہ می دہی (ایک تولہ زعفران کتنے میں دیتے ہو)، ہنگامِ طلوعِ آفتاب مخسپ (طلوع آفتاب کے وقت مت سو)، زید خوش خط ست (زید خوش خط ہے)، عبدالحمید زرگر ست (عبدالحمید سنار ہے)، حضرت موت نامِ شہر ست (حضرموت ایک شہر کا نام ہے)۔

سبق (۴۳)

معرفہ اور نکرہ

عموم اور خصوص کے اعتبار سے اسمِ جامد کی دو قسمیں ہیں: معرفہ، نکرہ۔

معرفہ: وہ اسمِ جامد ہے جو کسی معین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے: زید۔

معرفہ کی سات قسمیں ہیں: (۱) مضمرات (۲) اعلام (۳) اسماء اشارہ (۴) اسماء موصولہ (ان دونوں قسموں: اسمائے اشارہ اور اسماء موصولہ کو مبہمات کہتے ہیں) (۵) معہود (۶) معرفہ بنداء (۷) مضاف الی المعرفہ۔

(۱) مضمرات [۱]: ضمیر وہ اسم ہے جو متکلم یا مخاطب یا ایسے غائب پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو جس کا ذکر لفظاً یا معنیً یا حکماً ہو چکا ہو، ضمیر کی چھ قسمیں ہیں: (۱) ضمیر مرفوع متصل (۲) ضمیر مرفوع منفصل (۳) ضمیر منصوب متصل (۴) ضمیر منصوب منفصل (۵) ضمیر مجرور متصل (۶) ضمیر مجرور منفصل۔

ضمیر مرفوع متصل: وہ ضمیر مرفوع ہے جو عاملِ [۲] رافع یعنی فعل سے ملی ہوئی ہو، یہ چھ ہیں: (۱) او (۲) ند (۳) ی (۴) ید (۵) م (۶) یم۔ یہ ضمیریں فعل کے آخر میں آتی ہیں اور ترکیب میں فاعل یا نائب فاعل واقع ہوتی ہیں، جیسے: داد، دادند، دادی، دادید، دادم، دادیم۔ دادہ شُد، دادہ شدند، دادہ شدی، دادہ شدید، دادہ شدم، دادہ شدیم۔ [۳]

ضمیر مرفوع منفصل: وہ ضمیرِ مرفوع ہے جو عاملِ رافع سے ملی ہوئی نہ ہو، یہ چھ ہیں: (۱) او (۲) اوشاں (۳) تو (۴) شما (۵) من (۶) ماں۔ یہ ترکیب میں مرفوع: مبتدا، خبر، فاعل یا نائب فاعل ہوتی ہیں، جیسے: اوموجودست، (وہ موجود ہے)، کتاب اوست (کتاب وہ ہے)، اوگفت (اس نے کہا)، اوخوردہ شد (وہ کھایا گیا) (آخر تک)۔

ضمیر منصوب متصل: وہ ضمیر منصوب ہے جو عاملِ ناصب یعنی فعل سے ملی ہوئی ہو، یہ چھ ہیں:

---

[۱] مضرمات مضمر کی جمع ہے، ضمیر کو مضمر کہتے ہیں۔

[۲] عامل: وہ شئ ہے جس کی وجہ سے لفظ کے آخری حرف پر اعراب آتا ہے۔ اعراب: وہ حرکت یا حرفِ علت ساکن ہے جو لفظ کے آخری حرف پر آتا ہے، فارسی میں اردو کی طرح اعراب نہیں ہوتا، ہر لفظ کا آخری حرف ساکن ہوتا ہے، صرف مضاف اور موصوف کے آخر میں کسرہ آتا ہے۔

[۳] اگر فعل کے آخر میں ''ہ'' ہو اور ضمیر مرفوع متصل اس سے ملی ہوئی ہو تو ایسی صورت میں اس ضمیر سے پہلے الف زیادہ کر دیتے ہیں، جیسے: کردہ اندالخ۔

(۱) ش (اس کو) (۲) شاں (ان سب کو) (۳) ت (تجھ کو) (۴) تاں (تم سب کو) (۵) م (مجھ کو) (۶) ماں (ہم سب کو) یہ ضمیریں فعل کے بعد آتی ہیں اور فعل سے مل کر ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتی ہیں، جیسے: دادش (اس نے اس کو دیا)، دادشاں (اس نے ان سب کو دیا)، دادت (اس نے تجھ کو دیا)، دادتاں (اس نے تم سب کو دیا)، دادم (اس نے مجھ کو دیا)، دادماں (اس نے ہم سب کو دیا)۔

ضمیر منصوب منفصل: وہ ضمیرِ منصوب ہے جو عاملِ ناصب یعنی فعل سے ملی ہوئی نہ ہو، یہ چھ ہیں: (۱) اورا (اس کو) (۲) ایشاں را (ان سب کو) (۳) ترا (تجھ کو) (۴) شمارا (تم سب کو) (۵) مُرا (مجھ کو) (۶) مارا (ہم سب کو)، یہ ضمیریں اکثر فعل سے پہلے آتی ہیں اور ترکیب میں مفعول بہ مقدم واقع ہوتی ہیں، جیسے اورا داد (اس نے اس کو دیا) ایشاں را داد، ترا داد، شمارا داد، مرا داد، مارا داد۔

ضمیر مجرور متصل: وہ ضمیر مجرور ہے جو عامل جار سے ملی ہوئی ہو، یہ چھ ہیں: (۱) ش (اس کا) (۲) شاں (ان سب کا) (۳) ت (تیرا) (۴) تاں (تمہارا) (۵) م (میرا) (۶) ماں (ہمارا)، یہ ضمیریں اسم کے بعد آتی ہیں اور ترکیب میں مضاف الیہ واقع ہوتی ہیں، جیسے: دلش (اس کا دل)، دلِ شاں (ان کا دل)، دلت (تیرا دل)، دلِ تاں (تمہارا دل)، دلم (میرا دل)، دلِ ماں (ہمارا دل)۔

فائدہ: فارسی میں حروفِ جر کے بعد کوئی ضمیرِ متصل نہیں آتی۔

ضمیر مجرور منفصل: وہ ضمیر مجرور ہے جو عاملِ جار سے ملی ہوئی نہ ہو، یہ چھ ہیں: (۱) وے (۲) ایشاں (۳) تو (۴) شما (۵) من (۶) ما، یہ ضمیریں اگر اسم کے بعد آئیں تو اس وقت ضمیر مجرور بہ اضافت کہلاتی ہیں اور ترکیب میں مضاف الیہ واقع ہوتی ہیں، جیسے: دلِ وے، دلِ ایشاں، دلِ تو، دلِ شما، دلِ من، دلِ ما۔

اور یہ ضمیریں اگر حروفِ جر کے بعد آئیں تو اس وقت ضمیرِ مجرور بحرفِ جر کہلاتی ہیں اور ترکیب میں مجرور واقع ہوتی ہیں، جیسے: برائے وے (اس کے لئے) برائے ایشاں، برائے تو، برائے شما، برائے من، برائے ما۔

فائدہ: (۱) ضمیرِ غائب ہمیشہ کسی اسم کی طرف لوٹتی ہے، جس اسم کی طرف ضمیر غائب لوٹے اس کو "مرجع" کہتے ہیں، مرجع ہمیشہ ضمیر سے پہلے آتا ہے، مگر کبھی نظم میں ضمیر مرجع سے پہلے لائی جاتی ہے، اس کو اضمار قبل الذکر کہتے ہیں، جیسے دامش مدہ آنکہ بے نماز ست (اس کو قرض مت دے جو بے

نمازی ہے) یہاں ''ش'' ضمیر کو اس کے مرجع ''آں کہ'' سے پہلے لایا گیا ہے۔

فائدہ: (۲) ضمیر منصوب متصل کو کبھی فعل کے بعد لانے کے بجائے، کسی اسم کے آخر میں لے آتے ہیں، اور وہ ضمیر ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتی ہے، جیسے: انعامش دادم (میں نے اس کو انعام دیا)۔

فائدہ: (۳) رقعات میں ضمیر غائب کی جگہ: مومی الیہ، مذکور، موصوف؛ اور ضمیر حاضر کی جگہ: جناب، آں حضور وغیرہ؛ اور ضمیر متکلم کی جگہ: فدوی، کمترین استعمال کرتے ہیں۔

فائدہ: (۴) اکابر کے لئے تعظیماً جمع کی ضمیر لاتے ہیں، جیسے: شما گفتید (آپ نے فرمایا)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، ضمیر مرفوع متصل، مرفوع منفصل، منصوب متصل، منصوب منفصل، مجرور متصل اور مجرور منفصل: مجرور باضافت و مجرور بحرف جر کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

(۱) دختران شما قرآن مجید خوانده اند (تمہاری بیٹیوں نے قرآن مجید پڑھا ہے)، (۲) تو مرا کتاب داده بودی (تو نے مجھے کتاب دی تھی)، (۳) پسرم وعظ می گوید (میرا لڑکا وعظ کہتا ہے)، یک بار بر من درود خواند (مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے)، (۵) من ایں قلم دادمت (میں نے یہ قلم تجھے دیا)، (۶) باوے سخنے گفتہ بودم (میں نے اسے ایک بات کہی تھی)۔

سبق (۴۴)

۲۔ اعلام: علم کی جمع ہے، علم وہ اسم ہے جو کسی معین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو اور اس وضع میں وہ کسی دوسرے کو شامل نہ ہو، جیسے: زید، عمرو، مکہ مکرمہ وغیرہ۔

علم کئی طرح کے ہوتے ہیں: علمِ ذات، کنیت، خطاب، لقب، تخلّص، عُرف۔

علم ذات: وہ نام ہے جو کسی ذات کو متعین کرنے کے لئے رکھا گیا ہو، جیسے: محمد، دہلی وغیرہ۔

کنیت: وہ نام ہے جو اب، ام، ابن اور بنت لگا کر رکھا گیا ہو، جیسے: ابو بکر، ام سلمہ، ابن عباس، بنتِ حمزہ۔

خطاب: وہ نام ہے جو بادشاہ یا قوم کی طرف سے دیا گیا ہو، جیسے شمس العلماء، شیخ الہند۔

لقب: وہ نام ہے جو کسی مدح یا ذم کے سبب پڑ گیا ہو، جیسی: عالم گیر، اعمش، اعرج۔

تخلص: وہ مختصر نام ہے جس کو شاعر اپنے کلام میں استعمال کرتے ہیں، جیسے: سعدی، میر، غالب وغیرہ۔

عرف: وہ نام ہے جس سے کوئی مشہور ہو جائے، جیسے: شاہ ولی اللہ (آپ کا اصل نام احمد ہے)۔

۳۔ اسماء اشارہ: اسم اشارہ وہ اسم ہے جو کسی محسوس چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو، فارسی کے اسماء اشارہ یہ ہیں: ایں [1] (واحد مذکر ومؤنث قریب کے لئے)، آں (واحد مذکر و مؤنث بعید کے لئے)، ایناں، اینہا (جمع مذکر ومؤنث قریب کے لئے)، آناں، آنہا (جمع مذکر و مؤنث بعید کے لئے)۔

فائدہ: ایناں اور آناں جان دار کے لئے اور اینہا اور آنہا غیر جان دار کے لئے آتے ہیں۔

مشار الیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف اشارہ کیا جائے، جیسے: ایں قلم میں ''قلم'' (یہ قلم)۔

فائدہ: مشارہ الیہ مذکور اور جامد ہونے کی صورت میں اسم اشارہ کو مبدل منہ اور مشار الیہ کو بدل کہیں گے، جیسے: ایں قلم عمدہ است (یہ قلم عمدہ ہے)؛ اور مشتق ہونے کی صورت میں اسم اشارہ کو موصوف اور مشار الیہ کو صفت کہیں گے، جیسے: ایں نویسندہ جیدست (یہ کاتب اچھا ہے)؛ اور مشار الیہ مذکور نہ ہونے کی صورت میں اسم اشارہ کو مبتدا اور مابعد کو خبر کہیں گے، جیسے: ایں مردست (یہ مرد ہے)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، نیز علم، اور اسم اشارہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

(۱) من پدرِ ایں جوانم (میں اس جوان کا باپ ہوں) (۲) نامِ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ست (امام اعظم ابوحنیفہ کا نام نعمان بن ثابت ہے) (۳) ابن سیرین منصفِ آں کتاب ست (ابن سیرین اُس کتاب کے مصنف ہیں) (۴) آنہا جامہاست (وہ کپڑے ہیں) (۵) امسال روزۂ رمضان سی بود (اس سال رمضان کے روزے تیس تھے) (۶) حالی شاعرِ کبیر بود (حالی بڑا شاعر تھا)۔

---

[1] ایں کے بجائے ''اِم'' بھی آتا ہے، مگر اس کا استعمال صرف روز، شب اور سال کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: امروز، امشب، امسال۔

سبق (۴۵)

۴۔اسماء موصولہ: اسم موصول وہ اسم ہے جو بغیر صلہ کے جملہ کا جز تام نہ بن سکے۔

فارسی کے اسماء موصولہ یہ ہیں: آنکہ، آنانکہ، اینانکہ، آنہانکہ، ہرکہ، ہرآنکہ، آنچہ، اینچہ، آنہاچہ، اینہاچہ، ہرچہ، ہرآنچہ؛ اگر اسم نکرہ (مفرد یا جمع) کے آخر میں یائے مجہول لگا کر اس کے بعد لفظ ''کہ'' لگا دیا جائے، جیسے: چیزے کہ، چیزہائے کہ، مردے کہ، کسے کہ؛ یا اسم نکرہ سے پہلے اسم اشارہ: ''آں'' لاکر، آخر میں لفظِ ''کہ'' لگا دیا جائے، جیسے: آں کس کہ، آں کسانکہ؛ یا اسم اشارہ کے ساتھ یا بغیر اسم اشارہ کے لفظ ''ہر'' شروع میں لاکر اسم نکرہ کے آخر میں، لفظ ''کہ'' یائے مجہول کے ساتھ یا بغیر یائے مجہول کے لگا دیا جائے، جیسے: ہرآں کس کہ، ہرکس کہ، ہرکسیکہ، تو وہ بھی اسم موصول بن جاتا ہے۔

صلہ: وہ جملہ خبریہ ہے جو اسم موصول کے بعد اس کے معنی پورا کرنے کے لئے لایا جائے، صلہ میں اسم موصول کی طرف لوٹنے والی ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے،[۱] جیسے: ہرکس کہ بدکرد نیکی ندید میں ''بدکرد'' (جو شخص برائی کرتا ہے بھلائی نہیں دیکھتا)۔

فائدہ: (۱) اسم موصول کے ترجمے میں ''جو'' یا ''جس'' آتا ہے۔

فائدہ: (۲) اکثر انسان کے لئے ''کہ'' اور چیزوں کے لئے ''چہ'' آتا ہے۔

فائدہ: (۳) اسم موصول میں واحد و جمع یکساں ہوتے ہیں، تاہم جمع کے لئے اکثر آنانکہ، آنہا کہ، کسانیکہ، آں کسانکہ استعمال کرتے ہیں۔[۲]

فائدہ: (۴) اسم موصول اپنے صلے کے ساتھ ایک کلمے کے حکم میں ہوتا ہے اور دونوں مل کر جملہ کا جز بنتے ہیں۔

---

[۱] یہ ضمیر ترکیب میں کبھی فاعل ہوتی ہے، کبھی مفعول بہ، کبھی مبتدا اور کبھی مضاف الیہ، ضمیر فاعل کو حذف نہیں کیا جاتا، اس کے علاوہ باقی کو اکثر، کسی قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے لفظوں سے حذف کردیا جاتا ہے، جیسے: آں چہ کردی ناصواب بود میں کردی صلہ ہے، جس میں ''آں چہ'' اسم موصول کی طرف لوٹنے والی ''اورا'' ضمیر محذوف ہے۔

[۲] اسم موصول کو، نکرہ اور اسم اشارہ کے اعتبار سے واحد و جمع کہتے ہیں، جیسے: کسے کہ، آں کہ، ہرکس کہ، اور ہرآں کہ واحد ہیں اور کسانیکہ، آں کسانکہ، چیزہائے کہ، آناں کہ اور آنہا کہ جمع ہیں۔

۵۔ معہود: جانی ہوئی چیز کو کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں: معہودِ خارجی، معہودِ ذہنی۔

معہود خارجی: وہ اسم ہے جس کا مصداق خارج میں متعین ہو، جیسے: خلیل سے حضرت ابراہیم علیہ السلام مراد ہوتے ہیں۔

معہود ذہنی: وہ اسم ہے جو متکلم اور مخاطب کے نزدیک متعین ہو، جیسے: دوست آمد، جب کہ خاص شخص (مثلا بکر) مراد ہو، جس کو متکلم ومخاطب جانتے ہوں۔ [1]

۶۔ معرفہ بنداء (منادی): وہ اسم ہے جو حرف نداء کے ذریعہ پکارے جانے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہو، حروف نداء چار ہیں: اے، یا، آیا (یہ اسم کے شروع میں آتے ہیں) اور الف (یہ اسم کے آخر میں آتا ہے)، جیسے: اے غفور، یا مرد، کریما۔

۷۔ مضاف الی المعرفہ: وہ اسم ہے جو معرفہ بنداء کے علاوہ معرفہ کی پانچوں قسموں (مضمرات، اعلام، اسماء اشارہ، اسماء موصولہ اور معہود) میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو، جیسے: غلامش (اس کا غلام)، غلامِ زید (زید کا غلام)، غلامِ ایں (اِس کا غلام)، غلامِ کسے کہ نزدِ من ست (اس شخص کا غلام جو میرے پاس ہے)، غلامِ مرد (مرد مثلاً بکر کا غلام)۔

تمرین

مندرہ ذیل جملوں کی ترکیب، اسم موصول، معہود خارجی، معہود ذہنی، معرفہ بندا اور مضاف الی المعرفہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

(۱) ہرچہ گفتی راست گفتی (جو کچھ آپ نے فرمایا درست فرمایا) (۲) ذبیح (علیہ السلام) را درخواب دیدم (اسماعیل ذبیحؑ کو میں نے خواب میں دیکھا) (۳) برادرِ شما بیمار ست (تمہارا بھائی مثلاً زید بیمار ہے) (۴) اے خداوند! آنچہ فرمودی معلوم ست (اے آقا! جو کچھ آپ نے فرمایا وہ معلوم ہے) (۵) محمود کتابِ شما خواند (محمود تمہاری کتاب پڑھتا ہے) (۶) عصائے کلیم معجزۂ خدا بود (کلیم (موسیٰؑ) کا عصا خدا کا معجزہ تھا)۔

---

[1] اسمِ معہود اپنی اصل کے اعتبار سے نکرہ ہوتا ہے؛ لیکن خارج یا متکلم اور مخاطب کے ذہن میں اس کا مصداق متعین ہونے کی وجہ سے اس کے اندر ایک قسم کی تخصیص پیدا ہو جاتی ہے، جس سے وہ معرفہ ہو جاتا ہے۔

سبق (۴۶)

نکرہ اور اس کی قسمیں

نکرہ: وہ اسم ہے جو کسی غیر معین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو، جیسے: مرد، اسپ (گھوڑا)، اس کی سات قسمیں ہیں: اسم مکبّر، اسم مصغّر، اسم صوت، اسم منسوب، اسم کنایہ، اسم جمع، اسم عدد۔

(۱) اسم مکبَّر: وہ اسم ہے جو کسی چیز کی بڑائی پر دلالت کرے[۱]، جیسے: شاہ راہ (بڑا راستہ)، اسم کے شروع میں: ''شاہ''، ''خر''، ''دیو'' بڑھانے یا آخر میں یائے مجہول یا الف لگانے سے اسم مکبر بن جاتا ہے، جیسے: شاہ راہ، خرتوت (بڑا شہتوت)، دیو مار (اژدہا)، سَہی قدِّے (بہت سیدھا)، جلالا (بڑا بزرگ)۔

۲۔ اسم مصغّر: وہ اسم ہے جو کسی چیز کی حقارت یا چھوٹائی یا محبت وغیرہ پر دلالت کرے، جیسے: کوچہ (گلی)، اسم کے آخر میں: ''ک''، ''کہ''، واو معروف، ''چہ''، ''یچہ''، ''شہ''، ''یزہ'' اور ''ہ'' لگانے سے اسم مصغر بن جاتا ہے، جیسے: مردک، مردکہ (ذلیل آدمی)، پِسَرُو (چھوٹا بچہ)، کوچہ (چھوٹی گلی)، لخشہ (چنگاری)، دریچہ (کھڑکی)، مشکیزہ، پسرہ (پیارا بچہ)۔

۳۔ اسم صوت: وہ اسم ہے جس کے ذریعہ کسی چیز کی آواز نقل کی جائے، جیسے: ہاہا، ہنسنے کی آواز، کُوکُو، کویل کی آواز، عُوعُو، کتے کی آواز، قُلقُل، صراحی کی آواز، چک چک، تلوار چلنے کی آواز۔

۴۔ اسم منسوب: وہ اسم ہے جس کے آخر میں یائے معروف زیادہ کردی گئی ہو (اس اسم سے نسبت اور تعلق ظاہر کرنے کے لئے)، جیسے: دیوبندی (دیوبند کا رہنے والا)، مکی (مکہ کا رہنے والا)

نسبت کرنے کا طریقہ: عام طور پر اسم ذات کے آخر میں یائے معروف بڑھانے سے اسم

---

[۱] یہ تعریف فارسی کے اسم مکبر کی ہے، عربی میں ہر اس اسم کو مکبر کہتے ہیں جو مصغر نہ ہو (یعنی فُعَیْلٌ، فُعَیْعِلٌ، یا فُعَیْعِیْلٌ کے وزن پر نہ ہو)۔

منسوب بن جاتا ہے، جیسے: دیوبند سے دیوبندی۔ [۱]

سبق (۴۷)

۵۔اسم کنایہ: وہ اسم ہے جو مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو، جیسے: چنیں گفت (ایسا کہا)، چناں کرد (ویسا کیا)۔

۶۔اسم جمع: وہ اسم ہے جو لوگوں یا اشیاء کے مجموعہ پر دلالت کرے اور اس کا کوئی واحد نہ ہو، جیسے: لشکر، فوج، انبوہ، گروہ وغیرہ۔

۷۔اسم عدد: وہ اسم ہے جو اشیاء کی تعداد پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔

معدود: وہ اسم ہے جس کی تعداد بیان کی جائے، جیسے: چہار کتاب میں: چہار عدد اور کتاب معدود ہے، اعداد دو طرح کے ہوتے ہیں: عددِ مفرد، عددِ مرکب۔

عددِ مفرد: یہ ہیں: یک (۱)، دو (۲)، سہ (۳)، چہار (۴)، پنج (۵)، شش (۶) ہفت (۷)، ہشت (۸)، نہ (۹)، (ان کو اکائی کہتے ہیں) دہ (۱۰)، بست (۲۰)، سی (۳۰)، چہل (۴۰)، پنجاہ (۵۰)، شصت (۶۰)، ہفتاد (۷۰)، ہشتاد (۸۰)، نود (۹۰)، صد (۱۰۰) (ان کو دہائی کہتے ہیں) ہزار، لک، کرور، اَرَب، کھرب۔

عدد مرکب: یہ ہیں: یازدہ (۱۱)، دوازدہ (۱۲)، سیزدہ (۱۳)، چہاردہ (۱۴)، پانزدہ (۱۵)، شانزدہ (۱۶)، ہفدہ (ہفتدہ) (۱۷) ہیشردہ (۱۸)، نوزدہ (۱۹)۔

بقیہ مرکب اعداد بنانے کا قاعدہ: یہ ہے کہ دہائی پہلے اور اکائی بعد میں لاکر درمیان میں واو

---

[۱] البتہ (۱) اگر اسم کے آخر میں "ہ" ہو تو اس کو کبھی واو سے، اور کبھی گاف سے بدل دیتے ہیں، اور کبھی حذف کر دیتے ہیں، جیسے: بیضہ سے بیضوی، قلعہ سے قلعگی، کوفہ سے کوفی۔ (۲) اور اگر الف ہو تو اس کو گرا دیتے ہیں، جیسے: بخارا سے بخاری۔ (۳) اور اگر الف مقصورہ یا "ہمزہ" یا "ی" ہو تو اس کو واو سے بدل دیتے ہیں، جیسے: مصطفیٰ سے مصطفوی، بیضاء سے بیضاوی، دہلی سے دہلوی۔ (۴) اور کبھی یائے نسبت سے پہلے الف نون بڑھا دیتے ہیں، جیسے: نور سے نورانی۔ (۵) کبھی کوئی حرف حذف کر دیتے ہیں، جیسے: مدینہ سے مدنی، بدخشاں سے بدخشی، بعلبک سے بعلی۔ (۶) کبھی کوئی حرف بڑھا دیتے ہیں، جیسے: مَرو سے مروزی، رَیّ سے رازی۔

زیادہ کردی جائے جیسے: چہل وشش (چھیالیس)؛ ہزار ولاکھ وغیرہ کے لئے واو لانے کی ضرورت نہیں، مثلاً اگر اکیس ہزار یا بیالیس لاکھ کہنا ہے تو اس طرح کہیں گے: بست ویک ہزار، چہل ودو لک۔

پھر عدد کی دو قسمیں ہیں: عدد ذاتی، عدد وصفی۔

عدد ذاتی: وہ عدد ہے جو صرف اشیاء کی تعداد پر دلالت کرے، اوپر جن اعداد کا ذکر ہے وہ سب عدد ذاتی ہیں۔

عدد وصفی: وہ عدد ہے جو تعداد (گنتی) کے اعتبار سے اشیاء کے مرتبے پر دلالت کرے، جیسے: یکم (پہلا)، دوم (دوسرا)، سوم (تیسرا) وغیرہ۔ عدد ذاتی کے آخر میں میم ماقبل مضموم بڑھانے سے عدد وصفی بن جاتا ہے، جیسے: چہل سے چہلم (چالیسواں)۔

اجزائے عدد: نیم (آدھا)، سہ یک (تہائی)، چہار یک (چوتھائی)، عدد ذاتی کے آخر میں ''یک'' لگانے سے اجزائے عدد بن جاتے ہیں، جیسے: پنج سے پنج یک (پانچواں حصہ)۔

قاعدہ: اردو کی طرح فارسی میں بھی ہمیشہ پہلے بڑا عدد بولا جاتا ہے، پھر اس سے کم، جیسے اگر ۴۲۶۲۵ کہنا ہے تو اس طرح کہیں گے: چہل ودو ہزار وشش صد و بست وپنج۔ [1]

قاعدہ: عدد اور معدود دونوں مل کر جملہ کا جز بنتے ہیں، ترکیب میں عدد کو ممیِّز اور معدود کو تمیز کہتے ہیں۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، معرفہ، نکرہ اور اقسام معرفہ ونکرہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

(۱) در نمازِ پنج وقت ہفدہ رکعت فرض ست (پنج وقتہ نمازوں میں سترہ رکعت فرض ہیں) (۲) طائفہ دزدانِ عرب برسر کوہے نشستہ بود (عرب کے چوروں کی ایک جماعت ایک پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھی ہوئی تھی) (۳) دریں مسجد درختِ خرتوت ست (اس مسجد میں بڑے شہتوت کا درخت ہے) (۴) شمع دان سر طاقچہ بگذار (شمع دان چھوٹے طاق پر رکھ) (۵) راشد حنفی ست (راشد حنفی ہے) (۶) مسلمان چنیں نمی کند (مسلمان ایسا نہیں کرتا ہے)۔

---

[1] یہاں زبانی اور لکھوا کر فارسی گنتیوں کی خوب مشق کرائی جائے۔

سبق (۴۸)

مذکر و مؤنث

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: مذکر، مؤنث۔ [۱]

فارسی اسماء، صفات، افعال، ضمائر اور اسماء اشارہ وغیرہ میں تذکیر و تانیث کے فرق کا لحاظ نہیں کیا جاتا، جو اسم، صفت، فعل، ضمیر، اور اسم اشارہ مذکر کے لئے لایا جاتا ہے وہی مؤنث کے لئے بھی لایا جاتا ہے، جیسے: پدر گفت، مادر گفت، برادرِ بزرگ (بڑا بھائی)، خواہرِ بزرگ (بڑی بہن)، آں مرد (وہ مرد)، آں زن (وہ عورت)۔

واحد و جمع

تعدُّد کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: واحد اور جمع۔ [۲]

واحد: وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے، جیسے: مرد (ایک مرد)، اس کا دوسرا نام مفرد ہے۔

جمع: وہ اسم ہے جو ایک سے زیادہ پر دلالت کرے، جیسے: مرداں (ایک سے زیادہ مرد)۔

جمع بنانے کا قاعدہ:

جو الفاظ ذی روح (یعنی جان دار) کے لئے استعمال ہوتے ہیں، ان کے آخر میں ''الف نون'' بڑھانے سے جمع بن جاتی ہے جیسے: مرد سے مرداں، مرغ سے مرغاں، اگر آخر میں ''ہائے مختفی'' ہو تو جمع بناتے وقت اس کو گاف سے بدل دیتے ہیں، جیسے: بندہ سے بندگاں، خواجہ سے خواجگاں، اور اگر

---

[۱] فارسی میں مذکر و مؤنث کی کوئی جامع تعریف نہیں کی جاسکتی، بلکہ اس کا دارومدار اہل زبان سے سننے پر ہے، جس لفظ کو اہل زبان مذکر استعمال کرتے ہیں اس کو مذکر اور جس کو مؤنث استعمال کرتے ہیں اس کو مؤنث کہیں گے۔

عربی کے بے شمار مؤنث الفاظ فارسی میں مستعمل ہیں، جیسے: والدہ، خالہ وغیرہ اور دو لفظ ترکی کے بھی فارسی میں مستعمل ہیں جن میں علامتِ تانیث ''م'' لگی ہوئی ہے: خاں، خانم، بیگ، بیگم۔

[۲] فارسی میں تثنیہ نہیں ہوتا، دو کے لئے بھی جمع ہی استعمال کرتے ہیں۔

آخر میں ''الف'' یا ''واو'' ہوتو اس کے بعد ایک ''ی'' زیادہ کر دیتے ہیں، جیسے: دانا سے دانایاں، گل رو سے گل رویاں۔

اور جو الفاظ غیر ذی روح (یعنی غیر جاندار) کے لئے استعمال ہوتے ہیں، ان کے آخر میں ''ہاء'' بڑھانے سے جمع بن جاتی ہے، جیسے: کتاب سے کتابہا، اگر آخر میں ''ہائے مختفی'' ہوتو جمع بناتے وقت اس کو حذف کر دیتے ہیں، جیسے: جامہ سے جامہا۔

تنبیہ: کبھی مذکورہ قاعدہ کے خلاف بھی جمع آتی ہے یعنی غیر ذی روح کے لئے ''الف نون'' کے ساتھ، جیسے: چشم سے چشماں، ابرو سے ابرواں وغیرہ، اور ذی روح کے لئے ''ہاء'' کے ساتھ، جیسے: اسپ سے اسپہا، خر سے خرہا وغیرہ۔ [1]

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور واحد وجمع کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کرنے کے ساتھ جو جمع خلافِ قاعدہ ہو اس کی نشاندہی کریں:

ہمہ چیزہا را زکوۃ است (تمام چیزوں کی زکوۃ ہے)، در کارہا تعجیل مکن (کاموں میں جلدی مت کر)، حاجت منداں را نوامید مکن (ضرورت مندوں کو ناامید مت کر)، مالِ خود دوست و دشمن منمائی (اپنا مال دوست ودشمن میں سے کسی کو بھی مت دکھلا)، بزرگ ترین گناہاں شرک ست (گناہوں میں سب سے بڑا گناہ شرک ہے)، از مسواک پاکی دہان ست (مسواک میں منہ کی صفائی ہے)۔

سبق (۴۹)

فعل کی قسمیں

فعل کی دو قسمیں ہیں: فعل ناقص، فعل تام۔

فعل ناقص: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو، بلکہ فاعل کی خبر یعنی صفت بیان کرنے کا محتاج ہو، جیسے: شُد، بُود وغیرہ۔

---

[1] کبھی عربی قاعدے کے مطابق آخر میں ''ات'' لگا کر فارسی الفاظ کی جمع بنا لیتے ہیں، جیسے: بیگم سے بیگمات، نقشہ سے نقشجات وغیرہ؛ کبھی آخر میں ''گاں'' لگا کر بھی جمع بنا لیتے ہیں، جیسے: زلف سے زلفگاں، بلبل سے بلبلگاں وغیرہ۔

فعل تام: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے، یعنی فاعل کی صفت بیان کرنے کا محتاج نہ ہو، جیسے: زد، گفت وغیرہ۔

فعل تام کی دو قسمیں ہیں: فعل لازم، فعل متعدی۔

فعل لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے، اسے مفعول بہ کی ضرورت نہ ہو جیسے زید رفت۔

فعل متعدی: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو، بلکہ اسے مفعول بہ کی ضرورت ہو جیسے زد زید عمرو را۔

لازم کو متعدی بنانے کا قاعدہ:

بعض مصدر لازم ہوتے ہیں، ان کو متعدی بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ فعل لازم کے امر حاضر پر ''اندن'' یا ''انیدن'' بڑھا دیں، جیسے: خور سے خوراندن یا خورانیدن (کھانا)۔

فعل متعدی کی دو قسمیں ہیں: متعدی بیک مفعول، متعدی بدو مفعول۔

متعدی بیک مفعول: وہ فعل متعدی ہے جسے ایک مفعول بہ کی ضرورت ہو، جیسے: زد زید عمرو را میں ''زد''۔

متعدی بدو مفعول: وہ فعل متعدی ہے جسے دو مفعولوں کی ضرورت ہو، جیسے: عمرو را یک درہم دادم (عمر کو میں نے ایک درہم دیا) میں دادم۔ [1]

متعدی بیک مفعول کو متعدی بدو مفعول بنانے کا قاعدہ:

فعل متعدی بیک مفعول کے امر حاضر پر ''اندن'' یا ''انیدن'' بڑھانے سے متعدی المتعدی (یعنی متعدی بدو مفعول) کا مصدر بن جاتا ہے، جیسے: ترس سے ترساندن یا ترسانیدن (ڈرانا)۔

پھر فعل متعدی کی ان دونوں قسموں میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں: فعل معروف، فعل مجہول

فعل معروف: (تعریف گذر چکی ہے)۔

---

[1] دانست، یافت، انگاشت، نگریست، داد، بخشید، گردانید، اور ان کے ہم معنی تمام افعال متعدی بدو مفعول ہیں اور کبھی کرد اور ساخت بھی گردانید کے معنی میں آتے ہیں، اس وقت یہ بھی متعدی بدو مفعول ہوتے ہیں۔ ان کے پہلے مفعول کو مفعول بہ اور دوسرے مفعول کو مقولہ کہتے ہیں، مقولہ اکثر جملہ ہوتا ہے۔

فعل مجہول: (تعریف گذر چکی ہے)، فعل مجہول کو "فعل مالم یُسَمَّ فاعلہ" بھی کہتے ہیں۔

فعل معروف کے لئے نو چیزیں ہوتی ہیں: فاعل، مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول معہ، مفعولہ، حال، تمییز، مستثنیٰ، اور فعل مجہول کے لئے آٹھ چیزیں ہوتی ہیں: نائب فاعل، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول معہ، مفعول لہ، حال، تمییز، مستثنی۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کرنے کے ساتھ فعل ناقص، فعل تام، فعل لازم ومتعدی، متعدی بیک مفعول اور متعدی بدو مفعول کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

خدارا بشناس (خدا کو پہچان)، در ہمہ کار میانہ رو باش (تمام کاموں میں متعدل مزاج رہ)، ناکردہ را کردہ مشمر (غیر کے کئے ہوئے (کام) کو کیا ہوا مت سمجھ)، ہنگامِ طلوع آفتاب مخسپ (سورج نکلنے کے وقت مت سو)، درمیان سخنِ مردم میا (لوگوں کی باتوں کے درمیان مت آ)، در ہیچ کارِ بے اندیشہ مشو (کسی کام میں بلا سوچے سمجھے مت ہو)۔

سبق (۵۰)

فاعل[۱]: وہ اسم ہے جس کی طرف فعل یا شبہ فعل[۲] کی نسبت کی گئی ہو اس طور پر کہ وہ فعل یا شبہ فعل اس کے ساتھ قائم ہو جیسے: زد زید میں زید۔

فاعل کی دو قسمیں ہیں: اسم ظاہر، اسم ضمیر، اسم ظاہر: جیسے: زد زید میں زید۔ اسم ضمیر کی دو قسمیں ہیں: ضمیر بارز، ضمیر مستتر۔

ضمیر بارز: وہ ضمیر فاعل ہے جو لفظوں میں موجود ہو، جیسے: زدم میں م۔

ضمیر مستتر: وہ ضمیر فاعل ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو، بلکہ پوشیدہ ہو، جیسے: زَن (تو مار) میں تو

---

[۱] فاعل اور اسم فاعل میں فرق یہ ہے کہ فاعل مسند الیہ ہوتا ہے اور اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس سے فعل صادر ہو یا فعل کا اس سے تعلق ہو۔

[۲] شبہ فعل پانچ ہیں: مصدر، اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل۔

ضمیر فاعل ہے جو اس میں پوشیدہ ہے۔

فائدہ: تمام افعال کے واحد غائب میں ''او'' ضمیر فاعل اور امر و نہی کے واحد حاضر میں ''تو'' ضمیر فاعل مستتر (پوشیدہ) ہوتی ہے۔

قاعدہ (۱): ایک فعل کے بذریعہ عطف اگر کئی فاعل غائب ہوں تو فعل جمع غائب لایا جائے گا، جیسے: احمد [۱] ومحمود و حامد آمدند؛ اور اگر اس کے ساتھ فاعل حاضر بھی ہو تو فعل جمع حاضر لایا جائے گا، جیسے: امجد و جنید و شما آمدید، اور اگر ان کے ساتھ فاعلِ متکلم ہو تو فعل جمع متکلم لایا جائے گا، جیسے: حمید و خالد و من آمدیم۔

قاعدہ (۲): اگر حرفِ تردید کے ساتھ کئی فاعل ہوں تو فعل (افراد، جمع، غائب حاضر اور متکلم میں) اس فاعل کے موافق لایا جائے گا جو فعل سے متصل ہو، جیسے: اسجد یا تو آمدہ بودی، محمد یا من آمدہ بودم۔

نائب فاعل: ہر ایسا مفعول ہے جسے فاعل کو حذف کے فاعل کی جگہ رکھ دیا گیا ہو، جیسے: زید زدہ شد میں زید (زید مارا گیا)، اس کا دوسرا نام ''مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ'' ہے۔

مذکورہ بالا امور میں نائب فاعل کا وہی حکم ہے جو فاعل کا ہے۔ [۲]

مفعول بہ: وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو، جیسے: راشد نان خورد میں نان۔

قاعدہ (۱): مفعول بہ اکثر فعل سے پہلے آتا ہے۔

قاعدہ (۲): مفعول بہ اگر انسان ہو تو اکثر اس کے ساتھ علامتِ مفعول: ''را'' آتی ہے۔ جیسے: آنہا ایں پسر را چرا زنند؟ (وہ اس لڑکے کو کیوں مارتے ہیں) اور اگر غیر انسان ہو تو وہ اکثر بلا علامت آتا ہے، جیسے: رازِ خود نگاہ دار (اپنے راز کو محفوظ رکھ)۔

فائدہ: کبھی مفعول بہ جملہ بھی ہوتا ہے، جیسے: می خواہم ترا بہ بینم میں ''ترا بہ بینم'' (میں چاہتا ہوں

---

[۱] اسم ظاہر غائب کے حکم میں ہوتا ہے۔

[۲] یعنی اگر ایک فعل کے بذریعہ عطف کئی نائب فاعل غائب ہوں تو فعل جمع غائب، ان کے ساتھ نائب فاعل حاضر بھی ہو تو فعل جمع حاضر، اور اگر ان کے ساتھ نائب فاعل متکلم ہو تو فعل جمع متکلم لایا جائے گا اور اگر حرف تردید کے ساتھ کئی نائب فاعل ہوں تو فعل اس نائب فاعل کے موافق لایا جائے گا جو فعل سے متصل ہو۔

کہ تجھ کو دیکھوں)۔ ؎۱

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، فاعل، نائب فاعل اور مفعول بہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں، نیز فاعل اسم ظاہر ہے یا اسم ضمیر، بارز ہے یا مستتر اس کی وضاحت کریں:

مادر و پدر را غنیمت داں (ماں باپ کو غنیمت جان) رنجوراں عیادت کنید (بیماروں کی عیادت کرو)، محمود پیش شما نشیند (محمد تمہارے سامنے بیٹھتا ہے)، کتاب دیدہ شد (کتاب دیکھی گئی)۔

سبق (۵۱)

مفعولِ مطلق: وہ مصدر یا حاصلِ مصدر یا مرادفِ مصدر ہے جو کسی فعل سے پہلے یا فعل کے بعد واقع ہو اور وہ مصدر یا حاصلِ مصدر یا مرادفِ مصدر اس فعل کے معنی میں ہو، جیسے: بخند ید خندیدنِ نو بہار (وہ ہنسائی بہار کے ہنسنے (کھلنے) کی طرح)۔

مفعول مطلق فعل کی تاکید، یا فعل کی نوعیت یا تعداد پر دلالت کرنے کے لئے آتا ہے۔

مفعول فیہ: وہ اسم ہے جس میں فعل واقع ہو، مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں، ظرف کی دو قسمیں ہیں: (۱) ظرفِ زمان جیسے: رفتم بوقت شام (میں شام کے وقت گیا) (۲) ظرفِ مکان، جیسے: وقتِ مغرب ببازار رفتم (مغرب کے وقت میں بازار میں گیا)۔ ؎۲

؎۱ منادی، مندوب اور محذّر منہ مفعول بہ میں داخل ہیں، ان کا فعل ہمیشہ محذوف ہوتا ہے، مندوب: وہ اسم ہے جس پر حرفِ ندبہ "وا" وغیرہ داخل کر کے حسرت اور غم ظاہر کیا جائے، جیسے: وازیداہ (ہائے زید)، محذر منہ: وہ اسم ہے جو مخاطب کو ڈرانے اور ہوشیار کرنے کے لئے مکرر ذکر کیا جائے، جیسے: شیر شیر۔

؎۲ ظرف زمان و مکان کی تعریف باب اول میں گذر چکی ہے، اسی کو دوبارہ یہاں بھی سنا جائے۔

ظرف زمان کی دو قسمیں ہیں: (۱) ظرف زمان محدود: یعنی متعین وقت، جیسے: ساعت، لمحہ، لحظہ، بامداد وغیرہ (۲) ظرفِ زمان غیر محدود: یعنی غیر متعین وقت، جیسے: زمانہ، مدت، ہمیشہ، ہنگام وغیرہ۔

ظرفِ مکان کی بھی دو قسمیں ہیں: (۱) ظرف مکان محدود: یعنی متعین جگہ، جیسے: خانہ، بازار، سرائے وغیرہ (۲) ظرفِ مکان غیر محدود: یعنی غیر متعین جگہ، جیسے: پس، پیش، دور، نزدیک، بیروں، دروں وغیرہ۔

فائدہ: مفعول فیہ کے شروع میں اکثر ''در'' یا ''بر'' یا ''بائے موحدہ'' بمعنی ''در'' یا ''بر'' آتی ہے، جیسے: در شب بر تخت خفتم، وقتِ مغرب ببازار رفتم، اور کبھی مذکورہ حروف نہیں آتے، جیسے: شب کجا بودی؟ (رات تو کہاں رہا)۔

مفعول معہ: وہ اسم ہے جو ''با'' بمعنی مع (ساتھ) کے بعد واقع ہو، اور اس سے پہلے مفعول بہ ہو جیسے: زدم زید را با عمرو میں ''با عمرو'' (میں نے زید کو مارا عمرو کے ساتھ)، فارسی میں مفعول معہ فعل کے وقوع میں مفعول بہ کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔

مفعول لہ: وہ اسم ہے جو ایسی چیز پر دلالت کرے جو فعل کا سبب ہو، جیسے: زدم زید را برائے ادب میں ''برائے ادب'' (مارا میں نے زید کو ادب (سکھانے) کے لئے)، مفعول لہ کے شروع میں عموماً لفظِ ''برائے'' آتا ہے، اور کبھی بغیر لفظِ ''برائے'' کے بھی آتا ہے، جیسے: مذاقاً چنیں گفتم میں ''مذاقاً'' (مذاق کے لئے میں نے ایسا کہا)۔

حال: وہ اسم نکرہ ہے جو بوقتِ صدورِ فعل فاعل کی حالت پر دلالت کرے، جیسے: زید افتاں و خیزاں آمد میں ''افتاں و خیزاں'' (زید گرتا پڑتا آیا)، یا بوقتِ وقوعِ فعل مفعول بہ کی حالت پر دلالت کرے، جیسے: زدم زید را ایستادہ میں ''ایستادہ'' (مارا میں نے زید کو کھڑے ہوئے ہونے کی حالت میں)، یا (ایک ساتھ فاعل و مفعول بہ) دونوں کی حالت پر دلالت کرے۔

جس فاعل یا مفعول بہ کی حالت بیان کی جائے اس کو ذوالحال کہتے ہیں، ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے، حال جملہ بھی ہوتا ہے، جیسے: زدم زید را و پدرش ایستادہ بود میں ''پدرش ایستادہ بود'' (مارا میں نے زید کو در آں حالیکہ اس کا باپ کھڑا ہوا تھا)، اگر حال جملہ ہو تو جملے میں ''واو حالیہ'' اور ذوالحال کی طرف لوٹنے والی ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔

قاعدہ: فارسی میں حال ہمیشہ واحد ہوتا ہے، خواہ ذوالحال واحد ہو یا جمع، جیسے: احمد خنداں می رفت (احمد ہنستا ہوا گیا)، یاراں خنداں گذشتند (دوست ہنستے ہوئے گذرے)۔

تمیز: وہ اسم ہے جو کسی چیز سے ابہام (یعنی پوشیدگی) کو دور کرے، جیسے: نزدِ من یازدہ درہم ست میں ''درہم'' (میرے پاس گیارہ درہم ہیں)، جس چیز سے پوشیدگی دور کی جائے اس کو ممیّز کہتے ہیں جیسے: مذکورہ مثال میں ''یازدہ''۔

مستثنیٰ: وہ اسم ہے جو کلماتِ استثناء: الّا، اور اس کے اخوات: مگر، غیر، جز، دوں، ورائے، ماورائے، ماسوائے، کے بعد مذکور ہو، تاکہ معلوم ہو جائے کہ جس چیز کی نسبت مستثنیٰ کے ماقبل (مستثنیٰ منہ) کی طرف ہو رہی ہے، اس کی نسبت مستثنیٰ کی طرف نہیں ہو رہی ہے۔

مستثنیٰ منہ: وہ اسم ہے جس کے حکم سے مستثنیٰ کو نکالا گیا ہو۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: مستثنیٰ متصل، مستثنیٰ منقطع۔

مستثنیٰ متصل: وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ میں داخل ہو اور "الّا" اور اس کے اخوات کے ذریعہ اس کو متعدد سے نکالا گیا ہو، جیسے: قوم آمد مگر زید (قوم آئی سوائے زید کے)، پس زید جو کہ قوم (مستثنیٰ منہ) میں داخل تھا، آنے کے حکم سے اس کو خارج کر دیا گیا۔

مستثنیٰ منقطع: وہ مستثنیٰ ہے جو "الّا" اور اس کے اخوات کے بعد مذکور ہو اور مستثنیٰ منہ میں داخل نہ ہونے کی وجہ سے اس کو مستثنیٰ منہ سے نہ نکالا گیا ہو، جیسے: قوم آمد مگر خر (قوم آئی سوائے گدھے کے)۔

فائدہ: کبھی مستثنیٰ منہ محذوف بھی ہوتا ہے، جیسے: نزدم جز زید میں "کسے را"، مستثنیٰ منہ محذوف ہے۔

فائدہ: حال ذوالحال، ممیّز تمیز، مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ مفرد کے حکم میں ہوتے ہیں، یعنی دونوں مل کر جملے کا جز بنتے ہیں۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، اور مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول معہ، مفعول لہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ متصل و منقطع کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

فوج آمد مگر سپہ سالار (فوج آئی سوائے سپہ سالار کے)، بادشاہ خلعت بخشید مگر جاگیر (بادشاہ نے خلعت (جوڑا)، دیا سوائے جاگیر کے)، یک تولہ زعفران بیار (ایک تولہ زعفران لا)، کشتم زید را تشنہ (زید کو میں نے پیاسا مار ڈالا)، تادیباً ایں طفل را زدم (ادب سکھانے کے لئے میں نے اس بچے کو مارا)، خواندم قران را باتفسیر (میں نے قرآن کو تفسیر کے ساتھ پڑھا)، پیش مہمان بر کسے خشم مکن (مہمان کے سامنے کسی شخص پر غصہ مت کر)، نشستم نشستِ علماء (میں بیٹھا علماء کی طرح بیٹھنا)۔

سبق (۵۲)

افعالِ ناقصہ: وہ افعال ہیں جو اپنی صفت کے علاوہ فاعل کو مخصوص صفت کے ساتھ ثابت کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں، جیسے: زید عالم گشت (زید عالم ہوگیا)، اس مثال میں گشت نے اپنی صفت مصدر گشتن کے علاوہ فاعل زید کو صفتِ علم کے ساتھ ثابت کردیا ہے۔

افعال ناقصہ یہ ہیں: بُود، شد، گشت، گردید، اور ان کے ہم معنی؛ ہست اور نیست کو بھی افعالِ ناقصہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ افعال صرف فاعل پر پورے نہیں ہوتے، بلکہ خبر کے محتاج ہوتے ہیں، اسی وجہ سے ان کو "افعالِ ناقصہ" کہا جاتا ہے۔ یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، مسند الیہ کو ان کا اسم کہتے ہیں اور مسند کو خبر، جیسے: زید شاعر شد (زید شاعر ہوگیا)، زید: شد فعلِ ناقص کا اسم ہے اور شاعر اس کی خبر ہے۔

فائدہ: اِن افعال کے مشتقات کا حکم وہی ہے، جو ان افعال کا ہے۔

توابع کا بیان

جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ میں کچھ اسماء بطور توابع کے آتے ہیں، وہ خود: مبتدا، خبر، فاعل، نائب فاعل، مفعول اور مضاف الیہ وغیرہ نہیں ہوتے، بلکہ ان کے تابع ہوتے ہیں، توابع پانچ ہیں: صفت، تاکید، بدل، عطف بحرف، عطفِ بیان۔

صفت: ایسا تابع ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو متبوع یا متعلقِ متبوع میں ہوں، جیسے: مردِ عالم آمد میں عالم (عالم مرد آیا)، صفت کے متبوع کو ترکیب میں موصوف کہتے ہیں۔

صفت کی دو قسمیں ہیں: (۱) صفت بحال موصوف (۲) صفت بحال متعلق موصوف

صفت بحال موصوف: وہ صفت ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو موصوف میں ہو۔ جیسے: مثال مذکور میں عالم۔

صفت بحال متعلق موصوف: وہ صفت ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو موصوف کے متعلق میں ہوں، جیسے: مرد خوش لباس آمد میں خوش لباس۔

تاکید: ایسا تابع ہے جو نسبت یا شمولِ حکم میں متبوع کے حال کو اچھی طرح ثابت کردے، تاکہ

سننے والے کو شک باقی نہ رہے، نسبت کی مثال: جیسے زید خود آمد (زید خود آیا)، اس مثال میں آنے کی نسبت جو زید کی طرف ہو رہی ہے اس میں شک ہے کہ زید خود نہ آیا ہو، بلکہ اس کا قاصد آیا ہو، ''خود'' (تاکید) نے آکر اس شک کو ختم کر دیا؛ شمولِ حکم مثال: جیسے قوم ہمہ آمدند (پوری ہی قوم آئی)، اس مثال میں آنے کا حکم جو قوم پر لگایا جا رہا ہے اس میں شک ہے کہ آنے کا حکم قوم کے تمام افراد کو شامل ہے یا بعض افراد کو، ''ہمہ'' (تاکید) نے اس شک کو ختم کر دیا۔

تاکید میں متبوع کو مؤکد کہتے ہیں۔

تاکید کی دو قسمیں: تاکید لفظی، تاکید معنوی۔

تاکید لفظی: وہ تاکید ہے جس میں پہلے لفظ یعنی مؤکد مکرر لایا جائے، جیسے: بیا بیا (آ، آ)۔

تاکید معنوی: وہ تاکید ہے جس میں نئے مخصوص الفاظ کے ساتھ تاکید لائی جائے، وہ مخصوص الفاظ یہ ہیں: خود، تمام، یکسر، بنفسہ، بعینہ، ہمہ، ہمگناں وغیرہ، جیسے: زید خود آمد؛ زینہار، ہرگز، البتہ اور ہر آئینہ وغیرہ بھی تاکید کا فائدہ دیتے ہیں، جیسے: ہرگز بمنزل نخواہد رسید (وہ ہرگز منزل پر نہیں پہنچے گا)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور افعال ناقصہ، صفت، تاکید لفظی و معنوی کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

حجاج ہمہ آمدند (سبھی حاجی آگئے)، با جماعت یار باش (جماعت (مسلمین) کا دوست رہ)، بیاید بیاید (آیئے، آیئے)، زنہار بد مکن (ہرگز برائی مت کر)، پیادہ دویدند یکسر سپاہ (تمام فوج پیدل دوڑی)، آں اسپِ چابک ست (وہ چالاک گھوڑا ہے)۔

سبق (۵۳)

بدل: ایسا تابع ہے جو نسبت سے خود مقصود ہو، بدل میں متبوع کو مبدل منہ [1] کہتے ہیں۔

بدل کی چار قسمیں ہیں: بدل الکل، بدل البعض، بدل الاشتمال، بدل الغلط۔

---

[1] مبدل منہ کو ساکن پڑھنا چاہیے، اس کو مکسور پڑھنا غلط ہے۔

بدل الکل: وہ بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا مدلول ہو، جیسے: زید برادرِ خالد آمد (زید یعنی خالد کا بھائی آیا)۔

بدل البعض: وہ بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا بعض ہو، جیسے: زید سرش زدہ شد (زید یعنی اس کا سر مارا گیا)۔

بدل الاشتمال: وہ بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا متعلق ہو، جیسے: زید قلمش شکستہ شد (زید یعنی اس کا قلم توڑا گیا)۔

بدل الغلط: وہ بدل ہے جو غلطی کے بعد کسی دوسرے لفظ سے ذکر کیا جائے، جیسے: گذشتم بمردے بخر (میں ایک مرد کے پاس سے گذرا، نہیں بلکہ گدھے کے پاس سے)۔

عطف بحرف: ایسا تابع ہے جو حرفِ عطف کے بعد واقع ہو اور اپنے متبوع کے ساتھ نسبت سے مقصود ہو، جیسے: زید وعمرو آمدند (زید اور عمرو آئے)، عطف بحرف میں متبوع کو ''معطوف علیہ'' اور تابع کو ''معطوف'' کہتے ہیں، معطوف علیہ ہمیشہ پہلے آتا ہے اور معطوف بعد میں۔

حروف عطف: وہ حروف ہیں جو اپنے مابعد کو ماقبل کے ساتھ جوڑنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں۔ حروفِ عطف یہ ہیں: الف[۱]، واو، ہ [۲]، پس، سپس، دگر، دیگر، ہم، نیز۔ ان کے علاوہ: اگرچہ، ارچہ، باوجود، ہرچند بھی اتصال اور عطف کا فائدہ دیتے ہیں۔[۳]

عطفِ بیان: ایسا تابع ہے جو صفت کے علاوہ ہو اور متبوع کو واضح کردے، جیسے: سوگند خورد بخدا ابوحفص عمر (قسم کھائی اللہ کی ابوحفص عمر نے)، جب کہ علم سے زیادہ مشہور ہو، اور جیسے: زید ابوعمرو آمد (زید ابوعمرو آیا) جب کہ کنیت سے زیادہ مشہور ہو۔ عطفِ بیان میں متبوع کو ''مبیَّن'' یا ''معطوف علیہ'' اور تابع کو ''عطفِ بیان'' کہتے ہیں۔

---

[۱] جیسے: شباروز (رات اور دن)۔

[۲] یہ ''ہ'' واو کے معنی میں ہوتی ہے اور عموماً اس کے ذریعہ فعل ماضی کا عطف فعل ماضی پر کیا جاتا ہے، جیسے: پرورده رفت (پال کے گیا) (یعنی پالا اور گیا)۔

[۳] عطف کبھی مفرد کا مفرد پر ہوتا ہے اور کبھی جملے کا جملے پر، مفرد کا عطف جملے پر یا اس کے برعکس اور جملہ خبریہ کا عطف جملہ انشائیہ پر، یا اس کے برعکس درست نہیں، اگر کہیں بظاہر ایسا پایا جائے، تو اس میں تاویل کی جائے گی۔

فائدہ: موصوف صفت، مؤکدتاکید، بدل مبدل منہ، معطوف علیہ معطوف، مبین یا معطوف علیہ اور عطفِ بیان: مفرد کے حکم میں ہوتے ہیں، یعنی دونوں مل کر جملے کا جز بنتے ہیں۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، اور بدل کی چاروں قسموں، نیز عطف بحرف اور عطف بیان کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کرین:

خرابی و بدنامی آید ز جور (خرابی اور بدنامی ظلم سے آتی ہے)، بریدہ شد باغ، میوۂ او (باغ کٹ گیا یعنی اس کا پھل)، ترقی گرفت ملک، دولت او (ترقی پائی ملک نے یعنی اس کی دولت نے)، بمشہدی روم بہ شیراز (مشہد کو جاتا ہوں نہیں، بلکہ شیراز کو)، خلیفۂ چہارم علی اسداللہ است (چوتھے خلیفہ حضرت علی اسداللہ (اللہ کے شیر) ہیں)، رسولِ خدا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی آخرالزماں ست (اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں)۔

سبق (۵۴)

حروف کا بیان

حروف کی دو قسمیں ہیں: حروفِ تہجی، حروفِ معنوی۔

حروفِ تہجی: وہ حروف ہیں جو صرف ترکیبِ کلمات کے لئے وضع کئے گئے ہیں، ان کو حروفِ مبانی بھی کہتے ہیں، فارسی میں حروفِ تہجی تیس ہیں۔

حروفِ معنوی: وہ حروف ہیں جو فعل یا اسم سے مل کر خاص معنی کا فائدہ دیتے ہیں۔

حروفِ معنوی کی دو قسمیں ہیں: (۱) حروفِ مفردہ، یعنی تنہا ایک حرف، جیسے: ب، ت (۲)۔

حروفِ مرکبہ: یعنی ایک سے زائد حروف کا مجموعہ، جیسے: را، برو غیرہ۔

حروفِ مرکبہ

حروفِ جر: وہ حروف ہیں جو فعل یا شبہ فعل یا معنی فعل کا اپنے مابعد اسم کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں، فعل کی مثال: جیسے: براسپ سوار شدم (میں گھوڑے پر سوار ہوا)، شبہ فعل کی

مثال: جیسے: من آئندہ بخانہ (میں گھر میں آنے والا ہوں)، معنیٔ فعل کی مثال: جیسے: ایں درخانہ است (یہ گھر میں ہے)۔

حروفِ جر گیارہ ہیں: (۱) از (سے) (۲) تا (تک) (۳) ب (میں) (۴) برائے (لئے) (۵) بہر (واسطے) (۶) با (ساتھ) (۷) پئے (لئے) (۸) در (میں) (۹) اندر (۱۰) بر (پر) (۱۱) را[1] بمعنی برائے۔

فائدہ: جس اسم پر یہ حروف داخل ہوں اس کو مجرور کہتے ہیں۔ یہ حروف اپنے مجرور کے ساتھ ہمیشہ کسی فعل یا شبہ فعل کے متعلق ہوتے ہیں، اگر کوئی فعل یا شبہ فعل لفظوں میں مذکور نہ ہو تو اس کو محذوف مانتے ہیں، جیسے: زید در خانہ است میں است سے پہلے "موجود" شبہ فعل محذوف ہے۔

حروفِ تردید: وہ حروف ہیں جو دو کلموں کے درمیان میں آکر دونوں میں سے کسی ایک غیر معین کے مراد ہونے پر دلالت کریں، حروفِ تردید یہ ہیں: یا، خواہ، کہ بمعنی یا، جیسے: احمد یا زید آمد (احمد یا زید آیا)، نشینم کہ روم (بیٹھوں یا جاؤں)۔

حروفِ استفہام: وہ حروف ہیں جو سوال کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں، حروفِ استفہام یہ ہیں: آیا (ہر قسم کے استفہام کے لئے)، چہ (چیست)، کدام (کدامیں) (ہر چیز کے لئے)، کہ (کیست) (صرف انسانوں کے لئے)، کجا، کو (مکان کے لئے)، کَئے (زمان کے لئے)، چگونہ (کیفیتِ حال کے لئے)، چرا (سبب کے لئے)، چوں (کیفیتِ حال اور سبب دونوں کے لئے)، چند (عدد کے لئے)، جیسے: آیا محمود ہستی؟ (کیا تو محمود ہے؟)۔

حروفِ اضراب: وہ حروف ہیں جن کے ذریعے ایک بات کو چھوڑ کر دوسری بات بیان کی جائے، اور کبھی حکم میں ترقی کی جائے، حروف اضراب یہ ہیں: بل، بلکہ، کہ بمعنی بلکہ، جیسے: سَقَط گفتند بلکہ دشنام دادند۔

حروفِ شرط: وہ حروف ہیں جو دو جملوں پر داخل ہو کر اس بات پر دلالت کریں کہ دوسرا جملہ پہلے جملے پر موقوف ہے، ترکیب میں پہلے جملے کو شرط اور دوسرے جملے کو جزا کہتے ہیں، حروفِ شرط یہ ہیں:
اگر، گر، وگر، ار، ور، ہر گاہ، ہر گہ، چوں، چو، جیسے: اگر خواندی عالم شدی (اگر تو پڑھتا تو عالم ہو جاتا)۔

---

[1] "را" اسم کے آخر میں آتا ہے، اور اس کے علاوہ بقیہ حروفِ جر اسم کے شروع میں آتے ہیں۔

فائدہ (۱): حروفِ شرط مستقبل کے لئے آتے ہیں؛ اگرچہ ماضی پر داخل ہوں، جیسے: اگر زدی زدم (اگر تو مارے گا تو میں (بھی) ماروں گا)۔

فائدہ (۲): حروفِ شرط ماضی تمنائی پر داخل ہونے کی صورت میں پہلے جملے کی نفی کی وجہ سے دوسرے جملے کی نفی کرتے ہیں، جیسے: گر بہ سخن کار میسر شدے ☆ کارِ نظامی بہ فلک بر شدے۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور سبق میں مذکور حروفِ مرکبہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں: ہرگاہ می آمدم استقبالم می کرد، نہ دل دامن دلستاں می کشد ☆ کہ مہرش گریبان جان می کشد، کے آمدی؟ چند روز گذشت؟ بیائید خواہ احمد باشد یا زید، بہرِ تما شا رفتم۔

سبق (۵۵)

حروفِ علت: وہ حروف ہیں جو دو جملوں کے درمیان میں آکر دوسرے جملے کے پہلے جملے کے لئے سبب ہونے پر دلالت کریں، ترکیب میں پہلے جملے کو معلول یا معلَّلہ اور دوسرے جملے کو علت یا معلِّلہ کہتے ہیں،[۱] حروفِ علت یہ ہیں: کہ، زیرا کہ، زیرا چہ، چرا کہ، لہٰذا، ار، بنابریں، ازیں سبب، بعلت ایں کہ، بسبب آں کہ، جیسے: امروز بمدرسہ نرفتم زیرا کہ تعطیل بود (میں آج مدرسہ میں نہیں گیا، اس لئے کہ چھٹی تھی)۔

حروفِ استثناء: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ سابق حکم سے ایک یا چند کو نکالا جائے، حروفِ استثناء یہ ہیں: اِلّا، مگر، غیر، بغیر، سوائے، ماسوائے، جز، بجز، بدوں، ورائے، ماورائے، جیسے: در دیوبند بجز احمد کسے را ندیدم (دیوبند میں احمد کے علاوہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا)۔

حروفِ نُدبہ: وہ حروف ہیں جو حسرت و رنج ظاہر کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں۔ حروفِ ندبہ یہ ہیں: وا، وائے، ہائے ہائے، وائے وائے، (شروع میں)، الف (آخر میں) جیسے: وامصیبتا۔

---

[۱] اکثر معلول پہلے آتا ہے اور علت بعد میں، اور کبھی اس کے برعکس بھی ہوتا ہے یعنی علت پہلے آتی ہے اور معلول بعد میں، جیسے: موسم تابستاں بود ازیں سبب در سفر تامل کرد۔

حروفِ تحسین: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کسی کو داد دے کر ہمت بڑھائی جائے، حروفِ تحسین یہ ہیں: زہ، زہے، مرحبا، حبّذا، شاباش، واہ واہ، وَہ وَہ، بَہ بَہ، اَحسنت، بخ بخ، آفریں، جیسے: مرحبا! چہ بروقت رسیدی (مرحبا تم کیا ہی وقت پر پہنچے)۔

حروفِ تمنا: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کسی محبوب شئ کی آرزو ظاہر کی جائے، حروفِ تمنا یہ ہیں: کاش، کاج، کاشکے، جیسے: کاشکے من علم خواندمے (کاش میں علم حاصل کرلیتا)۔

حروفِ ایجاب: وہ حروف ہیں جو کلام سابق کو ثابت کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں، حروفِ ایجاب یہ ہیں: آرے، بلے، نعم، لبیک، جیسے: آیا زید ایستادہ است؟ کے جواب میں نعم (جی ہاں)۔

حروفِ نفی: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کسی چیز کے ثبوت کا انکار کیا جائے، حروفِ نفی یہ ہیں: بے، نے، نہ، نا، حاشا وغیرہ جیسے: نہ نہ ایں نیست (نہیں نہیں ایسا نہیں ہے)۔

سبق (۵۵)

حروفِ نسبت: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کسی چیز کی طرف نسبت کی جائے، حروفِ نسبت یہ ہیں: یں، ینہ، ہ، یائے معروف، ن، شن، ویہ، زہ، واں، جیسے: سیمیں، زرینہ وغیرہ۔

حروفِ شک وظن: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ شک وگمان ظاہر کیا جاتا ہے، جیسے: مگر، شاید، بایدو وغیرہ۔

حروفِ استدراک: وہ حروف ہیں جو کلام سابق سے پیدا ہونے والے وہم (شبہ) کو دور کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں، حروف استدراک یہ ہیں: اِلّا، اَمّا، لاکن، لیکن، لیک، ولیکن، ولیک، ولے۔ ان حروف کے ماقبل کو مستدرک منہ اور مابعد کو مستدرَک کہتے ہیں، جیسے: زید نیامد لیکن عمرو آمد۔

حروفِ تنبیہ: وہ حروف ہیں جو مخاطب سے غفلت کو دور کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں، حروف تنبیہ یہ ہیں: اَلا، ہلاَّ، ہاں، ہیں، ہے، ہو، جیسے: ہاں! چناں مکن (خبردار! ایسا مت کر)۔

حروفِ تحقیق: وہ حروف ہیں جو کسی چیز کے یقینی ہونے پر دلالت کریں۔

حروفِ تحقیق یہ ہیں: مانا (کاف بیانیہ کے ساتھ)، ہمانا، ہرآئینہ، البتہ، جیسے: مانا کہ غمت نیست: غم مانیست۔

کلماتِ مدح: وہ کلمات ہیں جن کے ذریعہ کسی کی تعریف کی جائے، کلماتِ مدح یہ ہیں: خوب، خوش، زیبا، شیریں، دل پسند وغیرہ۔

کلماتِ ذم: وہ کلمات ہیں جن کے ذریعہ کسی کی برائے کی جائے، کلماتِ ذم یہ ہیں: بد، زشت، ناخوش، ناخوب، نازیبا، ناراست، ناشائستہ۔

کلماتِ تاکید: وہ کلمات ہیں جن کے ذریعہ کلام میں تاکید پیدا کی جائے، کلماتِ تاکید یہ ہیں: خوب، خوش، نیک، بسیار، ہمہ، تمام، کل، ہرگز، البتہ، ہرآئینہ، بسا، بسے وغیرہ۔

کلماتِ تعجب: وہ کلمات ہیں جن کے ذریعہ تعجب ظاہر کیا جائے، کلماتِ تعجب یہ ہیں: اللہ اکبر، سبحان اللہ، تعالیٰ اللہ، عجب، چہ، چہا، اللہ اللہ۔

کلماتِ تشبیہ: وہ کلمات ہیں جن کے ذریعہ ایک چیز کو دوسری چیز سے تشبیہ دیجائے، کلماتِ تشبیہ یہ ہیں: چو، ہمچوں، چناں، چنیں، ہم چناں، ہم چنیں، مثل، مانند، گویا، گویا کہ وغیرہ، جیسے: رخش چوں گلاب ست (اس کا چہرہ گلاب کے مانند ہے)۔

حروفِ زیادت: وہ حروف ہیں جن کو باقی رکھنے یا حذف کردینے سے اصل معنی میں کوئی خلل نہ ہو۔ حروفِ زیادت یہ ہیں: الف، ب، وا، فرَ و، فرا، بر، آر، یں، سر، ان، گاہ، گاں، مر، در، مگر، ہم، ہمی، یکے، یک، از، را، است، دروں، اندروں، اندر، دگر، ہمیدوں، باز، خود، بروں، بس؛ یہ کہیں کہیں بے معنی ہوتے ہیں، محض کلام میں حسن اور خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے لائے جاتے ہیں، جیسے: من خود چہ کنم؟ (میں کیا کروں؟)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور مذکورہ دونوں سبقوں میں مذکورہ حروفِ مرکبہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

در بازار رفتم بسبب ایں کہ اسباب خانہ خریدن بود، سوائے حامد کسے ملاقی نہ شد، وائے بر من و بر مالِ من، شاباش خوب یاد کردی، کاش حافظِ قرآن شدمے، لبیک حاضرم، احمد بے علم ست، رستم پہلوانِ بزرگ بود، بوہچو عطر دارد، اسجد بسیار نیک سیرت ست، ہیں ایں چیست، منت مر خدائے پاک را، ہمہ سبقِ خود یاد می کنند، لیکن تو ہم چناں نشستۂ، او ناخوش گفتار ست۔

سبق (۵۷)

از کے معانی: از چند معنی کے لئے آتا ہے:

(۱) ابتدائیہ بمعنی سے، جیسے: از دیو بند تا دہلی۔

(۲) تبعیضیہ بمعنی بعض، کچھ، جیسے: گلے از گلستاں۔

(۳) اضافت بیانیہ کے لئے، جیسے: زرہ از آہن۔

(۴) بمعنی بر، جیسے: فلاں از نفس خود بخیلی می کند۔

(۵) بمعنی در، جیسے: ع ادیم از چہل روز گردد تمام۔

(۶) زائد، جیسے: نہ از بہر آں می ستانم خراج۔

فائدہ: از کا الف کبھی ابتداء میں اور کبھی کسی حرف سے ملنے کی وجہ سے گر جاتا ہے، جیسے: زتو، کز۔

''با'' کے معانی: با چند معنی کے لئے آتا ہے:

(۱) برائے معیت بمعنی ساتھ، جیسے: احمد با حمید رفت۔

(۲) برائے مقابلہ، جیسے: با روئے تو آفتاب ہیچ ست۔

(۳) بمعنی باوجود، جیسے: با آنکہ در وجود طعام حظ النفس بود۔

(۴) بمعنی معاوضہ، جیسے: فرہاد کوہ غم را با جان نمی فروشد۔

''تا'' کے معانی: تا چند معنی کے لئے آتا ہے:

(۱) برائے انتہا بمعنی تک، جیسے: از دیو بند تا دہلی۔

(۲) شرطیہ بمعنی جب تک، جیسے: تا بَندہ نہ شوی، تا بِندہ نہ شوی۔

(۳) تعلیلیہ بمعنی تاکہ، جیسے: بیا تا دست افشانیم۔

(۴) عدد کے بعد زائد ہوتا ہے، جیسے: دو تا انبہ خریدم۔

(۵) بیانیہ بمعنی کہ، جیسے: دریں فکر ہستم تا چہ کنم۔

را: کے معانی

ا۔ مفعول کی علامت، جیسے: دوستاں را کجا کنی محروم۔

۲۔بمعنی برائے، جیسے: خدارا اینجا باش۔

۳۔بمعنی از، جیسے: قضارا من واحمد بدہلی رسیدیم۔

۴۔بمعنی در، جیسے: شب را در پہلویم دردے بود۔

۵۔زائد، جیسے: کس نمی بینم زخاص وعام را۔

در: کے معانی

ا۔ظرفیت کے لئے بمعنی میں، جیسے: من در دیوبند تراد یدم۔

۲۔برائے کثرت، جیسے: کوہ در کوہ، چمن در چمن۔

۳۔زائد، جیسے: درآویختن: لٹکنا۔

باز: کے معانی

ا۔بمعنی واپس، جیسے صد بار گر توبہ شکستی باز آ۔

۲۔بمعنی پھر، جیسے باشد کہ باز بینم آں یار آشنا را۔

۳۔بمعنی رکنا، چھوڑنا، جیسے: دل باز نمی ماند از بادۂ وساقی۔

۴۔زائد، جیسے: حکایت بگوش ملک باز رفت۔

۵۔بمعنی علیحدہ، جیسے: نمی دانی مرا از دشمنان باز۔

سبق (۵۸)

حروف مفردہ

ا۔الف

الف: کی دو قسمیں ہیں: ممدودہ اور مقصورہ۔**الف ممدودہ**: وہ الف ہے جو کھینچ کر پڑھا جائے، جیسے آب، آمدن وغیرہ، الف ممدودہ پر مد ہوتا ہے۔**الف مقصورہ**: وہ الف ہے جو کھینچ کر نہ پڑھا جائے، جیسے، عیسیٰ، موسیٰ، استاد وغیرہ۔

الف کے معانی:

۱۔الف کبھی زائد ہوتا ہے، جیسے اسکندرا اورافسردن کا الف۔

۲۔الف کبھی دعا کے لئے ہوتا ہے۔ جیسے جہاں آفریں برتو رحمت کناد۔ کند میں الف برائے دعا بڑھایا ہے۔

۳۔الف کبھی ندا (پکارنے) کے لئے آتا ہے۔ جیسے کریما! بخشائے برحالِ ما۔ اے کریم! ہماری حالت پر رحم فرما!

۴۔الف کبھی اسم فاعل بنانے کے لئے آتا ہے۔ جیسے بینا، جویا وغیرہ۔

۵۔الف کبھی اسم مفعول بنانے کے لئے آتا ہے۔ جیسے پذیرا: قبول کیا ہوا۔

۶۔الف کبھی قسم کے لئے آتا ہے۔ جیسے حَقّا ربّا، اللہ کی قسم۔

۷۔الف کبھی نُدبہ (مصیبت میں پکارنے) کے لئے آتا ہے۔ جیسے: دِریغا! اے فلک بامن چہ کردی؟! (ہائے افسوس! اے آسمان تونے میرے ساتھ کیا کیا؟!)

۸۔الف کبھی اتصاف یعنی بائے الصاق کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے رنگا رنگ، شباشب یعنی رنگ برنگ، شب بشب۔

۲۔ب کے معانی

۱۔ب کبھی زائد ہوتی ہے۔ جیسے بگفت، بگوید، بگو۔

۲۔ب کبھی بمعنی در آتی ہے۔ جیسے اُفتم بپائے تو کہ بخشی خطائے من۔

۳۔ب کبھی بمعنی پر آتی ہے۔ جیسے جانم بلب رسید بجاناں خبر کنید۔

۴۔ب کبھی بمعنی برائے آتی ہے۔ جیسے بطوافِ کعبہ رفتم۔

۵۔ب کبھی بمعنی از آتی ہے۔ جیسے جمالِ دوست بدیدن نمی شود آخر۔

۶۔ب کبھی بمعنی ساتھ آتی ہے۔ جیسے اسپے بازین مکلّل خریدم۔[1]

---

[1] سنہری زین کے ساتھ ایک گھوڑا میں نے خریدا۔

۷۔ب کبھی بمعنی کو آتی ہے۔جیسے بخواہندگاں بخشم مال وگنج۔

۸۔ب کبھی قسم کے لئے آتی ہے۔جیسے بخدائے کریم عزوجلّ !

۹۔ب کبھی الصاق (دو چیزوں کو ملانے) کے لئے آتی ہے۔جیسے دمبدم،ساعت بساعت۔

۱۰۔ب کبھی بمعنی جانب آتی ہے۔جیسے ایں راہ کہ تو میروی بتر کستان ست۔

۳۔ت کے معانی

۱۔ت کبھی ضمیر اضافی ہوتی ہے۔جیسے از دیدنت نتوانم کہ دیدہ بر بندم۔

۲۔ت کبھی ضمیر مفعول ہوتی ہے۔جیسے بہ مئے سجّادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید۔

۳۔ت کبھی زائد ہوتی ہے۔جیسے بالشت،فراموشت وغیرہ۔

۴۔چہ کے معانی

چ فارسی کا خاص حرف ہے،اس کے ساتھ ہائے مختفی زیر ظاہر کرنے کے لئے لازم رہتی ہے، چہ کے چند معانی ہیں۔

۱۔استفہام (کوئی بات دریافت کرنے) کے لئے۔جیسے چہ می کنی؟

۲۔تعظیم (بڑا جاننے) کے لئے۔جیسے چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد! (چور کیسا بہادر ہے جو ہاتھ میں چراغ رکھتا ہے!)

۳۔تحقیر (حقیر سمجھنے) کے لئے۔جیسے من چہ باشم کہ براں خاطرِ عاطر گذرم (میں کیا ہوں جو اس نفس دل میں گذروں؟)۔

۴۔تصغیر (چھوٹا ظاہر کرنے) کے لئے۔جیسے باغچہ،طاقچہ،کوچہ،کتابچہ وغیرہ۔

۵۔تکثیر (زیادتی) کے لئے۔جیسے چہ شبہا نشستم دریں سیر گم (بہت راتیں میں اس خیال میں ڈوبا رہا)۔

۶۔حسرت (افسوس ظاہر کرنے) کے لئے۔جیسے دِریغا! اے فلک با من چہ کردی!

۷۔مساوات (برابری ظاہر کرنے) کے لئے۔جیسے چہ بر تخت مُردن چہ بر روئے خاک (تختِ شاہی پر مرنا اور مٹی کے فرش پر مرنا برابر ہے)۔

۸۔علت (سبب) بیان کرنے کے لئے۔جیسے ازاں جا برآمدم چہ خوفِ دُزداں بود۔

۹۔چیز کامخفف۔جیسے ہر چہ نپاید دل بستگی رانشاید۔

۱۰۔تسویہ (دو چیزوں میں برابری کرنے) کے لئے، جیسے:

چوں مرادنگی آید از رہزناں　　　　چہ لشکر چہ خیل زناں[1]

سبق (۵۹)

۵۔ش کے معانی

۱۔ش کبھی ضمیر اضافی ہوتی ہے۔جیسے نامش، کتابش وغیرہ۔

۲۔ش کبھی ضمیر مفعولی ہوتی ہے۔جیسے چو بیگانش براندز پیش (اجنبیوں کی طرح اس کو سامنے سے ہانک دیا)۔

۳۔ش کبھی زائد ہوتی ہے۔جیسے کلاہِ سعادت یکے بر سرش (ایک کے سر پر نیک بختی کی ٹوپی)۔

۴۔ش امر کے آخر میں لگتی ہے تو حاصل مصدر بناتی ہے۔جیسے دانش، بخشش وغیرہ۔

۶۔ک کے معانی

کبھی ک کا زیر ظاہر کرنے کے لئے آخر میں ہائے مختفی لگتی ہے،اس کے چند معانی ہیں:

۱۔ک:اسم کے آخر میں تصغیر کے لئے آتا ہے۔جیسے طفلک ،کوچک ،دخترک وغیرہ۔

۲۔ک کبھی بیانیہ یعنی وضاحت کے لئے آتا ہے۔جیسے شنیدم کہ دارائے فرخ تبار÷ زلشکر جدا ماندروزِ شکار۔

۳۔کہ:کبھی استفہامیہ ہوتا ہے:جیسے:

اگر بر جفا پیشہ بشافتے ÷ کہ از دستِ قہرش اماں یافتے؟

۴۔کہ:کبھی تفضیلیہ بمعنی از ہوتا ہے جیسے:

---

[1] جب ڈاکو بہادری کا مظاہرہ کریں تو مردوں کا لشکر اور عورتوں کا ٹولہ یکساں ہے یعنی کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔

بہ تمنائے گوشت مُردن بہ ÷ کہ تقاضائے زِشت قصّاباں۔

۵۔ کہ: یائے مجہول کے بعد موصولہ ہوتا ہے جیسے:

ہر سوختہ جانے کہ بکشمیر در آید ÷ گر مرغ کباب ست بابال و پر آید۔

۶۔ کہ: کبھی زائد ہوتا ہے۔ جیسے:

گہ چنیں نماید و گہ ضدِّ ایں ÷ جز کہ حیرانی نباشد کارِ دیں۔

میم۔ کے معانی

۱۔ میم کبھی فاعل کی ضمیر ہوتی ہے۔ جیسے گفتم، خوردم وغیرہ۔

۲۔ میم کبھی مفعول کی ضمیر ہوتی ہے۔ جیسے کتاب دادندم (انھوں نے مجھ کو کتاب دی)۔

۳۔ میم کبھی مضاف الیہ ہوتی ہے۔ جیسے کتابم، دلم، اسپم، وغیرہ۔

۴۔ میم امر کو فعل نہی بناتی ہے۔ جیسے مکن بد کہ بد بینی زیارِ نیک۔

۵۔ میم عدد کا مرتبہ متعین کرنے کیلئے عدد کے آخر میں لگتی ہے۔ جیسے یکم، دوم، سوم، چہارم وغیرہ۔

۶۔ میم کبھی تانیث کے لئے ہوتی ہے۔ جیسے بیگم، خانم وغیرہ۔

ن۔ کے معانی

۱۔ نون کبھی نفی کے لئے آتی ہے جیسے نگفت، نگوید وغیرہ۔ [1]

۲۔ نون کبھی مصدر بنانے کے لئے آتی ہے۔ جیسے آمدن، خفتن وغیرہ۔

[1] کبھی نون کے آخر میں ہائے مختفی یا یائے مجہول یا الف زیادہ کر کے نہ، نے، نا بھی کہتے ہیں۔

سبق (۶۰)

واو۔ کے معانی

واو: چار طرح کا ہوتا ہے: معروف، مجہول، معدولہ، اور لین۔

واو معروف: جس سے پہلے پیش ہو، اور وہ خوب ظاہر کر کے پڑھا جائے۔ جیسے: نور، سرور۔

واو مجہول: جس سے پہلے پیش ہو، اور وہ خوب ظاہر کر کے نہ پڑھا جائے۔ جیسے: گور، مور۔

واو معدولہ: جو لکھا جائے مگر پڑھا نہ جائے۔ جیسے: خواجہ، خود۔

واو لین: جس سے پہلے زبر ہو، اور وہ نرم آواز سے پڑھا جائے۔ جیسے ذَوق، شَوق۔

واو کے چند معانی ہیں:

۱۔ واو کبھی عطف کے لئے آتا ہے۔ جیسے گفتہ و نا گفتہ برابر شد۔

۲۔ واو کبھی تصغیر کے لئے آتا ہے۔ جیسے پسرو، دخترو وغیرہ۔

۳۔ واو کبھی حالیہ ہوتا ہے۔ جیسے تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل۔

۴۔ واو کبھی تفسیر کے لئے آتا ہے۔ جیسے عدل وانصاف، ضعف و ناتوانی وغیرہ۔

ہ۔ کے معانی

ہ: کی دو قسمیں ہیں: ملفوظی اور مختفی۔

ملفوظی: جس کی آواز ظاہر ہو، جیسے شاہ، کوہ وغیرہ۔

مختفی: جس کی آواز ظاہر نہ ہو، جیسے جامہ، زچّہ وغیرہ۔

قاعدہ: ہائے ملفوظی: جمع، تصغیر اور اضافت میں باقی رہتی ہے۔ جیسے شاہاں، زِرہک، کوہِ ہند۔

قاعدہ: ہائے مختفی: الف نون کی جمع، تصغیر، اور یائے مصدری ملاتے وقت گاف سے بدل جاتی ہے، اور ہا والی جمع میں گر جاتی ہے، اور اضافت کے وقت ہمزہ سے بدل جاتی ہے۔ جیسے بندگاں، بندگک، بندگی، خامہا، بندۂ خدا۔

نیز ہاء کی دو قسمیں ہیں: اصلی اور وصلی۔ **اصلی:** جو کسی کلمہ کا جزء ہو۔ جیسے: ہمہ، مہر، ماہ۔ **وصلی:** جو کسی فائدہ کے لئے آخر کلمہ میں بڑھائی جائے۔ جیسے شنیدہ، شاہانہ، پسرہ وغیرہ۔

ہائے وصلی چند معنی کے لئے آتی ہے:

۱۔ اسم فاعل بنانے کے لئے، جیسے ناکارہ، گوئندہ، جوئندہ وغیرہ۔

۲۔ اسم مفعول بنانے کے لئے ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے بعد لگتی ہے، جیسے گفتہ، خوردہ وغیرہ۔

۳۔ تصغیر کے لئے، جیسے پسرہ، دخترہ وغیرہ۔

۴۔ نسبت کے لئے۔ جیسے زرینہ، کمینہ، زنانہ (منسوب بزناں) وغیرہ۔

یاء۔ کے معانی

یاء کی تین قسمیں ہیں: معروف، مجہول، لین۔

یائے معروف: جس سے پہلے زیر ہو، اور وہ خوب ظاہر کر کے پڑھی جائے۔ جیسے: آدمی۔

یائے مجہول: جس سے پہلے زیر ہو، اور وہ خوب ظاہر کر کے نہ پڑھی جائے۔ جیسے: مردے۔

یائے لین: جس سے پہلے زبر ہو، اور وہ نرم آواز سے پڑھی جائے۔ جیسے: خَیر، سَیر وغیرہ۔

یائے معروف کے معانی:

۱۔ نسبت کے لئے، جیسے: مکی، مدنی، حجازی، ہندی وغیرہ۔

۲۔ خطاب کے لئے، جیسے: گفتی، خواہی، گرفتی وغیرہ۔

۳۔ حاصل مصدر بنانے کے لئے، جیسے: پاکی، دانائی، بینائی وغیرہ۔

۴۔ متکلم کے لئے، جیسے: قلبی، حبیبی، استاذی، مخدومی وغیرہ۔

۵۔ زائد، جیسے: حضوری گرہمی خواہی ازو غافل مشو (حافظ)۔

یائے مجہول کے معانی:

۱۔ وحدت بمعنی ایک، جیسے بلبلے برگِ گلے خوش رنگ درمنقار داشت۔

۲۔ تنکیر بمعنی کسی، کوئی، جیسے: پادشاہے پسر بمکتب داد۔

۳۔ زائد، جیسے: یکے راپسر گم شداز راحلہ۔

۴۔ توصیفی: جس کے بعد صلہ کا کاف آئے، جیسے کسے کہ گوید۔

۵۔ تمنا کے لئے: ماضی مطلق کے آخر میں۔ جیسے آمدے، خوردے وغیرہ۔

۶۔ اضافت کے لئے: الف واو ساکن کے بعد۔ جیسے: پائے او، روئے او وغیرہ۔